UNIVERSAL LIBRARY
OU-234179
UNIVERSAL LIBRARY

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانبیاء والمرسلین اما بعد یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (ترجمہ اے لوگو! ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمکو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑھ کر شریف وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے) ناظرین کرام! اسلام نے دنیا میں آکر قوموں اور نسلوں کے امتیاز کو مٹایا۔ شرقی و غربی کا فرق اٹھا دیا۔ گورے اور کالے کو یکساں رتبہ پر کھڑا کیا اور بتایا کہ انسان بحیثیت انسان ہونے کے سب ایک سے ہیں۔ اللہ کی نگاہ میں شریف و رذیل کی تمیز صرف ایک معیار پر مبنی ہے۔ اور وہ معیار یہ ہے کہ جسقدر کوئی متقی و پرہیزگار ہے اسی قدر شریف و معزز ہے۔ جسقدر گنہگار و بدکردار ہے اسی قدر رذیل و ذلیل ہے۔ یہ مساوات بنی نوع کو انتہائی انسانی کمالات تک پہنچانے کیلئے از حد ضروری تھی۔ وہ مذہب جو عالمگیر ہونے کا مدعی ہوا اگر یہ اصول عدل و انصاف کے دنیا میں قائم نہ کرتا تو اسکا عالمگیر ہونیکا دعوے عبث تھا۔ تاہم باوجود یہ مساوات قائم کرنیکے ایسا مذہب اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کرسکتا تھا کہ انسانی نسلوں کو ہمیشہ پاک و صاف رہنا چاہیے۔ تعلقات رحم جائز و معلومہ نسبتوں پر مبنی ہونے چاہیں۔ مساوات کا یہ مفہوم نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ اپنی اور بیگانی عورتوں میں فرق اٹھ جائے محرم و غیر محرم کی تمیز نہ رہے۔ سوسائٹی اور ملت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے بیٹے اپنے باپوں کو نہ پہچان سکیں۔ باپ بیٹوں اور بیٹیوں کے متولی نہ ہوں۔ وراثت کا مسئلہ یکسر دنیا سے اٹھ جائے۔ اگر یوں ہوتا تو یہ مساوات کیا تھی دنیا کو ایک قعر ہلاکت میں گرانا تھا۔ اگلے پچھلے ملت کے قاعدوں اور نظاموں کو تباہ کرنا تھا۔ لہذا کمال فراست و تدبیر پر مفاد بنی نوع انسان کی بنیاد رکھتے ہوئے وحی خدا نے خاندانوں اور نسلوں کی تمیز کو اس حد تک جائز و مناسب قرار دیا جس حد تک کہ باہمی انکی ایک دوسرے سے شناخت کا تعلق تھا۔ اور کہا کہ جعلنکم شعوبا و قبائل لِتَعَارَفُوْا یعنی اس حد تک تم میں خاندانوں کی تمیز ضرور رہے گی۔ جس حد تک کہ تمہیں نسل و وراثت کے اعتبار سے ایکدوسرے کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں بلحاظ ذاتی صفات و فضائل کے کوئی فرد دوسرے فرد پر اسوجہ سے ترجیح نہیں رکھ سکتا کہ اس کا تعلق کسی مشہور و معروف نسل یا خاندان سے ہے یا اسکے آبا و اجداد سلاطین و امرا تھے بلکہ ذاتی رتبہ تقوی کے مدارج پر قائم ہوگا۔ جتنا کوئی نیک و پابند شریعت ہو اتنا ہی خدا کی نظروں میں عزیز ہے۔ گویا اسلام نے شناخت ونسل کیلئے خاندانی حیثیتیں تسلیم کی ہیں فخر و غرور یا تکبر و ترجیح کیلئے نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی عرب میں تمام دنیا سے بڑھ کر نسل کی شناخت کا خیال موجود تھا۔ ولد الحرام ہونے سے بڑھکر دنیا میں کوئی ذلت نہ تھی۔ صدہا پشتوں تک خاندان اپنے آبا و اجداد کے نام زبانی یاد رکھتے تھے۔ رشتے اور ناطے انہیں خاندانوں میں باعث عزت سمجھے جاتے تھے۔ جن خاندانوں میں نسل پاکیزہ چلی آتی تھی غیر خاندانوں کا خون ان میں نہ ملا تھا جو شخص باپ اور ماں دونوں کیطرف سے اعلی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اسکو نجیب الطرفین کہتے تھے۔ اور نجیب الطرفین ہونا شریف و کریم ہونیکی علامت تھی۔ ہاں پیغمبر خدا کے ظہور سے پہلے یہ خیال بیجا اس شدت سے لوگوں کے دلوں میں بیٹھا تھا کہ شناخت و تمیز نسل کی حدود سے گذر کر لوگ نسلی بڑائی کو ذاتی بڑائی سمجھنے لگے تھے۔ ایکدوسرے پر فوقیت کا تمام دار و مدار اسی امتیاز پر قائم ہوگیا تھا۔ نسلی بڑائیوں پر فخر و غرور اس حد تک ہونے لگا تھا کہ تمام دنیا کی برائیوں اور کمینہ حرکتوں کے باوجود محض اعلے گھر سے تعلق رکھنا ہی بڑائی کا موجب تھا۔ پیغمبر خدا نے نسلی امتیاز کو اسکی اصل اہمیت تک محدود کیا اور تکبر و غرور کی تمام کڑیوں کو توڑ دیا ذاتی حیثیت کے اعتبار سے آقا و غلام امیر و غریب سب کو یکساں کردیا اور تقوے کو ذاتی عزت و اعتبار کا مابہ الامتیاز بنایا۔ قانون الٰہی اسی امر کا مقتضی تھا۔ گویا معرفت نسل کی غرض سے خاندانوں اور نسلوں کا امتیاز ضرور قائم رہا۔ اور اس امتیاز کے قائم رکھنے کی بدولت ہے کہ آج بھی

تمام عالم میں صرف عرب ہی ایک ایسی قوم ہے جو یہ دعوےٰ کر سکتی ہے کہ ان کی نسلیں سب سے زیادہ پاکیزہ اور خالص ہیں۔ آج کے ایرانی وہ ایرانی نہ ہوں گے جو پانچ یا سات سو سال اس سے قبل تھے آجکل کے جرمن یا فرانسیسی یا یونانی اپنے آپ کو انہیں جرمنوں یا فرانسیسیوں یا یونانیوں کے اولاد کہنے میں حق بجانب نہ ہونگے جو دو ہزار سال اس سے پیشتر تھے۔ ہندوستانی آجکل وہ ہندوستانی نہ ہونگے جو اس سے کئی سو سال پہلے تھے۔ مگر کوئی فرد بشر اس حقیقت سے انکار کرنے کا مجاز نہیں کہ عرب آج بھی وہی عرب ہیں جو اس سے صدیوں پہلے تھے شاذ و نادر کوئی خاندان ایسا نکلے جس میں عجمی خون کی ملاوٹ ہو نسبوں کے خالص ہونے پر تمام جہان میں آج عربوں ہی کو ترجیح ہے اور کسی قوم کو نہ ہوگی۔ چونکہ عربوں یعنی سادات اور حضرات قریش کی ایک بہت بڑی تعداد اوائل فتوحات اسلام میں ہندوستان میں بھی وارد ہوئی اور پھر تمام عرصہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے دوران میں بھی مسلمانوں کی ان معزز و متبرک قوموں کے کئی خاندان ہندوستان میں آکر آباد ہوتے رہے اسلئے خاکسار کو ایک عرصہ سے یہ دھن تھی کہ کسی نہ کسی طرح کوئی کتاب ایسی ہاتھ آئے جس میں تمام پرانے عربی خاندانوں کے شجرے اور سلسلے مندرج ہوں تاکہ ہندوستان میں آئے دن جو جھگڑے بعض خاندانوں اور قبیلوں میں محض نسلی تعلقات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا تصفیہ آسانی سے ہو سکے۔ اس حقیقت سے کسی خیر اندیش مسلمان کو انکار نہ ہوگا کہ ہندوستان میں اکثر کئی نسلیں مخلوط ہو گئی ہیں۔ بسا اوقات کئی بد باطن لوگ اپنے آپ کو یونہی کسی بڑی قوم سے منسوب کرنے لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس ایک بڑی کمی کو محسوس کرتے ہوئے حضرات سادات و قریش کی یہ خدمت خاکسار نے اپنے ذمہ لی اور بالآخر اس سعی میں کامیاب ہو گیا۔ ایک لمبے چوڑے سفر کی زحمت گوارا کرنے کے بعد یہ کتاب جس کا نام اب بندہ نے **انساب الخلافت** رکھا ہے اور جس کا اصلی نام "سبائک الذہب فی معرفت انساب العرب" ہے۔ حاصل کی۔ اور آج اس کا ترجمہ شائع کرتا ہوں۔ اصل کتاب علامہ ابو الفوز محمد امین السویدی کی مولفہ ہے۔ جنہوں نے علامہ شہاب الدین ابی العباس ابن عبداللہ ابن سلیمان ابن اسمعیل قلقشندی مصری شافعی کی کتاب نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب کو نئے پیرایہ میں شائع کیا تھا۔ گویا انساب کے سلسلہ میں اس سے بہتر اور کوئی کتاب شاید ہی ہوگی۔ اس مستند کتاب میں نہ صرف عربوں کے نسبوں اور قبائل کا ذکر ہے۔ بلکہ خاندان اسلامیہ کے تمام خاندانوں کا مفصل مذکور بھی ہے۔ تمام انبیاء اور خلفاء و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلاطین عظام کے سلسلے ناظرین کو اس میں ملینگے۔ حضرات سادات و قریش اس میں اپنے خاندانوں کے تمام شجروں کو پائینگے +

علمی اعتبار سے بھی یہ کتاب کوئی کم پایہ نہیں رکھتی ممکن ہے ہندوستان کی عربی لائبریریوں میں یہ کتاب ہو۔ مگر کتب خانوں میں اسکے پڑے رہنے سے ان لوگوں کو جنکے متعلق یہ کتاب ہے کیا فائدہ۔ اسکے علاوہ ہمارے ملک میں اب عربی زبان کا اسقدر چرچا بھی نہیں رہا کہ لوگوں کو اس قسم کے معلومات باسانی مل سکیں۔ لہٰذا وہ حضرات علماء یا طالب علم جو عربی نسلوں اور قبیلوں کی تحقیقات سے دلچسپی رکھتے ہوں یا حضرات انبیاء کے سلسلوں اور نبوت کے زمانوں کو جاننا چاہیں۔ وہ اسکتاب سے بیش بہا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سلسلہ انساب کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے [illegible] انبیاء و خلفاء اور اصحاب و سلاطین کے عہدوں کی تاریخیں بھی دی گئی ہیں۔ اور کئی تاریخی واقعات بھی ساتھ دئے ہیں۔ گویا تاریخی اعتبار سے بھی یہ کتاب کوئی کم مفید نہیں۔ پڑھنے والے اصحاب اس میں یہ بھی دیکھیں گے کہ عربی زبان کی کئی مشہور ضرب المثلیں اس میں اسطرح مذکور ہیں کہ گویا پتہ چلتا ہے کہ وہ ضرب المثلیں کس زمانہ میں اور کس طرح بنیں۔ ان باتوں کو جاننا علمی معلومات کا ذریعہ حاصل کرنا ہے۔ علمی تحقیق و تدقیق کے شائق اس سے بڑھ کر اچھی کتاب اور کہاں پائینگے تمام پہلوؤں سے اس کتاب کو مکمل بنانے کی غرض سے خاکسار نے اس میں طریقت کے تمام سلسلوں کو درج کرکے ان کے الگ الگ شجرے ساتھ دیدیئے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ تک جن جن بزرگوں کے حالات و واقعات دستیاب ہو سکے ہیں۔ سب کے سب درج کر دئے ہیں۔ گویا حضرات صوفیائے کرام کے کام آنیکے لئے بھی یہ کتاب اب اسی طرح ایسا رہے۔ جسطرح حضرات سادات و قریش یا حضرات علماء کے کام آسکتی ہے۔ کوئی مشہور صوفی سلسلہ یا طریقہ نہ ہوگا جس کا اس میں ذکر نہ کیا ہو۔ ہمارے اپنے زمانہ کے حضرات صوفیاء کا بھی اس میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے بندہ نے پوری پوری کوشش کی ہے کہ کوئی قابل ذکر حضرات اس سے باہر نہ رہ جائیں اور اس غرض کیلئے اکثر گدی نشین حضرات کو خطوط بھی لکھے مگر جن حضرات نے بالکل جواب نہیں دیا اور نہ ہی ان کا مذکور کسی دوسری کتاب میں ملا ہے ان کا اگر اسکتاب میں ذکر نہیں آیا تو پھر خاکسار کو معذور سمجھا جائے۔

اصل کتاب چودہ مضامین پر مشتمل ہے اور اسلئے چودہ بابوں پر منقسم ہے۔ پڑھنے سے یہ تمام مضامین آپ پر واضح ہو جائینگے اسلئے یہاں انکی طرف اشارہ نہیں کیا گیا دیباچہ کی طوالت کا بھی خوف تھا۔ اخیر میں تمام حضرات سادات و قریش اور تمام صوفیائے کرام اور اولیائے عظام سے التجا کرتا ہوں کہ آپ میری اس سعی کو قبول فرماویں اور بندہ کو دعا خیر سے یاد فرماویں۔ اگر آپ حضرات نے مجھے دعائے خیر سے یاد فرمایا تو گویا میری محنت کا صلہ مجھے مل گیا۔ والسلام مع الاکرام۔ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء

خاکسار سید محمد ابراہیم شاہ ساکن ماسیوالہ ڈاکخانہ گل باجوہ ضلع سیالکوٹ حال وارد صحت منزل گوالمنڈی لاہور

تمہید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کتاب انساب الخلافت کی بڑی بڑی اہمیتوں پر خاکسار دیباچہ میں مختصر بحث کر چکا ہے۔ اس موقعہ پر مجھے یہ امر ظاہر کرنا ہے کہ چونکہ مختلف نسلوں کے شجروں کو لکیروں اور خطوں کے ذریعہ سے واضح کیا گیا ہے اور کتابی صورت میں سوائے اسکے اور کسی طرح ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کہ ایک صفحہ کے خطوط ٹوٹ کر دوسرے صفحہ پر چلے جائیں اسلئے حضرات ناظرین کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ کسی سلسلہ کی تحقیق میں غلط خط کی پیروی نہ کر جائیں ہر صفحہ پر آغاز خطوط کے نام سلسلوں کے اجداد سے منسوب کر دئے گئے ہیں۔ دھوکا ہونیکا احتمال اس طرح کم ہو گیا ہے تاہم احتیاط لازم ہے۔ علامہ شہاب الدین ابی العباس حقیقت میں جو اسکتاب کے سب سے پہلے مصنف ہیں سے کوئی خاص طریق ناموں کے سلسلہ وار تحریر کرنیکا ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اسکمی کو محسوس کر کے علامہ ابوالفوز محمد امین سویدی نے اسے دوبارہ موجودہ انداز پر شائع کیا اس طریقہ میں بھی یہ دقت ضرور ہے کہ خاندانوں کے مورثوں اور دیگر اہم شخصیتوں کے حالات زندگی اسجگہ لکھے جا سکے ہیں جہانکہ صفحہ پر لکھنے کی جگہ ملی ہے۔ سوائے اسکے اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ لہذا ناظرین کو یہ بات مد نظر رکھنا ہوگی۔ جو شخص صحیح صاحب حالات ہے اسی کے نام کیساتھ وہ نام پڑھیں ایسا نہ ہو کہ نام کسی اور کا ہو اور حالات کسی اور کے پڑھ جائیں ایسی کتابوں کے مطالعہ میں ایسے امور کا ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہے ✤

دیباچہ کے ضمن میں جس ایک اور ضروری بات کو بھی لکھنا چاہیئے تھا وہ یہ ہے کہ ناظرین یہی نہ سمجھیں کہ یہ کتاب صرف حضرات سادات ذوی الشرف یا صوفیائے کرام ہی کے کام آسکتی ہے۔ میرے خیال میں تو کوئی ایسا علم دوست اسلامی تاریخ جاننے والا مسلمان اپنی تحقیق میں کامیاب نہیں ہو سکتا جبتک اس نے اس جیسی کسی اور کتاب کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ کون مسلمان ہوگا جسکو اس امر سے دلچسپی نہ ہوگی کہ حضرات انبیا علیہم السلام کے نسبوں اور سلسلوں سے واقفیت حاصل کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب اور آپ آنحضرت کی اولاد کے سلسلوں سے آگاہی حاصل کریں یہ جانیں کہ اصحاب کرام کے اجداد کون تھے اب تک دنیا میں انکے وارث اور اخلاف کہاں کہاں موجود ہیں خلافت انکے بعد کس کس کے ہاتھ آئی خلفاء خاندان امیہ وعباسیہ وغیرہ کون کون گذرے ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں مزید براں یہ معلوم کرنا بھی ہر خواندہ مسلمان کیلئے کوئی کم ضروری نہیں کہ کون کون سے اعلیٰ پایہ کے اولیا و صوفیا نے تبلیغ اسلام کے فرائض سر انجام دئے۔ بنی نوع کے کتنے بڑے بڑے گروہوں پر انکا اثر تھا۔ انکے اخلاق و اوصاف سے متاثر ہو کر کس طرح مختلف ممالک میں غیر مذاہب کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے والے یہ الزام کس حد تک بے بنیاد و بیہودہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ نیز یہ دریافت کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ طریقت کے ان خاندانوں کی مشہور شاخیں اب ہندوستان یا دیگر اسلامی ممالک میں کہاں کہاں موجود ہیں۔ اتنی گذارش کے بعد اب ہم علامہ سویدی کے اپنے "خطبہ کتاب" سے اصل کتاب کو شروع کرتے ہیں

وباللہ التوفیق

خطبہ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الخلق فاختار منہم العرب - واختصہم بان جعلہم قبائل وشعب - ومیزہم بان رفع بہم منار الارب - فحازوا قصبات السبق فی مضمار الفخار المجبول باعلی الحسب - لاسیما وقد اصطفی نبیہ من خیر قبائلہم وانتخبہ من اشرف عشائرہم - فہو اطہرہم ارومہ - وازکاہم فرعا وجرثومہ - واسماہم عشیرۃ وقبیلہ - واوفاہم بطنا وفصیلہ - اللہم فصل وسلم علیہ صلاۃ وسلاما یلیقان بجنابہ الاعلی - ویحیطان بکمال ذاتہ الاجلی - وعلی آلہ اولی الشرف والبراعہ - واصحابہ ذوی الصولۃ والشجاعہ - اما بعد بندہ خدا کے ادنی وظائف کی طرف علامہ ابو الفوز محمد امین السویدی کہتے ہیں کہ جب کہ کتاب نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب مصنفہ شیخ فاضل وتحریر فاصل بین الحق والباطل شہاب الدین ابی العباس احمد ابن عبد اللہ ابن سلیمان ابن اسماعیل خلقشندی مصری شافعی المشہور مابن ابی غدہ تغمدہ اللہ برحمتہ - علم انساب کی کتب میں سب سے عمدہ تھی - جیسا کہ ہم کو دیکھنے سننے سے معلوم ہوا - لیکن اس میں طول ممل و ایجاز مخل تھا اس میں قبائل و شعوب کے حالات بکثرۃ تھے - چونکہ اس کی ترتیب حروف معجم پر تھی - جب کسی قبیلہ متاخر کی نسب قبیلہ متقدم سے ملانی پڑتی - تو پہلے ان حروف کے مواضع دریافت کرنے میں سخت دقت پیش آتی - مثلاً اگر کوئی چاہتا کہ بنی الجید کی نسب قحطان تک ملائے تو پہلے الف ولام مع عین مہملہ کے باب کو دیکھنا - پھر حرف سین پھر قاف پھر حرف حاء دیکھنے کی احتیاج ہوتی - حرف السین اور حرف القاف بھی دیکھنا پڑتا - ایسا ہی باقی قبائل و بطون کی جانچ پڑتال میں مشکلات کا سامنا ہوتا - اس لئے میں نے مصنف کی مخالفت کو مناسب سمجھا - اور اس کے اسلوب کو بدل دینا اولی جانا - اس طور پر کہ پچھلے قبائل کو اگلے قبائل کے ساتھ خطوط کے ذریعے جو کہ آباؤں سے کھینچکر ابناؤں (بیٹوں) تک پہنچتے ہیں - ملا دوں - اور ہر ایک نام دائرہ کے ضمن میں لکھوں اور مصنف کی عبارت و تفصیل خطوط کے درمیان تفصیل کے ساتھ ثبت کروں - خدا پر بھروسہ کرکے اس کام کو شروع کرتا ہوں -

میں نے مصنف کی کئی باتوں کو چھوڑ دیا ہے - اور کئی اور باتوں کا اس پر اضافہ کر دیا ہے - بعض بادشاہوں وغیرہ کی نسبیں اس کے ساتھ ملحق کر دی ہیں - اور نسبوں کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کی ہے تاکہ زیادہ مفید ثابت ہو - اور اس کا نفع عام ہو - اس کتاب کا نام میں سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب رکھا - وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ -

مخفی نہ رہے کہ میں نے اس کتاب کی ترتیب چودہ بابوں پر دی ہے - پہلا باب علم الانساب کی فضیلت اور اس کے فوائد اور اس کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۲) باب خالص عربوں اور ان کے انواع و ملحقین کے بیان میں - (۳) باب انساب کے طبقات وغیرہ کے بیان میں (۴) باب عربوں کی قدیمی جائے رہائش جن سے نکل کر اطراف و اکناف میں پھیلے - (۵) باب علم الانساب کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۶) بعض عربوں اور ترکوں اور رومیوں و سوڈانیوں کی معرفت کے بیان میں - (۷) ان قبائل کے بیان میں جن کا بعض نسب والوں نے ذکر تو کیا لیکن انہوں نے کسی خاص قبیلہ کے ساتھ ان کو ملایا نہیں - (۸) باب ان قبائل کے بیان میں ہے کہ جن کے متعلق عربی یا عجمی ہونے میں اختلاف ہے (۹) باب اسلام کے پہلے عربوں کے مذاہب و علوم کے بیان میں - (۱۰) باب عربوں کی بعض فخریہ باتوں وغیرہ میں جو ان کو قبائل میں امتیاز آحاصل تھیں - (۱۱) باب عربوں کے جنگ و جدال کے بیان میں جس میں کہ یہ لوگ زمانہ جاہلیت و ابتداء اسلام میں مبتلا تھے - (۱۲) باب عربوں کی آگوں کے بیان میں جو کہ زمانہ جاہلیۃ میں ان کے ہاں مروج تھیں (۱۳) باب عربوں کے بازاروں کے بیان میں جو کہ اسلام سے پہلے ان کے ہاں مشہور تھے - (۱۴) چاردہ خانوادہ کے بیان میں +

پہلا باب علم الانساب کے فضائل اور اس کے فوائد و حاجۃ کے بیان میں

اس میں شک نہیں کہ علم الانساب کا جاننا امور ضروریہ میں سے ہے - اس لئے کہ شریعت کے کئی احکام اور علوم دینیہ کی اس پر مدار ہے

شریعت مطہرہ نے جگہوں پر اس کا اعتبار کیا ہے۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کا جاننا کہ آپ نبی قریشی ہاشمی تھے۔ حضورؐ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ان حالات کا جاننا صحتہ الایمان کے لئے ضروری ولابدی ہے۔ اور اس سے جہالت کا عذر مسلم سے غیر مسموع ہے۔ (۲) لوگوں کا آپس میں تعارف بھی اس پر موقوف ہے۔ تاکہ آبا و اجداد کی طرف نسبت کرنے میں غلطی نہ ہو۔ قرآن کریم میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا۔ اے لوگو۔ ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا اور شعبوں اور قبیلوں پر تمہاری تقسیم کردی تاکہ تم میں جان پہچان رہے۔ وراثۃ کے احکام کہ بعض ورثا بعض کے لئے حاجب ہوتے ہیں۔ اور نکاح کے ولیوں میں کہ بعض کی ولایت مقدم سمجھی جاتی ہے۔ اور ایسا ہی وقف کے احکام جب وقف کنندہ بعض رشتہ داروں کو مخصوص کرے یا کسی خاص قبیلہ کے لئے وقف کرے۔ نیز عاقلہ کے احکام دیۃ کے بارہ میں کہ ان عصبات سے دیۃ وصول کی جائے۔ اور ان سے نہ کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض احکام کی مدار علم الانساب کے جاننے پر ہے۔ اگر علم الانساب نہ ہوتا۔ تو ان احکام کا جاننا مقصود نہ ہوتا۔ اور ان امورات کی طرف پہنچنا مشکل دشوار ہوتا۔ (۳) نکاح کے بارہ میں مرد و عورت کی کفو کا اعتبار بھی نسب جاننے پر موقوف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ہاشمی و مطلبی دوسرے قبائل قریش کی کفو نہیں سمجھا جاتا۔ ایسا ہی قریشی غیر قریشی عربوں کی کفو نہیں۔ کنانی عربوں کے متعلق دو قول ہیں۔ صحیح قول یہ ہے۔ کہ غیر کنانی و غیر قریشی کنانیوں کی کفو نہیں۔ عجمیوں میں نسب کے اعتبار میں بھی دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ ان میں بھی نسب کا اعتبار ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (امام اعظم) کے مذہب میں تمام قریش ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ اور باقی عرب بھی ایسا ہی ایک دوسرے کی کفو سمجھے جاتے ہیں۔ ہدایہ کی پیروی میں ملتقی میں بنی باہلہ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ ان میں مزالحسن ہے۔ صاحب درنے کہا ہے کہ یہ استثنا غلط ہے۔ بلکہ مطلقاً تمام عرب غیر قریشی ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ عجمیوں میں ان کے (حنفیہ) کے مذہب میں نسب کا کوئی اعتبار نہیں۔ جب نسب کا اعتبار نہ ہوا۔ تو ان امورات و احکام کا جاننا مشکل ہے۔ (۴) عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں شریف نسب کا اعتبار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے ساتھ نکاح کرتے وقت اس کے دین و حسن و مال و جمال کا خیال رہے۔ اور ایسا ہی حضور کا ارشاد ہے کہ منکوحہ میں حسب یعنے شریف ذات کی رعائت بھی ضروری کرنی چاہیئے۔

(۵) رقیۃ (غلامی) کے احکام کا عربوں کے سوا عجمیوں پر جاری ہونا اُن علماء کے نزدیک جن کا یہ مذہب ہے۔ امام شافعی کا ایک قول یہی ہے۔ جب نسب معلوم نہ ہو تو اسباب کا جاننا مشکل ہے۔ ایسا ہی اس کی مثل باقی احکام جن کی مدار نسب جاننے پر ہے۔ بہت علماء محدثین و فقہا مثل بخاری و ابن اسحٰق و طبری نے سلف کے عمل کو حجت قرار دیتے ہوئے نسب میں فخر کرنا جائز کہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ علم الانساب میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔ آپ کا اس علم کو حاصل کرنا بھی اس علم کی شرافت پر دال ہے مصنف ریحان و ریعان نے ابی سلیمان الخطابی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نسب دان تھے آپ ایک رات کو حضور علیہ السلام کے ساتھ نکلے۔ اور ایک قوم پر جا پہنچے۔ آپ نے پوچھا کہ تم کس قوم سے ہو انہوں نے کہا کہ ہم ربیعہ سے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ ربیعہ کے کس قبیلہ سے ہو ہامہ سے یا لہازم سے۔ انہوں نے کہا ہم ہامہ عظمیٰ سے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ ہامہ کے کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ذہل اکبر سے۔ آپ نے فرمایا کہ عوف جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لاحر بوادی عوف (عوف کی وادی میں کوئی آزاد نہیں) تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بسطام ابن قیس جو کہ مہمان نوازی میں مشہور تھا۔ کیا تمہیں میں سے تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ جو فران بادشاہوں کا قاتل اور ان کو لوٹنے والا تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مزلف الحر اکیلی دستار والا تمہیں میں سے تھا اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کندہ کے بادشاہوں کا ماموں تمہیں میں سے تھا انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ قبیلہ لخم کے عمرہ بادشاہ تمہیں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ذہل اکبر نہیں ہو بلکہ ذہل اصغر ہو۔ یہ بات سنکر ایک نوجوان دغفل نامی چہرہ متغیر کرکے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ کہ سائل سے کچھ ہم بھی پوچھتے ہیں۔ اور یہ جوان آپ کو جانتا نہیں تھا۔ اجی صاحب آپ نے تو ہم سے سب کچھ پوچھ لیا۔ اور ہم نے بلا کسی خفا کے آپ کو بتا دیا۔ آپ کس نسب سے ہیں؟

حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ میں قریش سے ہوں۔ اس نے کہا کہ واہ واہ آپ تو نسب میں بہت شریف اور رئیس ہیں۔ آپ کس قبیلہ سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں تیم بن مرہ سے ہوں۔ جوان نے کہا کہ خدا کی قسم آپ تو اعلیٰ نسل سے ہیں قصی جس نے تمام قبائل کو جمع کر لیا تھا کیا وہ تمہیں میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر اس نے پوچھا کہ ہاشم جس نے اپنی قوم کے لئے ثرید تیار کیا تھا۔ کیا وہ تمہیں میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر اس نے کہا کیا آپ اہل ندوہ میں سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ اہل سقایہ میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا اہل حجابہ میں سے ہیں آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے اپنی اونٹنی کی مہار کو کھینچا۔ تو اس جوان نے کہا۔
صَادَفَ دَرْءُ السَّيْلِ دَرْءًا يَدْفَعُهٗ + يَهِيْضُهٗ حِيْنًا وَحِيْنًا يَصْدَعُهٗ - خدا کی قسم اے قریش کے بھائی اگر تو ٹھیر جاتا تو میں تجھے بتا دیتا کہ اعلیٰ قریش سے ہے۔ یا ادنیٰ سے۔ آپ نے اس بات کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا۔ کہ کیا آپ بادیہ کے نوجوان پر جا پڑے آپ نے جواب دیا۔ کہ ہاں اے ابا حسن۔ ضروری بات ہے کہ ایک دانا سے دوسرا دانا بڑھ کر ہے۔ یہ وہی دغفل ہے۔ جو کہ نسبوں میں ضرب المثل مشہور ہے۔ علم نجوم و دیگر علوم عربیہ کا ماہر تھا۔ ایک دفعہ یہی دغفل ابن حنظلہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حاضر دربار ہوا۔ آپ نے اس کا حال پوچھ کر معلوم کر لیا۔ کہ یہ شخص بہت بڑا عالم ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے یہ فضیلت کیسے حاصل ہوئی۔ اس نے عرض کی یہ علوم مجھے عقلمند دل اور کثرت سے سوال کرنے والے زبان کے ذریعہ سے ملے ہیں۔ اور نسیان علم کی آفت ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ کہ یزید کے پاس جا کر اسے علم النسب و نجوم کی تعلیم دے۔ ابو عبیدہ نے لکھا ہے کہ علم نسب میں اس کا مساوی عرب میں ابن الکیس از قبیلہ بنی عوف ابن سعد ابن تغلب ابن وائل تھا۔ اس ابن کیس اور دغفل مذکور کے حق میں مسکین ابن عامر شاعر کہتا ہے۔

فحکم دغفلاً وارحل الیہ - ولا تدعی المطی من الکلال + او ابن الکیس النمری زیداً - ولو امسی بمنخرق الشمال +

عرب کے نسب دانوں میں بلند پایہ والا نجار ابن اوس ابن حارث ابن سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ سے بھی گذرا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ علم النسب میں بہت بڑا عالم تھا۔ علم الانساب میں اکابر علماء مثل ابی عبیدہ و ابن عبد البر و ابن حزم وغیرہ نے بھی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جو کہ اس علم کی شرافت پر دال ہیں۔

دوسرا باب۔ خالص عربوں اور ان کے انواع و اقسام اور جو کہ ان کی سلک میں منسلک ہیں کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ لفظ عرب کی دلالت شہروں کے باشندوں پر ہے۔ بادیہ نشینوں کو اعراب کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں لفظ عرب کا اطلاق دونوں پر مساوی ہے۔ جوہری نے اپنے صحاح میں لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب کا اطلاق جیلیوں پر ہوتا ہے۔ (جو کہ جیلان کی قسم سے بحرین میں ایک قوم ہے) اور یہ لوگ شہری ہیں۔ عرب کی طرف نسبت کرتے وقت عربی اور اعراب کی طرف اعرابی کہتے ہیں عرف عام میں ان تمام کو عرب ہی کہا جاتا ہے۔ قاموس میں یوں ہی ہے۔ مصنف عبران نے لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب اعراب کے مشتق ہے جس کے معنے بیان کے ہیں۔ جو کہ اعراب الرجل عن حاجۃ اذا ابان کے محاورہ سے لیا گیا ہے۔ ان کو عرب اس لئے کہتے ہیں کہ قوۃ بیانی و بلاغۃ میں ان لوگوں نے کمال حاصل کیا ہے۔ عرب کے ماسوا تمام لوگوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ ترک ہوں یا رومی فرنگی ہوں یا کوئی اور۔ عام لوگوں نے عجم کے لفظ کو اہل فارس سے مختص کیا ہے اور یہ غلط ہے اہل مغرب اب تک رومیوں اور فرنگیوں وغیرہ کو عجمی کہتے ہیں۔ اعجم لغت میں اسے کہتے ہیں جس کی زبان صاف نہ ہو۔ اس وجہ سے ایک عربی شاعر کو زیاد الاعجم کہتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ عربوں کی جنس عجمیوں سے اعلیٰ و افضل ہے جیسا کہ احادیث سے سمجھا جاتا ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے ان سے محبت کرنے کا امر فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ پھر عربوں کی دو قسمیں ہیں۔ عاربہ و مستعربہ۔ عرب العاربہ کے ذکر میں ان کی تفصیل آئیگی۔

تیسرا باب انساب کے طبقات اور جو کہ اس سے ملحق ہے کے بیان میں

مخفی نہ رہے۔ کہ عربوں کے دو اصل ہیں۔ عدنان و قحطان زمانہ جاہلیت میں ان کے بادشاہ قبیلہ قحطان سے ہوتے تھے۔ اسلام نے سلطنت کو عدنان میں منتقل کر دیا۔ اور ان کے کئی فروع و شاخیں ہیں۔ عربوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق میں نے ان کی ترتیب سات

طبقات پر دی ہے۔ اہل لغت نے بھی ان کے سات طبقات بنائے ہیں (پہلا طبقہ شعب کے بیان میں) شعب بعید نسب کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عدنان۔ جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ اُن تمام قبائل کا باپ ہے جو کہ اُس کی طرف منسوب ہیں۔ اور آگے اُس کے کئی شعبے ہیں ماوردی نے احکام السلطانیہ میں لکھا ہے۔ کہ شعب کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ اس سے کئی شاخیں نکلتی ہیں زمخشری نے کشاف میں ایسا ہی بیان کیا ہے (دوسرا طبقہ قبیلہ کے بیان) قبیلہ وہ ہے جس سے کئی شعب (شاخیں) نکلیں۔ جیسا کہ ربیعہ و مضر۔ ماوردی نے قبیلہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ اس میں نسبوں کا تقابل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو قبیلہ جو کہ تقابل کے مشتق ہے کہتے ہیں۔ ایک قبیلہ کے آگے کئی قبائل ہوا کرتے ہیں اور بسا اوقات جماجم کو بھی قبائل کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ جوہری کا یہ کلام اس پر دال ہے۔ عرب کے جماجم قبائل ہیں۔ جو کہ کئی بطنوں کے جامع ہیں۔ (تیسرا طبقہ۔ عمارہ کے بیان میں) عمارہ وہ ہے کہ جس میں قبیلہ کی نسبتیں منقسم ہوں۔ جیسا کہ کنانہ و قریش۔ اور اس کی جمع عمارات و عمائر ہے۔ (چوتھا طبقہ بطن کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں عمارہ کی انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی عبدالمناف و بنی مخزوم ہیں بطون۔ بطن اس کی جمع ہے (پانچواں طبقہ فخذ کے بیان میں) اس میں بطن کے انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی ہاشم و بنی اُمیہ۔ اس کی جمع افخاذ ہے۔ (چھٹا طبقہ فصیلہ کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں انساب فخذ کی تقسیم ہوتی ہے۔ جیسا کہ بنی عباس و بنی عبدالمطلب ماوردی رحمۃ اللہ نے احکام السلطانیہ میں ان کی ترتیب اسی طور پر دی ہے۔ زمخشری نے اپنی تفسیر (کشاف) میں وجعلناکم شعوبًا و قبائل کے نیچے ایسا ہی ذکر کیا ہے لیکن فرق اسقدر ہے۔ کہ اس نے شعب کی مثال خزیمہ سے اور قبیلہ کی کنانہ سے اور عمارہ کی قریش سے اور بطن کی قصی اور فخذ کی ہاشم سے۔ اور فصیلہ کی عباس سے دی ہے۔ بالجملہ فخذ فصائل کا جامع اور بطن افخاذ کا اور عمارہ بطون کا اور قبیلہ عمائر کا اور شعب قبائل جمع کنندہ ہے۔ اور یہ سب بشرط قدم مولد و کثرۃ اولاد ایک دوسرے سے تعداد میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور کم سے کم فصیلہ میں ایک شخص اور اس کا لڑکا کافی ہے۔ نووی نے تحریر التنبیہ میں لکھا ہے کہ بعض نے فصیلہ سے پہلے عشیرہ کا شمار کیا ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ عشیرہ اہل یعنے بیوی اور بال بچے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ ابو عبید نے ابن کلبی سے اور اس نے اپنے باپ سے شعب کا سب پر مقدم ہونے اور پھر قبیلہ پھر فصیلہ اور اس کے بعد عمارہ اور سب سے اخیر فخذ کا درج ہونے کی روائت کی ہے۔ اس نے فصیلہ کا عمارہ کی جگہ قبیلہ کے بعد ذکر کیا ہے اور عمارہ کو فصیلہ کی جگہ فخذ سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس کے خلاف اس کا کوئی قول نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ پہلی ترتیب سب سے عمدہ ہے۔ اس لئے یہ ترتیب انسان کی بنیۃ (بناوٹ) کے مطابق ہے شعب کو انسان کی سر کی چوٹی سے مشابہت ہے۔ اور قبائل بمنزل سر کے اندرونی اعضا کے ہیں۔ جیسا کہ رگیں متفرق مقامات سے ہوتی ہوئیں شئون تک پہنچتی ہیں جس کا مکان سر کی کھوپری ہے۔ اور اس سے انسان کے آنسو گرتے ہیں۔ یہ شعب و قبائل کی آپس میں نسبت ایسی ہی ہے۔ جوہری نے لکھا ہے۔ کہ قبائل عرب کو قبائل الراس (سر کے قبائل) کہتے ہیں۔ اور عمارہ کو بعد میں اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ شعب و قبائل کو عمارت کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ بنیاد سے عمارت شروع ہوتی ہے اور یہ (عمارۃ) بمنزل گردن و سینہ انسان کے ہے۔ اور بطن کا ذکر عمارہ کے بعد اس لئے لاتے ہیں۔ کہ بطن (پیٹ) سینہ و گردن سے نیچے ہوتا ہے۔ چونکہ ران بطن (پیٹ) کے نیچے ہوتی ہیں۔ اس لئے فخذ (ران) فخذ کا مرتبہ بطن کے بعد قرار دیتے ہیں۔ اور ایسا ہی چونکہ فصیلہ سب سے اخیر درجہ کی نسب یہی ہے۔ جو کہ عشیر کے مترادف ہے۔ جو کہ سب نسبوں سے ادنےٰ درجہ کی نسب شمار کی جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ۔ یعنے اس کے رشتہ دار جو اپنے ساتھ ملاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انسان اپنے ساتھ قریبی رشتہ داروں کو ہی ملاتا ہے۔ اسی ادنیٰ ہونے کے سبب سے فخذ کے بعد فصیلہ کو لاتے ہیں جو کہ بمنزل انسان کی پنڈلی اور پاؤں کے ہے۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ بالا چھ طبقات میں سے محاورہ میں اکثر قبیلہ و بطن کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ عمارہ فخذ و فصیلہ بہت کم سننے میں آیا ہے اور اکثر اوقات سب طبقات کو حیّ کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ عام طور پر حیّ من العرب (عرب کا قبیلہ) کہا جاتا ہے اور خاص طور پر حیّ بنی فلان کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے آگے جاکر نسبوں میں ہم تینوں لفظوں پر ہی اکتفا کرینگے۔

چوتھا باب قدیم عربوں کے مساکن اور سب اطراف و اکناف میں پھیلنے کے بیان میں۔

مخفی نہ رہے کہ ابتدا زمانہ میں عربوں کا وطن جزیرۃ العرب کے درمیان آباد و عمدہ حصہ میں جہاں کہ اب خانہ کعبہ و حضرت سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے اس کے نواحی علاقہ میں تھا۔ اور یہ علاقہ بہت وسیع اور فراخ ہے۔ اس کی مغربی سرحد کا ایک حصہ شام کے

بعض جنگلوں سے ملتا ہے۔ شہر بلقاء سے لیکر ایلہ تک۔ اور دوسرا حصہ بحر قلزم سے ملا ہوا ہے۔ ایلہ سے لے کر جہاں کہ مصر سے حجاز میں آنے والے حاجیوں کے راستہ میں ایک عقبہ (گھاٹی) ہے۔ تا یمن کے حدود تک جہاں کہ مقام خلی و زبید اور ان کے قرب و نواح کے دیہات ہیں۔ اس کی سرحد بحر ہند و بحر قلزم کے ملتقا سے لیکر یمن کنارے عدن تک ہے۔ جہاں ظفار اور اس کے نواحی بلاد ہیں۔ اور اس کی مشرقی سرحد بحر فارس ہے۔ جو کہ بحر ہند سے نکلتا ہوا شمال کی جانب بحرین کے علاقہ تک اور پھر عراق کے شہروں بصرہ پھر کوفہ تک ممتد ہے اور اس کی شمالی سرحد دریائے فرات سے ملتی ہے۔ جو کہ عراق کے شہر کوفہ سے شروع ہو کر جزیرہ فراتیہ شہر عانہ و بالس تک اور پھر بلقا مذکور تک جو کہ شام کے جنگلوں میں ہے چلی جاتی ہے۔ الغرض۔ جزیرۃ العرب کے حدود کا سیاح شام کے جنگل کے کنارے بلقا سے ایلہ تک جنوب کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر وہی بحر قلزم اپنے دائیں جانب کئے کنارے کنارے مدین تک پھر ینبع سے جدا اور پھر زبید تا یمن کے جنوبی حد تک چلا جاتا ہے۔ پھر وہی سیاح اپنا رخ مشرق کی طرف کئے ہوئے ساحل یمن پر بحر ہند کو اپنے دائیں جانب کئے ہوئے عدن سے گذر کر مشرقی یمن کے ظفار کے کناروں سے گذرتا ہوا مہرہ کے کناروں تک پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچکر وہی سیاح اپنا رخ شمال کو بدلکر سواحل یمن کو طے کرتا اور بحر فارس اپنے دائیں جانب کئے ہوئے مہرہ کے کناروں سے تجاوز کرکے صوبہ بحرین کے شہر عمان سے گذر کر جزیرہ اوال سے ہوتا ہوا قطیف سے آگے کاظمہ تجاوز کرکے بصرہ سے نکلکر کوفہ میں پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچکر مغرب کی طرف سیاح کا رخ بدل جاتا اور بحر فارس سے جدا ہو کر دریائے فرات کو اپنی دائیں جانب کئے ہوئے سلمیہ سے گذر کر بلقا میں پہنچ جاتا ہے اور یہ وہی مکان ہے جہاں سے چلا تھا۔ سلطان عماد الدین صاحب حماہ نے تقویم البلدان میں لکھا ہے کہ سیاح یہ سفر اپنی بار برداری سمیت سات ماہ اور گیارہ دن میں طے کرتا ہے۔ بلقا سے شراہ تک تین دن کا راستہ ہے شراہ سے ایلہ تک بھی تین دن کی منزل ہے۔ ایلہ سے جار تک جو کہ مدینہ منورہ کی حد ہے تقریباً بیس دن کا راستہ ہے۔ جار سے ساحل جحفہ تک تقریباً تین دن کی مسافت ہے ساحل جحفہ سے جدہ تک جو کہ مکہ معظمہ کی حد ہے تین دن کا راستہ ہے۔ جدہ سے عدن تک ایک مہینہ کی مسافت ہے۔ عدن سے سواحل (کنارے) مہرہ تک بھی ایک مہینہ کا ہے۔ اور ایسا ہی مہرہ کے صوبہ بحرین کے شہر عمان تک ایک ماہ کا راستہ ہے۔ عمان سے صوبہ بحرین کے شہر ہجر تک بھی ایک ماہ کی مسافت ہے۔ ہجر کے صوبہ عراق کے شہر عبادان تک پندرہ دن کا راستہ ہے۔ عبادان سے بصرہ تک دو دن کی مسافت ہے۔ بصرہ سے کوفہ تک بارہ منزلیں ہیں۔ کوفہ سے بالس تک بیس پڑاؤ ہیں۔ بالس کے سلمیہ تک سات دن کا سفر ہے سلمیہ سے صوبہ دمشق کے شہر مشاریق غوطہ تک تقریباً چار دن کا راستہ ہے۔ مشاریق غوطہ سے مشاریق حوران تین دن کا سفر ہے۔ مشاریق حوران سے بلقاء تک چھ دن کی مسافت ہے یہ جزیرۃ العرب کا دور محیط ہے۔ مخفی نہ رہے کہ لغت میں جزیرہ اس زمین کو کہتے ہیں۔ کہ جو پانی سے اوپر نکل آئے۔ جزر جو کہ مد کی ضد ہے اس سے اس کو بنایا گیا ہے۔ پھر اس میں فراخی کرکے ہر اس زمین کو کہدیتے جس کو پانی نے گھیرا ہوا ہو۔ جب کہ اس سرزمین کو جنوب کی جانب سے بحر قلزم اور جنوب کی طرف سے بحر ہند اور مشرقی جانب سے بحر فارس اور شمال کی جانب سے دریائے فرات نے گھیرا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو جزیرہ کہتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ اس میں آباد تھے۔ اس لئے انہوں نے جزیرہ اضافت عرب کی طرف کر دی۔ مدائنی نے کہا ہے کہ جزیرۃ العرب کے پانچ حصے ہیں ہیں۔ تہامہ و نجد و حجاز و عروض و یمن۔ تہامہ حجاز کے جنوب کی طرف ہے۔ نجد حجاز و عراق کے درمیان ہے۔ حجاز نجد و تہامہ کے درمیان ہے اور یہ ایک پہاڑ ہے۔ جو کہ یمن سے شروع ہو کر شام تک جاتا ہے۔ نجد و تہامہ کے درمیان حجاز کو حجزہ کہتے ہیں۔ عروض بحرین کی جانب کے یمامہ کا نام ہے۔ اور جزیرۃ العرب کی سرزمین میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں۔ ان کی یہاں ضرورت نہیں۔

پانچواں باب ان امور کے بیان میں کہ جن کی علم النسب میں ناظر کو ضرورت ہوتی ہے

اور یہ دس امور ہیں۔ (۱) ماوردی نے کہا ہے کہ جب نسبوں میں بعد ہو جائے تو قبائل شعوب اور عمائر قبائل بن جاتے ہیں یعنے بطنوں عمائر اور افخاذ بطون و فصائل افخاذ سے بدلکر جواب نسب ہے۔ اس کو فصائل کہتے ہیں (۲) جوہری نے ذکر کیا ہے کہ قبیلہ ایک باپ کی اولاد میں سے ہوتا ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے۔ کہ سوائے تین قبائل تنوخ والعتق و غسان کے باقی عرب کے تمام قبائل ایک باپ کی نسل ہیں۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ کے چند بطون ہوتے ہیں۔ تینوں قبائل کے ذکر میں اپنی جگہ پر اس کا پورا بیان آئیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ ہاں کبھی ایک ہی باپ چند بطون کا باپ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک قبیلہ کے باپ کے کئی لڑکے ہوتے ہیں۔ اور بعض لڑکوں کے آگے ایک قبیلہ یا کئی قبائل بن جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور بعض لڑکے لاولد رہ جاتے یا ان کی اولاد کو شہرت نہیں ہوتی تو اس لئے

پہلے قبیلہ کی طرف ان کی نسبت کردی جاتی ہے (۳) جب نسب دو طبقوں یا اکثر پر مشتمل ہو مثل قریش و مضر و عدنان کی تو نسب میں آخری درجہ والا کی نسبتان میں سے جس کی طرف بھی کردی جائے۔ اسی لئے جائز ہے کہ بنی ہاشم کی نسبت ہاشم و قریش و مضر و عدنان کی جس کی طرف ہم چاہیں کردیں۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم ہاشمی و قریشی و مضری و عدنانی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جوہری نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اعلے کی طرف نسبت کردینے سے اسفل کی طرف دوبارہ نسبت کرنیکی حاجت باقی نہیں رہتی۔ جبکہ کلب ابن وبرہ کی نسبت میں کلبی کہدیا جائے۔ تو یہی کافی ہے۔ اصول کی طرف نسبت کی حاجت نہیں۔ جوہری ماسوائے طبقہ علیا و سفلیٰ میں جمع کرنا جائز رکھا ہے۔ بعض نے طبقہ کی تقدیم کو اولیٰ سمجھا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ اموی عثمانی اور بعض نے طبقہ ادنیٰ کی تقدیم کو مناسب گردانا ہے جیسا کہ عثمانی اموی۔ (۴) کبھی بعد حلف موالات کے ایک شخص دوسرے قبیلہ کی جانب بھی منسوب کر دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بنی فلاں کا حلیف یا مولا ہے (۵) جب پہلے کوئی شخص کسی قبیلہ کا ہو اور بعد میں دوسرے قبیلہ میں مل جائے تو پہلے قبیلہ کی طرف اس کی نسبت کرنی جائز ہے اور ایسا ہی دوسری جانب بھی اس کی نسبت کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ دونوں قبیلوں کی طرف اس کو منسوب کیا جائے۔ جیسا کہ کہا جائے تمیمی ثم وائلی یا وائلی ثم تمیمی۔ یا کوئی دوسری اس کے سوا مثال ہو۔ (۶) قبیلہ کی نسبت اکثر اوقات باپ کی طرف ہوتی ہے۔ جیسا کہ ربیعہ و اوس و خزرج یا اس کی کوئی اور مثل۔ اور ماں کے نام سے بھی مشہور ہوتا ہے۔ جیسا کہ خندف و بجیلہ یا اس کی مثل ہیں۔ اور کبھی قبیلہ کی شہرت کی کوئی خاصیت وغیرہ ہوتی ہے۔ اور کبھی قبیلہ کے لقب کا کوئی خاص واقع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غسان کسی غسان نامی پانی پر جا ٹھہرے تو ان کا لقب بھی غسان ہو گیا۔ اور بسا اوقات واحد کا لقب بھی ہو جایا کرتا ہے۔ آگے نسبوں میں آجائیگا۔ (۷) قبائل کی اصطلاح میں پانچ قسم ہیں۔ (۱) قبیلہ کو باپ کے نام سے پکارنا جیسا کہ عاد ثمود و بنی عود و بنی مدینی ہے اور اکثر اوقات یہ بات شعوب اور بڑے قبائل میں خصوصاً جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ پائی جاتی ہے۔ بطون و افخاذ وغیرہ میں یہ بات نہیں۔ (۲) قبیلہ پر بنوۃ کا لفظ اطلاق کرتے ہیں جیسا کہ بنو فلاں۔ اکثر اوقات یہ بات بطون و افخاذ اور چھوٹے قبائل میں پائی جاتی ہے۔ خصوصاً پہلے زمانہ میں (۳) قبیلہ کو جمع کے لفظ اور حرف باللام لاتے ہیں۔ جیسا کہ الطالبین والجعافرہ اور اس کی مثل۔ اکثر یہ بات متاخرین وغیرہ میں پائی جاتی تھی۔ (۴) قبیلہ کو لفظ آل فلاں سے بھی تعبیر کرتے ہیں جیسا کہ آل ربیعہ و آل فضل و آل علیؑ اور اس کی مثل ہیں۔ متاخرین عربوں میں اس کا بہت رواج تھا۔ اور خصوصاً شام میں آج کل بھی یہی رواج ہے۔ آل سے مراد اہل ہے (۵) قبیلہ کو اولاد فلاں کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کی مثال بہت قلیل افخاذ میں متاخرین میں ملتی ہے (۸) اکثر عرب کے نام وہی ہیں کہ جن کا خیال ان کے دماغوں میں ہونا اور ان کی ممارست و مجاورت ان اشیاء سے ہوتی۔ جیسا کہ حیوانوں میں اسد (شیر) و نمر (چیتا) اور نباتات میں نبت (پودا) و حنظلہ اور جیسا کہ حشرات الارض میں حیۃ (سانپ) و حنش اور اجزائے زمین میں فہر و صخر (ٹھوس پتھر) وغیرہ۔ (۹) اور بسا اوقات عرب اپنے بیٹوں کے بہت برے نام رکھتے ہیں۔ جیسا کہ کلب (کتا) و حنظلہ و ضرار و حرب وغیرہ ہیں۔ اور ان کے غلام بہت ہی محبوب ناموں سے مشہور ہوئے جیسا کہ فلاح و نجاح وغیرہ اس کی وجہ یہ ہے جب کہ ابی قیس کلابی سے پوچھا گیا کہ تم لوگ کس لئے اپنے لڑکوں کے بہت برے نام رکھتے ہو۔ جیسا کہ کلب (کتا) ذہب (بھیڑیا) اور اپنے غلاموں کے نام بہت عمدہ وضع کرتے ہو۔ جیسا کہ مرزوق و رباح اس نے جواب دیا۔ کہ لڑکوں کے نام ہم دشمنوں کے مقابلہ میں وضع کرتے ہیں۔ اور غلاموں کے نام خاص اپنے لئے یعنے دشمنوں کے مقابلہ میں جب ان کے لڑکے جاتے ہیں۔ تو ان کے نام بھی ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اور غلام چونکہ ان کے خدمت گذار ہوتے ہیں اس لئے ان کے نام بھی مرغوب ہونے چاہئیں۔ (۱۰) جب ایک قبیلہ میں دو نام موافق آتے جائیں۔ جیسا کہ الحارث الحارث والخزرج وغیرہ۔ اور ایک قبیلہ دوسرے باپ کی اولاد ہے۔ اور وجود میں اس سے پیچھے ہے۔ اس کو باپ کے نام سے پکارینگے۔ اور پہلے کو اکبر کے لفظ سے تعبیر کرینگے۔ یا ایک لڑکے کے نام بولائیں اور دوسرے کو اصغر سے کہینگے۔ اکثر اوقات یہ بات دو بھائیوں میں پائی جاتی ہے۔ جب کہ ایک بڑا ہو۔

چھٹا باب بعض عربوں اور ترکوں اور سوڈانیوں کی نسبوں کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ نسب کی ابتداء میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے اس لئے کی ہے کہ آپ کا وجود سب سے پہلے تھا۔ خدا کے نام شروع کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت آدم علیہ السلام

آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ سب سے پہلے خدا تعالےٰ نے انکو پیدا کیا آپ کی وجہ تسمیہ میں علماء کے دو قول ہیں۔ (۱) چونکہ آپ کی سرشت زمین سے تھی اور زمین کو ادیم الارض (یعنی زمین کی کھال) کہتے ہیں۔ ادیم سے آدم بنا لیا۔ (۲) آدم مشتق امہ سے ہے (جسکے معنے گندم گون کے ہیں) یہ نام عربی ہے عجمی نہیں۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار شرافت کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ بے ریش تھے وفات کے بعد آپ کے فرزند کی ڈاڑھی آئی آپ کے بدن پر بال گنجان وگھنگریلے تھے خدائے تعالیٰ نے آپ پر بیس ورقوں میں دس صحائف نازل فرمائے اور آپکو ہر چیز کے ناموں کی تعلیم دی۔ نسفی نے بحر العلوم میں نقل کیا ہے کہ آپ ہزار زبان میں بات چیت کرسکتے تھے۔ جنت میں آپکی زبان عربی تھی جب آپ سے کچھ لغزش ہوئی اور جنت سے حضور کو نکالا گیا تو آپ سے عربی زبان چھین لی گئی زمین پر آپ سریانی زبان میں بات چیت کرتے تھے۔ آپ کی بیس بیویوں کے بطن سے چالیس فرزند پیدا ہوئے۔ اکیس دن آپ بیمار رہنے کے بعد وفات پائی حضرت شیث (آپکے فرزند) نے آپکو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ پر نماز جنازہ تیس یا انچاس تکبیروں سے پڑھائی انکے بعد ملائکہ صف در صف کھڑے تھے اور ملائکہ کے بعد آپ کے فرزند صف بستہ کھڑے تھے ابی قبیس کے پہاڑ کی ایک غار میں آپ کو دفن کیا گیا۔ طوفان نوح تک آپ وہیں مدفون رہے بعدہ حضرت نوح علیہ السلام نے آپکے تابوت کو قبر سے نکالکر کشتی میں رکھا طوفان ختم ہونے کے بعد پھر اسی مقام پر حضور کو دفن کیا گیا۔ ایک روایت میں دوبارہ آپ بیت المقدس میں دفن کئے گئے۔ اور کہا گیا ہے کہ فردوس کی مشرق کی جانب ایک گاؤں کے پاس جو کہ سب سے پہلے آباد ہوا تھا آپ کو دفن کیا گیا اور بھی کئی قول ہیں۔ آپ کی وفات جمعہ کے دن نیسان (مہینہ فارسی) چھٹی تاریخ پیدائش کی ساعت و دن میں ہوئی۔ وہب نے کہا ہے کہ آپکی عمر ہزار سال تھی۔ توریت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر نو سو تیس (۹۳۰) برس تھی۔ جب آپکی لڑکے اور پوتے چالیس ہزار کی بڑی تعداد میں پہنچے تو آپنے وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپکی اولاد بیس لاکھ تھی۔ حضرت حوا نے ایک سال بعد وفات پائی اور آپ کے پاس دفن کئے گئے۔ اور کہا گیا ہے کہ آپکو جدہ میں دفن کیا گیا۔ اور انکی عمر نو سو سال تھی ✦

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور فرشتوں کو انکے سجدہ کا امر کرنا اور شیطان کا انکار و حضرت آدم وحوا کے دل میں اس کا وسوسہ ڈالنا۔ اور انکا جنت سے نکالا جانا مشہور بات ہے۔ کتب تواریخ وتفاسیر میں بسط کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر ہے۔ یہاں اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

شیث

شیث کے معنے خدا کا دیا ہوا ہے۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے فرد کامل وافضل تھے۔ آپ کے ولی عہد بھی تھے آپ کی طرف نور نبوی منتقل ہوا۔ اور تمام نسبیں آپ تک پہنچتی ہیں۔ آپ پہلے وہ شخص ہیں کہ جس نے عبرانی زبان میں کلام کی اور سب سے پہلے آپکو ہی ڈھال ہی آئی ٹوپی اور جوتوں کی موجد آپ ہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کے بعد تمام سیاسی امورات آپ کے قبضے میں تھے آپ پر خدائے تعالیٰ نے پچاس صحیفے نازل فرمائے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر دو سو تیس سال ہونے کے بعد آپ عالم وجود میں تشریف لائے۔ آپ کو اپنے والد ماجد کے پاس دفن کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بعلبک کے مضافات قریہ سرعین میں مدفون ہوئے۔ واللہ اعلم ۱۲

انوش

یہ اپنے والد ماجد کے وصی اور مسند نشین خلافت وصاحب تدابیر وسیاستہ ملکیہ تھے۔ سب سے پہلے آپ ہی موجد فن کتابت وحساب وتجویزہ ماہ وسال اور کلمات حکمیہ کے رائج اور نخل بندی کے قواعد سکھلانیوالے تھے۔ نور نبوت آپ کی طرف منتقل ہوا توریت میں لکھا ہے کہ حضرت انوش اسوقت پیدا ہوئے جبکہ انکے والد ماجد کی عمر یکسو پانچ سال گذر چکی تھی اور آپنے نو سو چھیاسٹھ سال عمر پائی۔ واللہ اعلم ۱۲

قینان

آپ اپنے والد ماجد کے وصی و جانشین تھے۔ آپ بہت ہی صالح و متقی مرد تھے۔ آپنے والد ماجد کی اولاد کو مجمع کرکے ایک عظیم الشان لشکر کی ترتیب دی اور اسکی کمان اپنے ہاتھ میں لیکر سرکش جنوں کے عظیم الشان گروہ کے ساتھ محاربہ کیا اور انکو شکست فاش دیکر اپنی اور اپنے والد کی جان کو ان شریروں کی سازشوں سے نجات دی۔ نور نبوت آپ کی طرف منتقل ہوا۔ آپکی عمر سات سو بیس سال تھی ✦

مہلائیل

آپ اپنے والد قینان علیہ السلام کے وصی تھے آپنے اپنی قوم میں کلمۂ حق کی تبلیغ کا کام شروع کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت پر عمل پیرا رہے - اور آپکی طرف نور نبوت منتقل ہوا - آپکے زمانہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے جبل المقدس کو اپنا مسکن قرار دیا اور لہو و لعب میں مشغول ہوئے - اور قابیل کی لڑکیوں سے خطبہ کرنے لگے - اس کے بعد زنا میں مل جل گئیں اور لوگوں میں رسومات بد کا ظہور ہوا - آپنے زمین کی آبادی کیلئے لوگوں کو پانچ گروہوں پر منقسم کر دیا - چار گروہوں کو چار ہواؤں شمال جنوب صبا دبور کے منبع کی طرف روانہ کر دیا - اور حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد کیلئے سب سے اچھی اور بارونق و سرسبز زمین کو مخصوص کیا - اور یہ پانچواں گروہ وہاں جاکر آباد ہوا - ابن کلبی نے کہا ہے کہ ہر ایک ہوا کی حد مخصوص ہے جو کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتی - ان چار ہواؤں کے حدود کو الجواہر والیواقیت فی معرفۃ القبلہ والمواقیت میں تفصیل کیساتھ ذکر کیا گیا ہے - آپ کی عمر نو سو پینسٹھ ۹۶۵ سال تھی - واللہ اعلم ۱۲

الیارد

حضرت مہلائیل علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ مسند آرائے رسالت ہوئے - آپ حد درجہ کے متقی پرہیزگار تھے - نور نبوت کا ظہور آپکی پیشانی میں ہوا - ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر آپ کے زمانہ میں تھے جو کہ صالحین میں سے گذرے ہیں - ان سب کا ایک ہی ماہ میں انتقال ہوا - جو کہ ان کے خویش و اقارب کیلئے حد درجہ کے افسوس و حرمان کا باعث تھا - بنی قابیل میں ایک شخص نے انسے کہا اگر مجھے اجازت ہو تو مرحومین کی شکل پر پانچ بت ایسے تراشوں جنمیں فقط کسر روح کی ہو - ان سب نے منفقہ طور پر اس شخص کو اجازت دی اس (مصور) نے پانچ پتلے نہایت خوبصورت بنا کر انکی کسی خاص جگہ میں کھڑے کر دئے - انکی قوم میں ان پتلوں کی کچھ عزت ہونے لگی - یہانتک کہ یہ دور ختم ہوا - دوسرے دور میں کچھ زیادہ عزت کے ساتھ یہ پتلے دیکھے جانے لگے - اس دور کے انقضاء کے بعد تیسرے دور میں تو عام لوگ یہی کہنے لگے یہ پتلے ہمارے آبا و اجداد کیلئے باعث شفاعت کا ہونگے اسی لئے تو انہیں یہاں تعظیماً کھڑا کر گئے - ان لوگوں نے ان بتوں کی پرستش شروع کر دی یہیں سے بت پرستی کی ابتدا شروع ہوئی - اس کے بعد ہر قرن میں بڑھتی چڑھتی گئی - یہانتک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا آپ صبح و شام ان کی ہدایت میں مصروف ہوگئے - مگر ان لوگوں کی گمراہی و تمرد میں کچھ فرق نہ ہوا - آخر بحکم خداوندی آپ نے کشتی تیار کی اور اسپر سوار ہوگئے طوفان نے ان بتوں کو جدہ کے پاس جا پھینکا - جب پانی اترا تو ہوا نے ان پر مٹی کے پشتے چڑھا دیئے - ایک بڑا زمانہ گذر جانے بعد عمرو ابن لحی نے ان کو پھر نکالا اور عربوں میں انکی پرستش کا رواج دیا - اس کی پوری تفصیل التوضیح والتبیین لمسائل العقد الثمین میں کی ہے ۱۲

اخنوخ

آپ ہی کو ادریس علیہ السلام کہتے ہیں - آپ کا قد لمبا جسم بھاری سینہ فراخ آپ کے جسم مبارک پر بال بہت ہی کم اور سر کے بال گنجان تھے - آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا آپ کے جسم پر سفید داغ بغیر مرض برص کے تھے - آپکی آواز دھیمی و پست تھی - چلنے میں چھلانگ کی مقدار کم تھی - ابن قطیبہ وغیرہ مصنفین نے آپ کے متعلق ایسا ہی نقل کیا ہے - آپ مسند آرائے نبوت و شاہنشاہیت تھے - آپکو ہرمس کے نام سے پکارا جاتا تھا جو کہ ہرامسہ سے مشتق بمعنے شبر سیاہ - نور نبوت آپ کی جانب منتقل ہوا - ایزد تعالے نے آپ پر تیس صحائف نازل فرمائے - حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ پر چار دفعہ نزول فرمایا - انس الجلیل میں ایسا ہی مذکور ہے - چونکہ حضور کتب اسلام کا درس دیا کرتے تھے اسلئے ادریس کے لقب سے ملقب ہوئے - آپ ہی سب سے پہلے فن حکمت و علم نجوم و ریاضیات و طبعیات اور فن الہی و علم اسرار الافلاک کے مخترع ہیں - آپ کو مثلث (تین خوبیوں والا) کے لقب سے پکارا جاتا تھا - کیونکہ آپ جامع نبوت و ریاست و حکمت تھے - سب سے پہلے آپ ہی نے قلم سے لکھا - اور جہاد فی سبیل اللہ میں آپ ہی نے قدم اٹھایا اولاد آدم علیہ السلام کو شریعت غرا کی مخالفت سے روکا - سب سے پہلے حضور نے ہی شہروں کے بنا کرنے اور درس گاہیں کھولنے کی رسم ڈالی - اور ان کے لئے سیاسی قواعد و شہری تدابیر ایجاد فرمائی - ہر ایک گروہ نے اپنی اپنی زمینوں میں شہروں کی بنیاد رکھی - انکے بعد میں ایک سو اسی ۱۸۰ شہر آباد ہوئے جب حضور کی عمر تین سو پچاس تک پہنچی تو اللہ تعالٰی نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا - دیکھئے آسمان پر آپ کے اٹھائے جانے کا پورا قصہ کتب تفسیر و تاریخ میں مذکور ہے یہاں اسکے بیان کی حاجت نہیں واللہ اعلم ۱۲

متوشلخ

آپ کو حضرت ادریس علیہ السلام نے آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے خلیفہ بحکم خداوند مقرر فرمایا - سب سے پہلے حضور ہی نے گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کیا - آپ کی عمر نو سو بیاسی ۹۸۲ سال تھی - ایلول شہر میں آپ کا انتقال ہوا ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام

سام — حام — یافث — لمک

حام

قوط — کوش — کنعان — مصر

تھے کہاگیا ہے کہ یہ بنی حویلا بن کوش بن حام کی طرف منسوب ہیں۔ حام نہایت خوبصورت جوان اور چمکیلے چہرے والا تھا۔ باپ (حضرت نوحؑ) کی دعاے خدا نے انکا اور انکی تمام اولاد کا رنگ سیاہ کر دیا اور حبشیلیہ ان کی اولاد کو سام کی اولاد کا غلام و محکوم گردانا ۔ اور ... ۱۲

آپ تمام قبائل حبش کے باپ ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے سب چھوٹے

آپکو لامک بھی کہتے ہیں۔ آپ متقی و پرہیزگار تھے آپکے عہد میں قابیل کی اولاد سے ہنر کی کثرت ہوگئی۔ آپ اٹھ سو سال زندہ رہے۔ واللہ اعلم ۱۲

مصرؒ یا مصرایم کنعانؒ کوشؒ قوطؒ اس سے زائد ہونے کی روایت ہے۔ بری نے اسحاق سے روایت کی ہے کہ حبشہ (حبش کے باشندے) کوش ابن حام کی اولاد میں سے اور اہل نوبہ و اہل زنگ اور سیاہی زفاوہ کنعان ابن حام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ابن سعید نے حبشہ کو بنی حبش سے اور نوبہ کو بنی لوبہ یا بنی نوبی سے اور زنگ کو بنی زنج سے ذکر کیا ہے۔ اس سے انکی نسب کو حام تک نہیں پہنچایا۔ ممکن ہے کہ بنی حام کے عقب میں سے کسی کی طرف منسوب ہوں۔ اہل ہند دار ابن زعما ابن کوش بن حام و اہل سندھ بنی شبا بن زعما بن کوش بن حام کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ اسرائیلیات میں مذکور ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ قبطی قوط ابن حام اور کنعانی جن میں سے جبابرہ شام تھے کنعان ابن حام کی طرف منسوب ہیں۔ ایک روایت ہے کہ سلیم کی اولاد میں سے ہیں۔ عرب العاربہ میں جا کر ہم اس کا ذکر کریں گے نزدیکجو کہ قدیم زمانہ میں اہل برقہ کے نام سے پکارے جاتے

سام

حضرت نوح علیہ السلام کا ... فرزند تھا۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے ذکر کیا ہے ... ابن سعد ... طوفان میں ... اور ابن عساکر نے ... حضرت سام نے ... واللہ اعلم ۱۲

یافث

یہ حضرت نوح علیہ السلام کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ اسکی اولاد سے ترک وغیرہ ہیں جو کہ ہم ذکر کریں گے ۱۲

کومر

ترک

ترک بن کومر بن یافث

اور ایک روایت میں بنی طیراش بن یافث کی اولاد میں سے ہیں۔ ابن سعید نے ترکوں کی نسبت ترک ابن عامر بن فشوبیل بن یافث کی طرف کی ہے۔ قنچاق بھی ترکوں کی نسل سے ہیں اور وہ (قنچاق) یہ ہیں۔ فخشاخ وغز جنکو تتر (تاتاری) یا ططر (طا کے ساتھ) وخزلجیہ وخوز اور یہ وہ ہیں جن میں سے خاندان سلجوقیہ۔ ہلاطلہ کے سلاطین تھے اور وہ صغد و غور و علیان ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لان و شرکش وازکش و روس یہ تمام ترکوں کی جنس میں سے ہیں۔ اور ان کا شجرہ نسب انہیں کے ساتھ ملتا ہے ۱۲

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ رقیق اور سر مبارک قدرے طویل آنکھیں بڑی بڑی۔ بازو مضبوط اور رانیں گوشت سے پُر اور ناف ابھری ہوئی تھی آپکی ڈاڑھی لامبی اور قد دراز و قوی تھا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد خدا نے آپکو ہی خلعت نبوت سے مزین فرما کر مبعوث کیا۔ سب سے پہلے لوگوں میں کفر سے ڈرانے کا وعظ حضور نے ہی فرمایا۔ آپ اولوالعظم انبیاء میں سے تھے۔ سب سے پہلے آپکی شریعت ہی حضرت آدمؑ کی شریعت کی ناسخ ہوئی۔ حضرت ادریسؑ حضرت آدمؑ کی شریعت کے پیرو تھے۔ آپ ان انبیاء میں سے پہلے نبی ہیں۔ جنکی امت بوجہ دعوت کے نماننے کے تباہ و برباد کردی گئی۔ آپکے کشتی بنانے اور قوم کے غرق ہونے کا قصہ مشہور و معروف ہے۔ یہاں اسکے بیان کی حاجت نہیں سب سے پہلے حضور نے ہی نمازوں کے وقت مقرر فرمائے۔ وہب نے ذکر کیا کہ آپ کی عمر ہزار سال تھی۔ کیونکہ جب آپکو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ تو اسوقت عمر پچاس سال تھی۔ اور زمانہ نبوت نو سو پچاس ۹۵۰ سال تھا۔ شداد نے کہا ہے کہ حضور کی عمر ایک ہزار چار سو اسی ۱۴۸۰ سال تھی۔ آپکی جائے قبر میں اختلاف و مختلف اقوال ہیں۔ ایک روایت میں ہے آپ مسجد کوفہ میں مدفون ہوئے۔ اور دوسری میں ہے کہ جبل الاحمر میں اور کہا گیا ہے کہ لبنان کے دامن شہر کرک میں دفن کیے گئے۔ اس بات میں سب علماء کا اتفاق ہے کہ طوفان کے بعد تمام لوگ آپ کی پشت سے پیدا ہوئے ۱۲

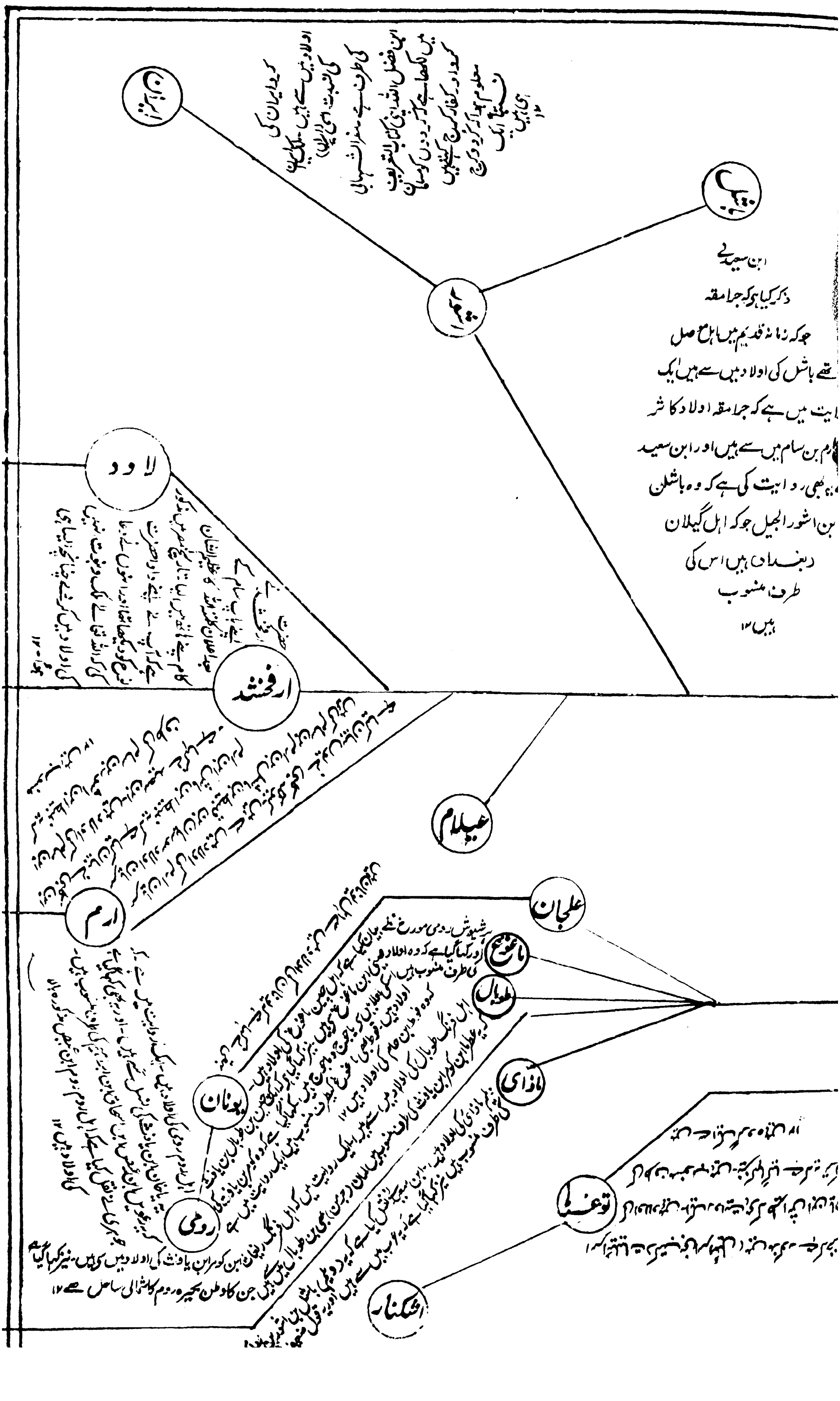
لاود
ارفخشد
عیلام
ارم
علجان
ماجوج
طوبال
ماذای
یونان
رومی
توغرما
اشکناز
ابن سعید نے
ذکر کیا ہے کہ جرامقہ
باشل کی اولاد میں سے ہیں
بن اشور الجبل جو کہ اہل گیلان
بغداد میں ہیں اس کی
طرف منسوب
ہیں ۱۲
جن کا وطن بحیرہ روم کا شمالی ساحل ہے ۱۲

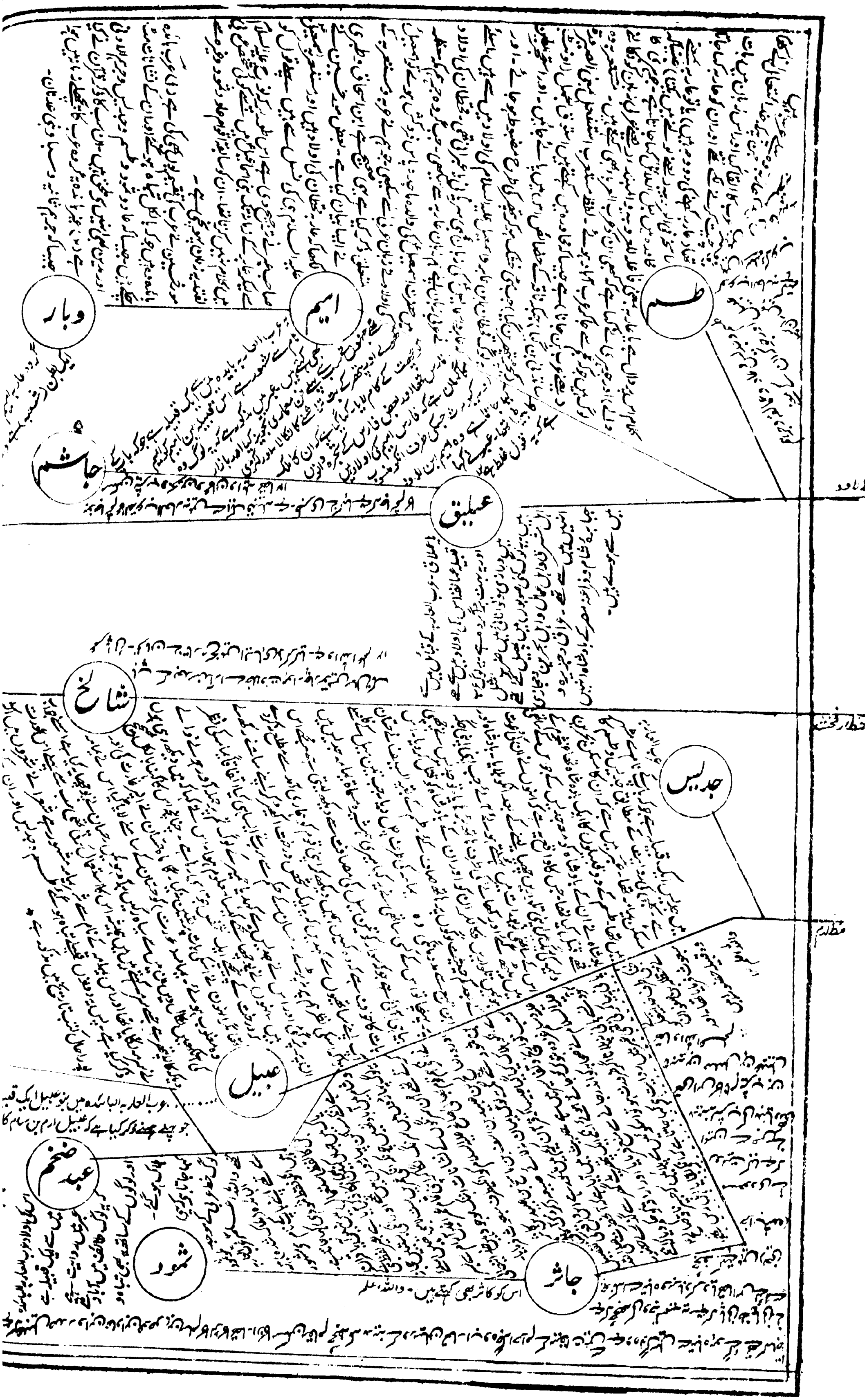
طسم
ایم
وبار
جاشم
عملیق
شالخ
جدیس
عبیل
عرب العاربہ البائدہ میں بنو عبیل ایک قبیلہ
جو ہے جسے ذکر کیا ہے کہ عبیل ارم بن سام کا
عبد ضخم
ثمود
جاثر
اس کو کاثر بھی کہتے ہیں - واللہ اعلم

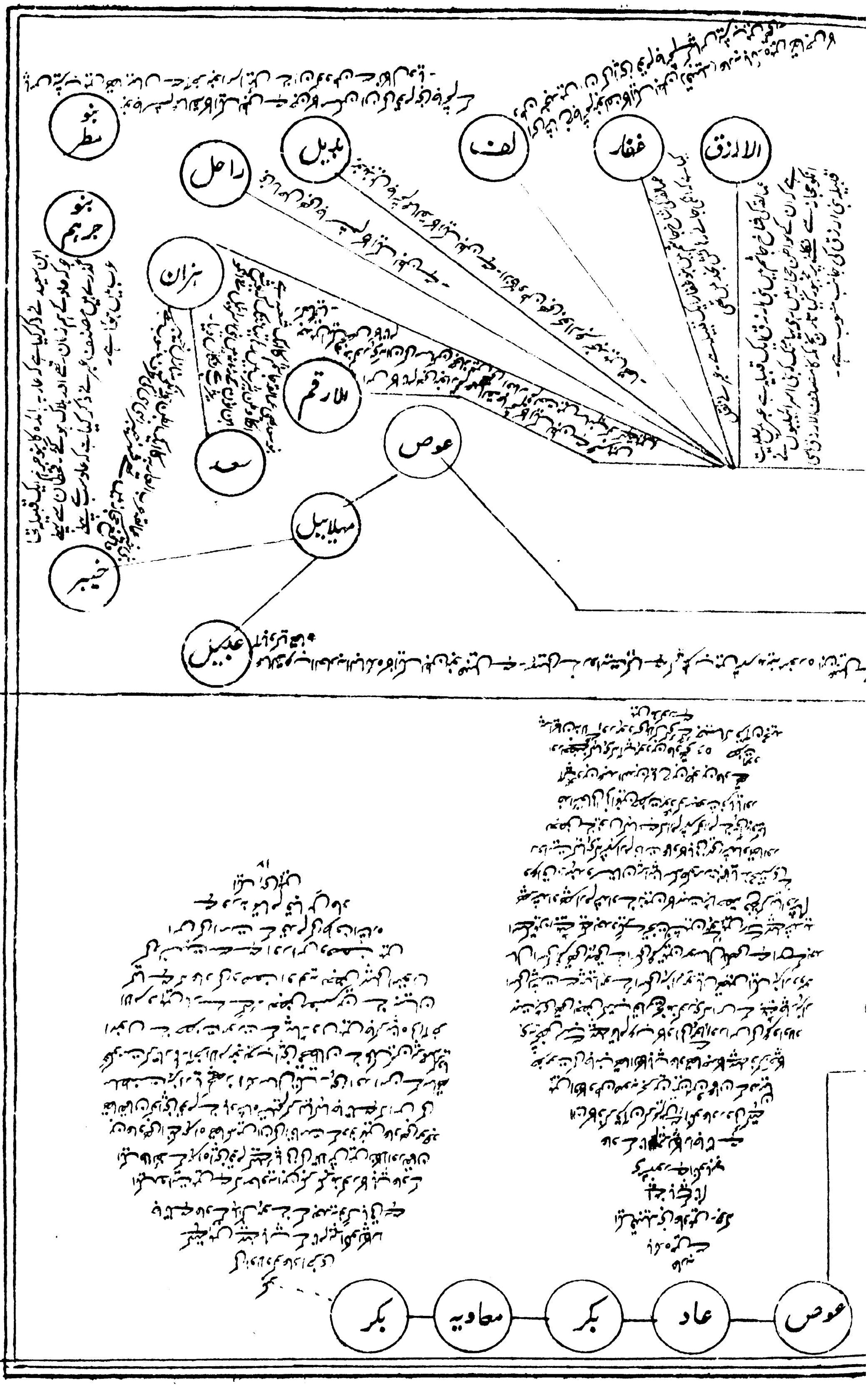
بنو مطر
بنو جرہم
راحل
بلبیل
لف
غفار
الازرق
ہزان
الارقم
سعد
عوص
مہلابیل
خیبر
عبیل
عوص
عاد
بکر
معاویہ
بکر

[illegible]

ارغو — فالغ — عابر

زرقانی نے آپ کا نام عیبر کی طرح لکھا ہے یہ نبی اللہ ہود علیہ السلام ہیں۔ کرمانی نے اپنی کتاب تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ کی صورت آدم علیہ السلام کی مشابہ تھی رنگ گندم گون بال گنجان چہرہ خوبصورت تھا آپ تجارت کا کام کیا کرتے تھے آپ اپنی قوم کے شرفا میں سے تھے آپ نے ایک سو چونسٹھ برس عمر بسر کی آپ کی قبر حضر موت میں ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ جامعہ دمشق میں ہی مدفون ہیں قبیلۂ عدنان و قحطان اسی عابر کی نسب میں ہیں جیسا کہ قضاعی نے کہا ہے طبری نے کہا ہے کہ عبرانی اس کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible]

یعرب

السلف

بنو سلف بنی قحطان کا ایک بطن ہے۔ انہیں بنی ستفان بھی کہا جاتا ہے۔ سلف اصل میں [illegible] اس قبیلہ کا نام [illegible] اس کی جمع ہے اور سلفان [illegible] کہتے ہیں [illegible]

جرہم

بنو لحیان

قحطان

حضر موت

[illegible]

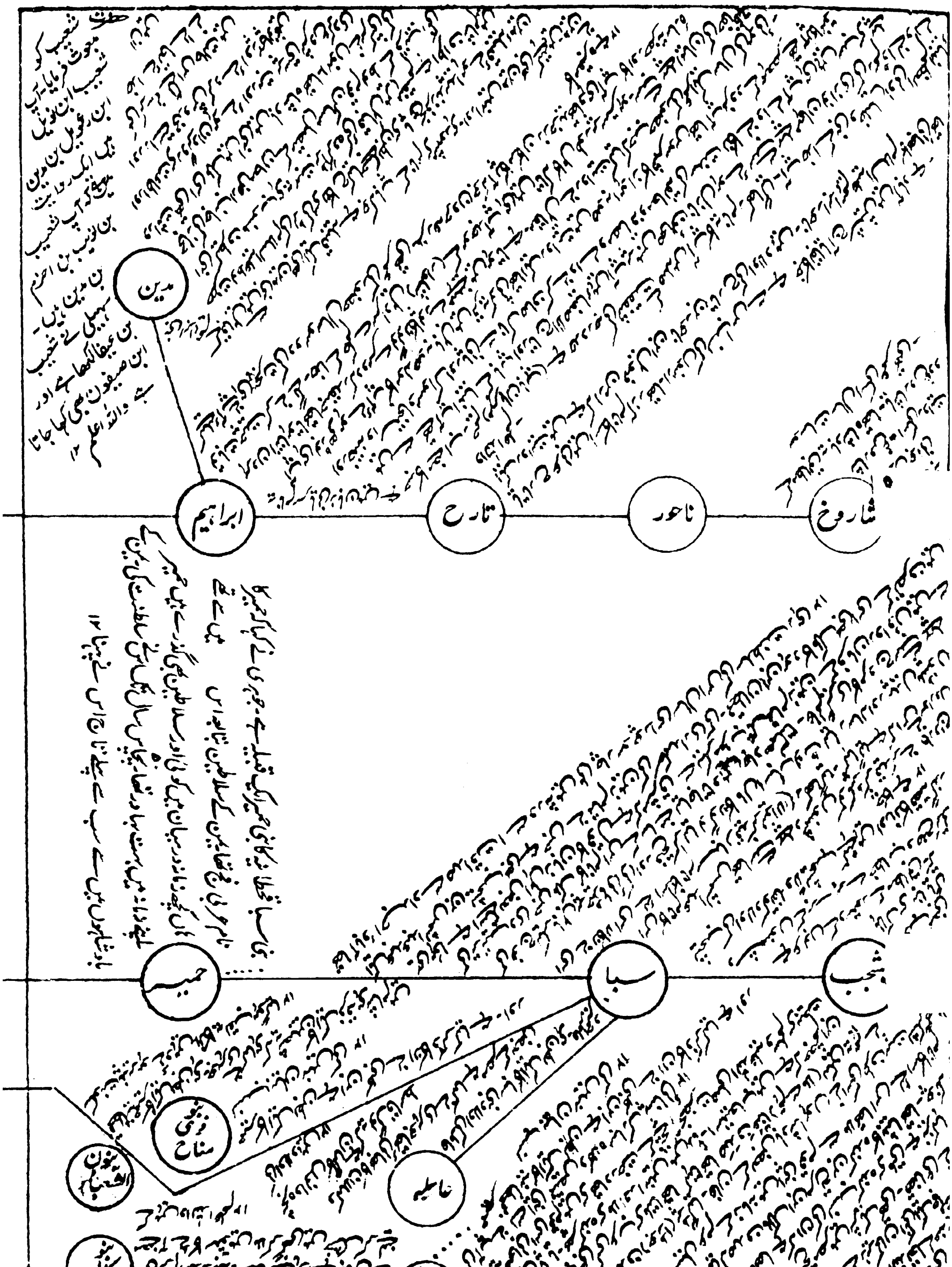

حضرت شعیب کو مبعوث فرمایا۔ آپ شعیب ابن نویل ابن رعویل بن مدین تک ایک روایت میں ہے کہ آپ شعیب بن نویب بن احزم بن مدین ہیں۔ سہیلی نے شعیب بن عیفا لکھا ہے اور ابن صیفون بھی کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲
مدین
ابراہیم
تارح
ناحور
شاروخ
حمیر
سبا
یشجب
ذی نجی ستاح
عاملہ
بنو الشہابہ
بنو بکال
بنو جمیم
بنو عشہ
بنو ذی تحلان
بنو ہیل
بنو الافروع
مالک
زید
اسلم
الصدف

عابر

فالغ

ارغو

[illegible]

رازی نے آپ کا نام عیبر کی طرح لکھا ہے یہ نبی اللہ ہود علیہ السلام ہیں۔ قرمانی نے اپنی کتاب تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ کی صورت آدم علیہ السلام کی مشابہ تھی رنگ گندم گون بال گنجان چہرہ خوبصورت تھا آپ تجارت کا کام کیا کرتے تھے آپ اپنی قوم کے شرفا میں سے تھے آپ نے ایک سو چونسٹھ برس عمر بسر کی آپ کی قبر حضرموت میں ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ جامعہ دمشق میں ہی مدفون ہیں قبیلۂ عدنان و قحطان اسی عابر کی نسب میں ہیں جیسا کہ قضاعی نے کہا ہے لے عابرالقی معد و نلقا طبری نے کہا ہے کہ عبرانی اس کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible]

یعرب

جرہم

السلف

بنو سلف بنی قحطان کا ایک بطن ہے۔ انہیں بنی سلفان بھی کہا جاتا ہے۔ سلف اصل میں جبل کو کہتے ہیں اور سلفان اسکی جمع ہے اس قبیلہ کا نام ... پاؤں کی سفید ... اولاد کو کہتے ہیں ... ذاتہ ... ہی نقل ہے۔

بنو لحیان

قحطان

حضرموت

[illegible]

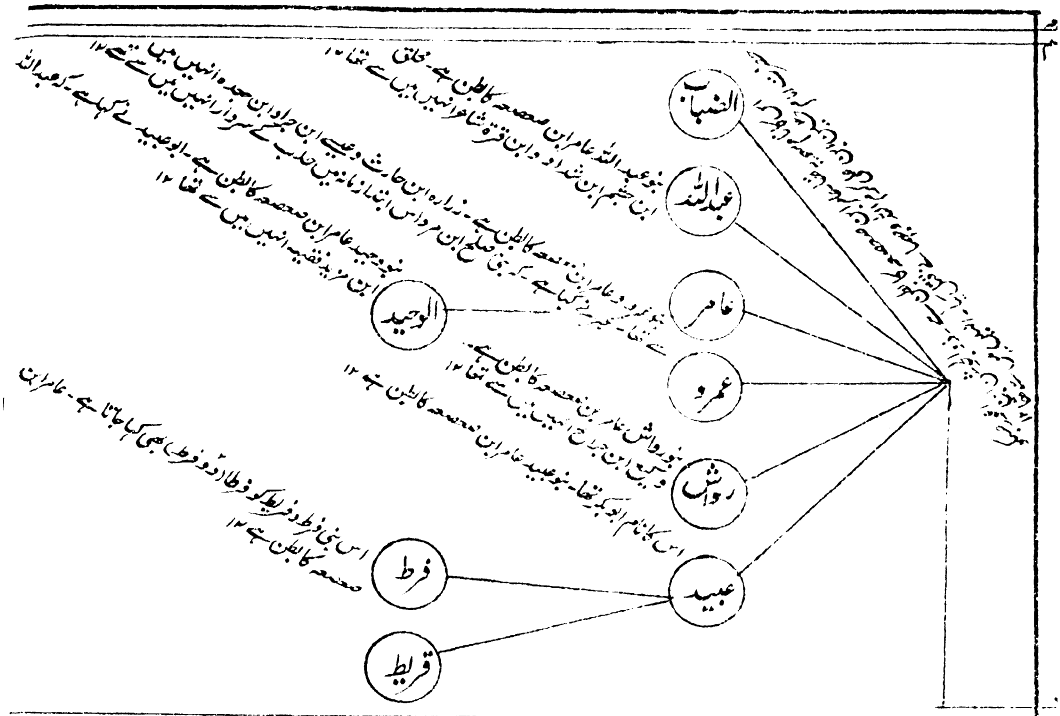

الضباب
عبداللہ
عامر
عمرو
رواش
عبید
الوحید
فرط
قریط
بنو عبداللہ عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے۔ خاتق ابن خشم ابن شداد و ابن قرۃ شاعر انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو عمرو و عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے۔ زرارہ ابن حارث و عبید ابن جابر
بنو الوحید عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے۔ ابو عبید ابن مرید بن قضیبہ انہیں میں سے تھا ۱۲
صعصعہ کا بطن ہے۔ انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو رواش عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے ۱۲
اس کا نام ابو بکر تھا۔ بنو عبید عامر ابن صعصعہ
اس بنی قرط و قریط کو قرطاء و قرط بھی کہا جاتا ہے۔ عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے ۱۲

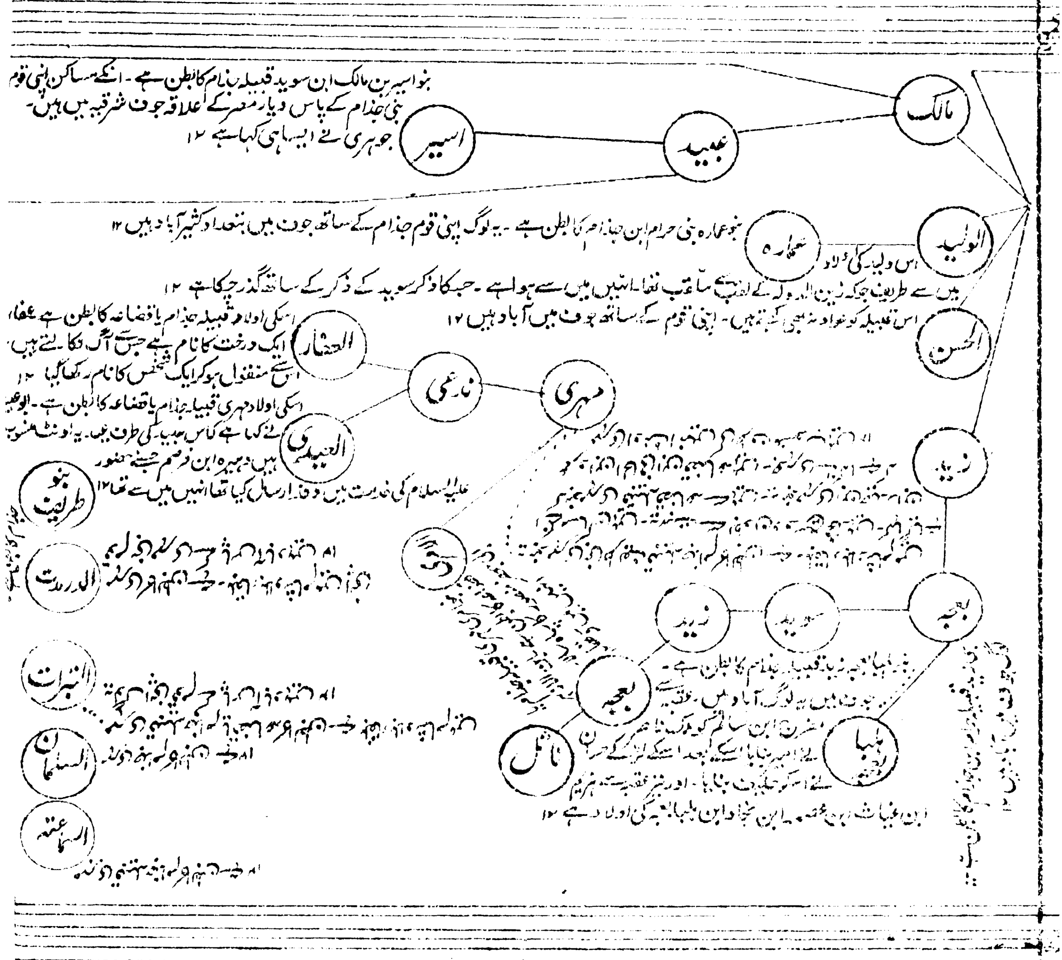

مالک
عبید
اسیر
الولید
عمارہ
الحسن
نزار
مہری
ناعمی
العشار
العبیدی
بعجہ
زید
سوید
بعجہ
ناثل
ہلیا
بنو طریف
الدردت
النبرات
السلمان
السماعنہ
بنو اسیر بن مالک ابن سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ انکے مساکن اپنی قوم بنی جذام کے پاس دیار مصر کے علاقہ جوف شرقیہ میں ہیں۔ جوہری نے ایسا ہی کہا ہے ۱۲
بنو عمارہ بنی حرام ابن جذام کا بطن ہے۔ یہ لوگ اپنی قوم جذام کے ساتھ جوف میں بتعداد کثیر آباد ہیں ۱۲
اس ولید کی اولاد میں سے طریف جو کہ زین الدولہ کے لقب سے ملقب تھا انہیں میں سے ہوا ہے۔ جسکا ذکر سوید کے ذکر کے ساتھ گذر چکا ہے ۱۲
اس قبیلہ کو عواد بھی کہتے ہیں۔ اپنی قوم کے ساتھ جوف میں آباد ہیں ۱۲
اسکی اولاد قبیلہ جذام یا قضاعہ کا بطن ہے۔ عشار ایک درخت کا نام ہے جس سے آگ نکالتے ہیں۔ اس سے منقول ہو کر ایک شخص کا نام رکھا گیا ۱۲
اسکی اولاد مہری قبیلہ جذام یا قضاعہ کا بطن ہے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ اس عبید کی طرف جو ... منسوب ہیں۔ دحیہ ابن فضم جنہیں حضور علیہ السلام کی خدمت میں وفد ارسال کیا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو ہلیا قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ جوف میں یہ لوگ آباد ہیں۔ ... ابن سالم ... بعد اسکے لڑکے ... نے اسکو ... بنایا۔ اور ... ابن عیاش ابن ... ابن ہلیا کی اولاد سے ہے ۱۲

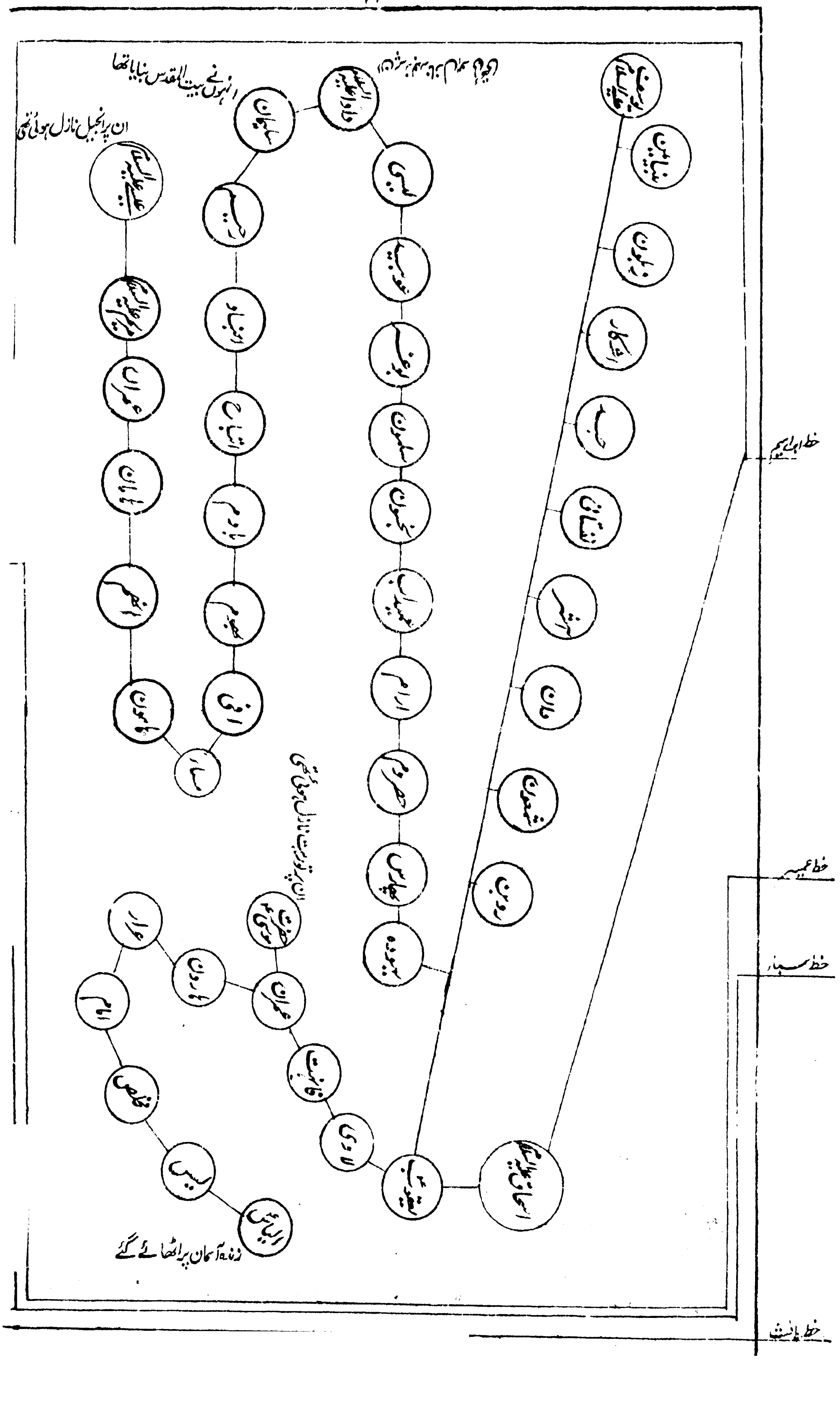
ان پر انجیل نازل ہوئی تھی
انہوں نے بیت المقدس بنایا تھا
زندہ آسمان پر اٹھائے گئے
خط ابراہیم

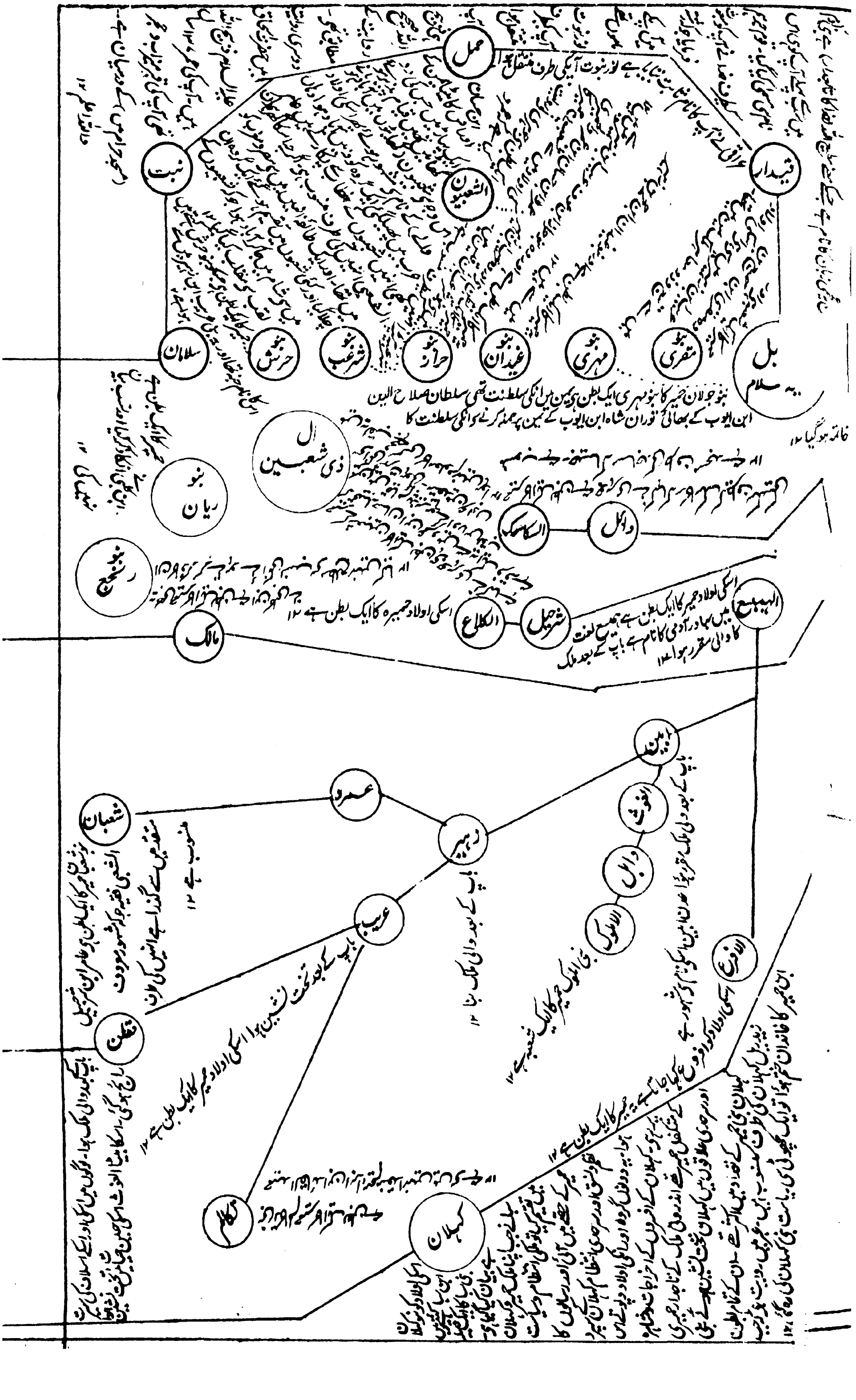
قیدار
حمل
نبت
الشعبین
بنو مہری
بنو غیدان
بنو حراز
بنو شرعب
بنو حرش
سلمان
بنو خولان حمیر کا بنو مہری ایک بطن ہے یمن میں انکی سلطنت تھی سلطان صلاح الدین ابن ایوب کے بھائی توران شاہ ابن ایوب نے یمن پر حملہ کرنے انکی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا ۱۲
ال ذی شعبین
بنو ریان
وائل
السکسک
الہمیسع
شرحبیل
الکلاع
اسکی اولاد حمیرہ کا ایک بطن ہے ۱۲
مالک
ایمن
الغوث
وائل
الاملوک
الاوزع
زہیر
عمرو
شعبان
عریب
قطن
باپ کے بعد والی ملک بنا ۱۲
باپ کے بعد تخت نشین ہوا اسکی اولاد حمیر کا ایک بطن ہے ۱۲
کہلان

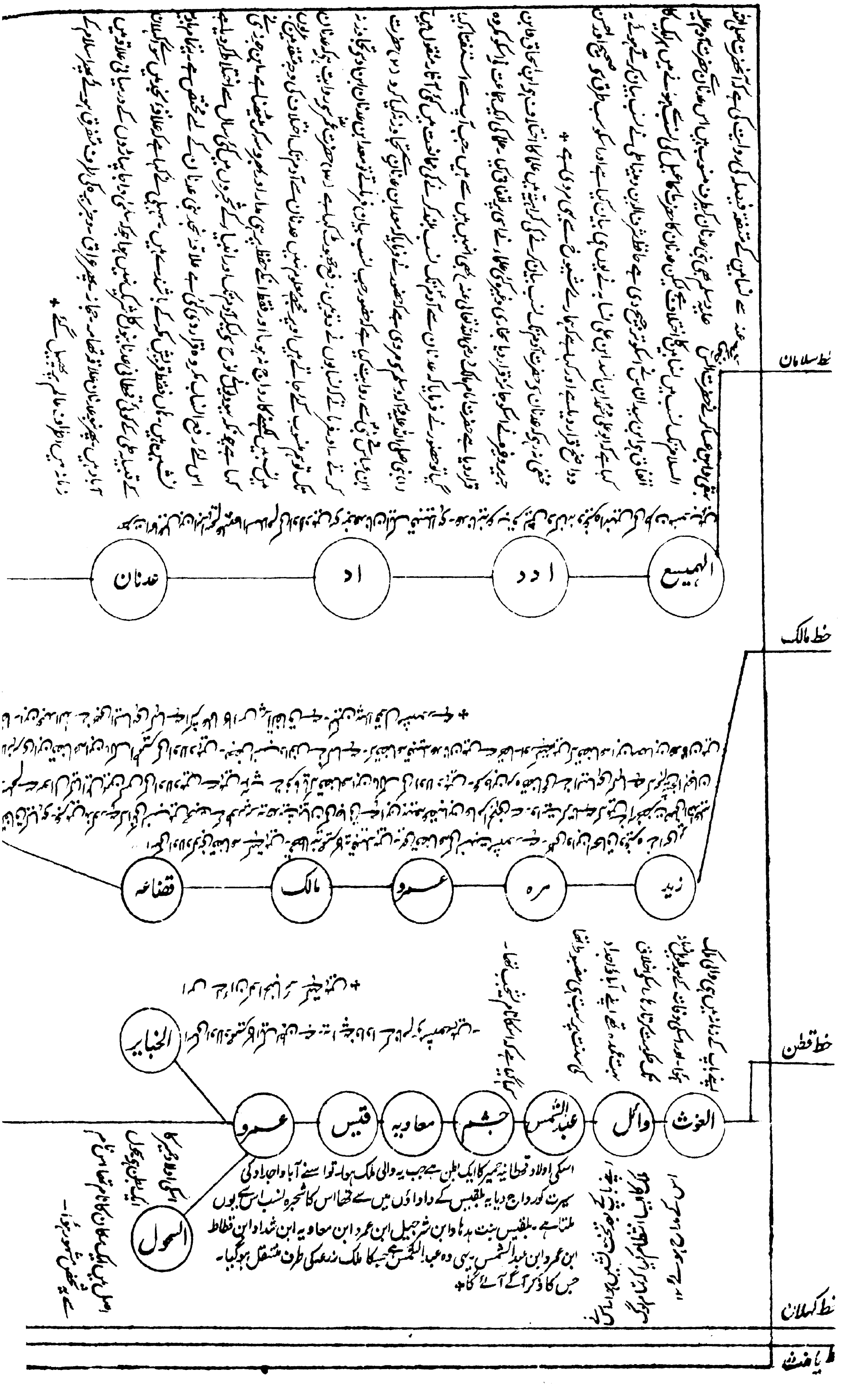
خط سلامان
الہمیسع
ادد
اد
عدنان
خط مالک
زید
مرہ
عمرو
مالک
قضاعہ
خط قحطان
الغوث
وائل
عبد الشمس
جشم
معاویہ
قیس
عمرو
الخبایر
السحول
اسکی اولاد قحطانیہ حمیر کا ایک بطن ہے جب یہ والی ملک ہوا تو اسنے آبا و اجداد کی
سیرت کو رواج دیا یہ بلقیس کے داداؤں میں سے تھا اس کا شجرہ نسب اس طرح یوں
ملتا ہے ۔ بلقیس بنت ہدہاد ابن شرجیل ابن عمرو ابن معاویہ ابن شداد ابن قطاط
ابن عمرو ابن عبد الشمس ۔ یہی وہ عبد الشمس ہے جسکا ملک زرعہ کی طرف منتقل ہو گیا ۔
جس کا ذکر آگے آئے گا ۔
خط کہلان

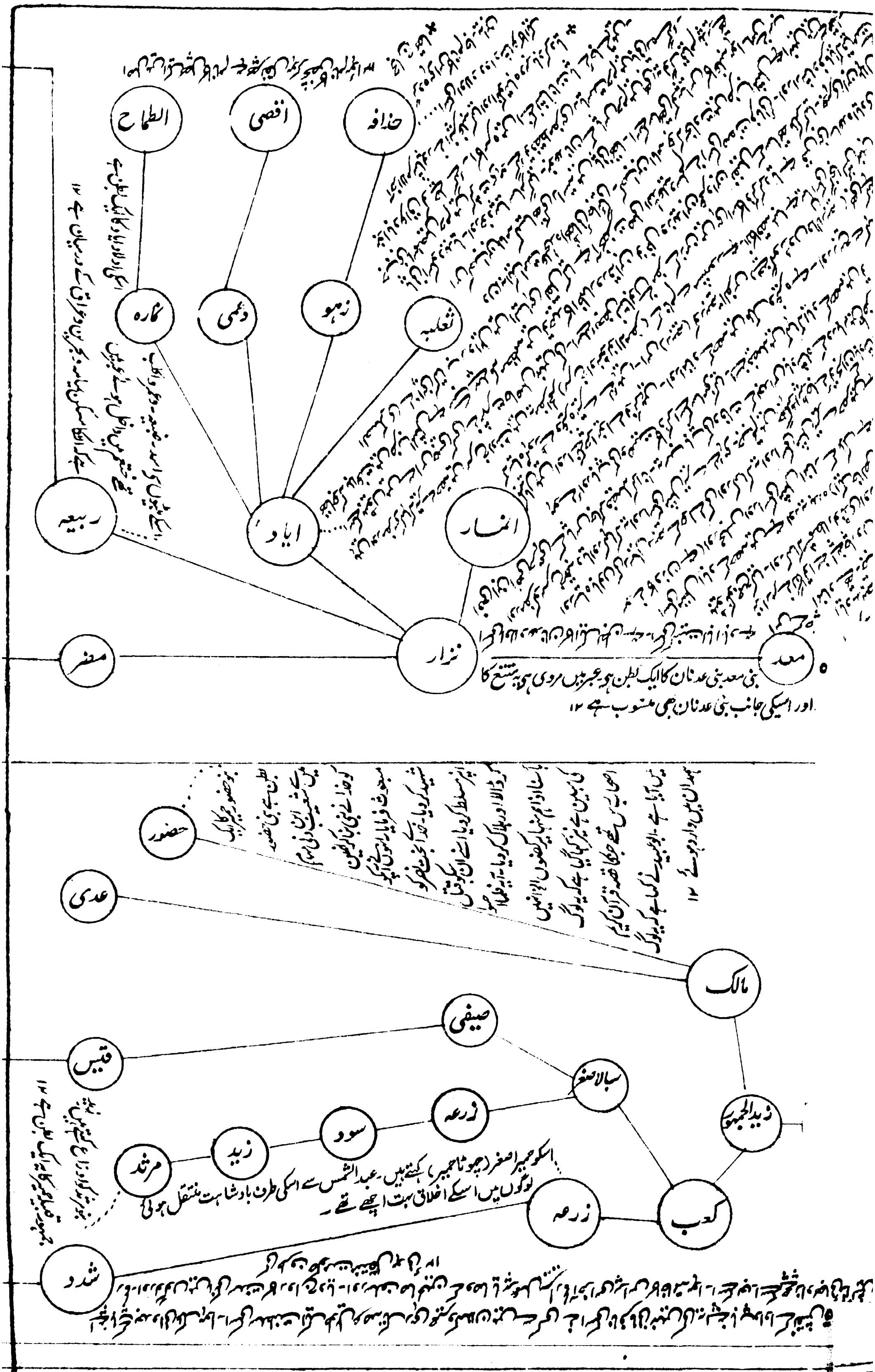
الطماح
افصی
حذافه
کاره
دعمی
زهو
ثعلبه
ربیعه
ایاد
انمار
مضر
نزار
معد
بنی معد بنی عدنان کا ایک بطن ہے عرب میں مروی ہے متنع کا
اور اسکی جانب بنی عدنان بھی منسوب ہے ١٢
حضور
عدی
مالک
صیفی
قیس
سبا الاصغر
زید الجمهور
ذرعه
سود
زید
مرثد
کعب
زرعه
شدد
اسکو حمیر اصغر (چھوٹا حمیر) کہتے ہیں۔ عبد الشمس سے اسکی طرف بادشاہت منتقل ہوئی
لوگوں میں اسکے اخلاق بہت اچھے تھے۔

ربیعہ

الناس — اس کا نام عیلان تھا۔

[illegible]

الیاس

مضر

قضاعہ

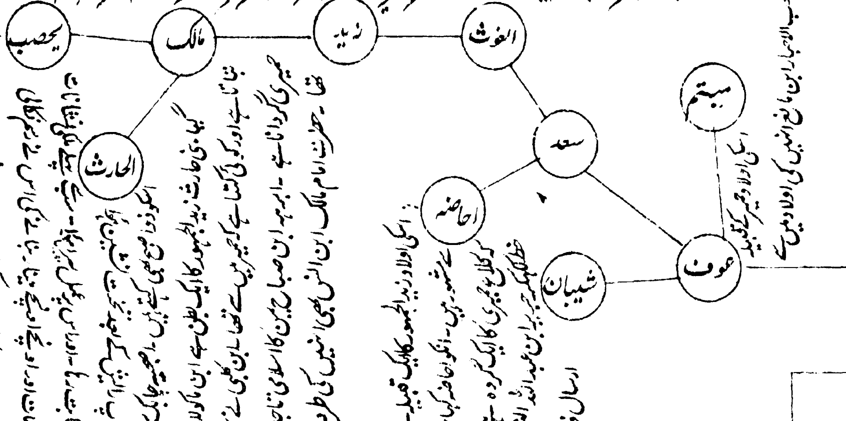

اسکی اولاد ... کی اولاد میں سے

اسکی اولاد زید الجمہور کا ایک قبیلہ ہے ... داود ... ساتھ ... رسال ... تھا +

بنی ذی حارث زید الجمہور کا ایک بطن ہے ... الاصبح ... بن ذی الاصبح میں سے ... حضرت امام مالک ابن انس بھی انہیں کی طرف منسوب ہیں +

[illegible]

عدی

قنیب

ابرہہ

الحارث سب سے پہلے اپنے رفقا کو زر اس نے پہنائی۔ کہا گیا ہے کہ ارض یمن کے جنگلات اور پہاڑی علاقہ اور تمام وادیں اس نے قبائل میں تقسیم کر دیں اور انکے آباد کرنے میں اس نے ان کی مدد کی۔ اور لوگوں کیلئے اس نے شاملات میں چھوڑیں تمام قبائل آسودہ حال ہو گئے۔ اور ہر ایک قبیلہ دوسرے سے مستغنی ہو گیا۔ چونکہ سب لوگ اس کی حکمت عملی سے خوش اور آسودہ حال ہو گئے تھے اس لئے اس (حارث) کو رائش (آسودہ کرنے والا) کے نام سے مدعو کرنے لگے۔ ۱۲۵ سال اس نے سلطنت کی واللہ اعلم ۱۲

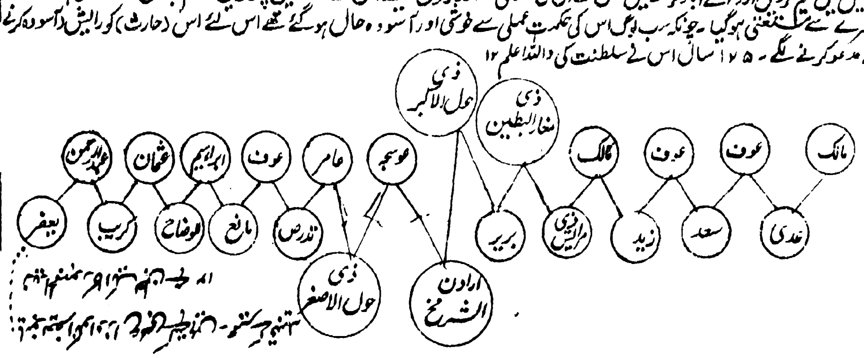

[illegible]

شدو

کہلان

بنو طابخہ خندف قبیلہ مضر عدانیہ کا ایک بطن ہے۔ اور طابخہ کا نام عمرو تھا طابخہ اسوا سطے کہتے ہیں کہ یہ اور اسکا بھائی عامر اونٹ چرا رہے تھے۔ انہون نے ایک شکار کیا اور اسے بھوننے لگے۔ ناگاہ انکے اونٹوں میں کسی آفت کے باعث اضطراب ہوا۔ عامر نے اسے کہا کہ یا تو اونٹ سمہال یا شکار کا گوشت بھون اس نے گوشت بہوننا اختیار کیا۔ عامر اونٹ سمہال کر واپس لایا۔ جب شام کو باپ کے پاس گئے تو انہوں نے سب ماجرا بیان کیا اس نے عامر سے کہا تو اونٹ پانے والا ہے اور عمرو سے کہا کہ تو طابخہ (باورچی) ہے ۱۲

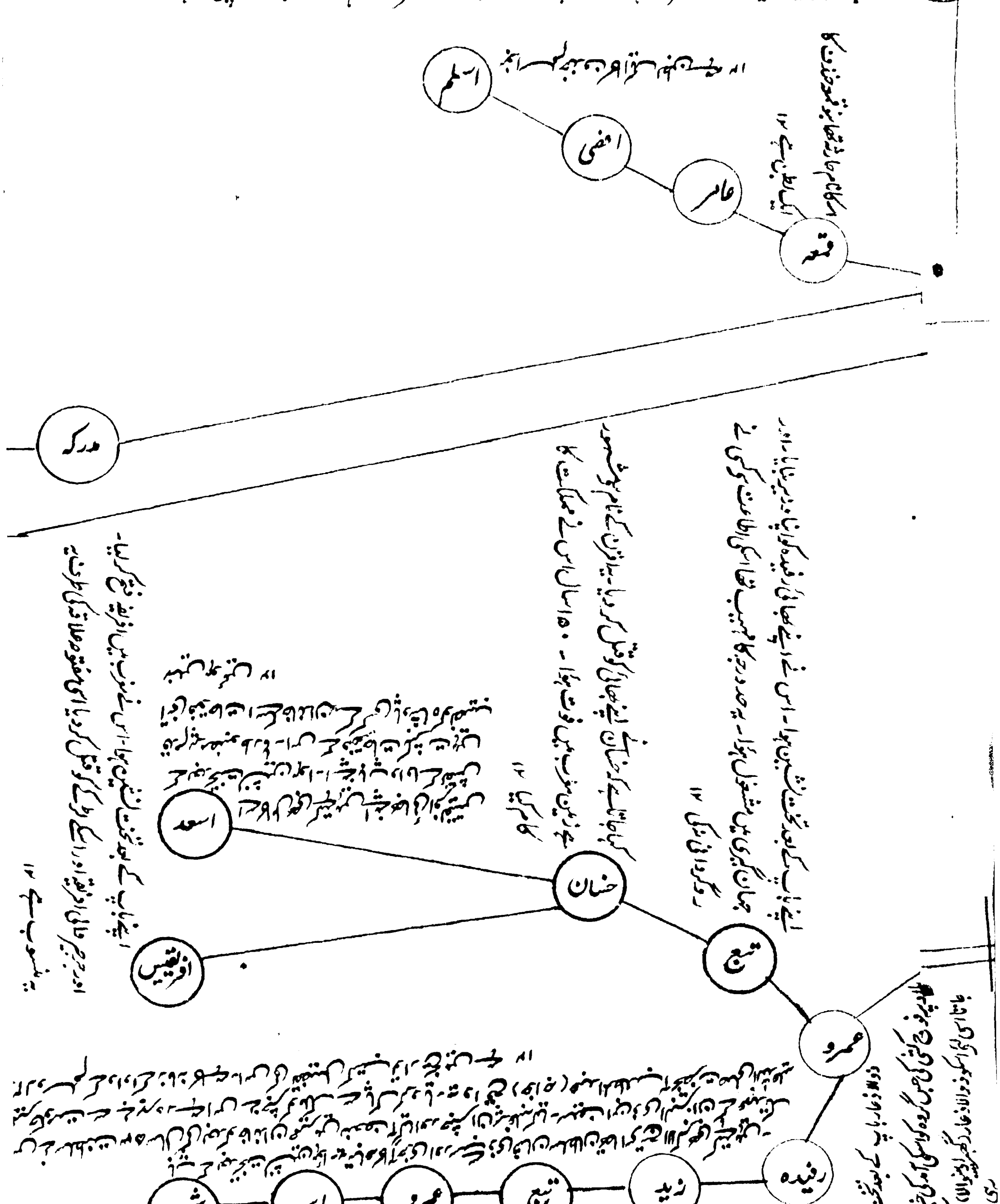

تبع کے بعد والی ملک ہوا۔ اور اپنے سلف کے نقش قدم پر چلا اسکی حکومت ۵۰ سال رہی ایک روایت میں ۵۳ سال تھی ۱۲

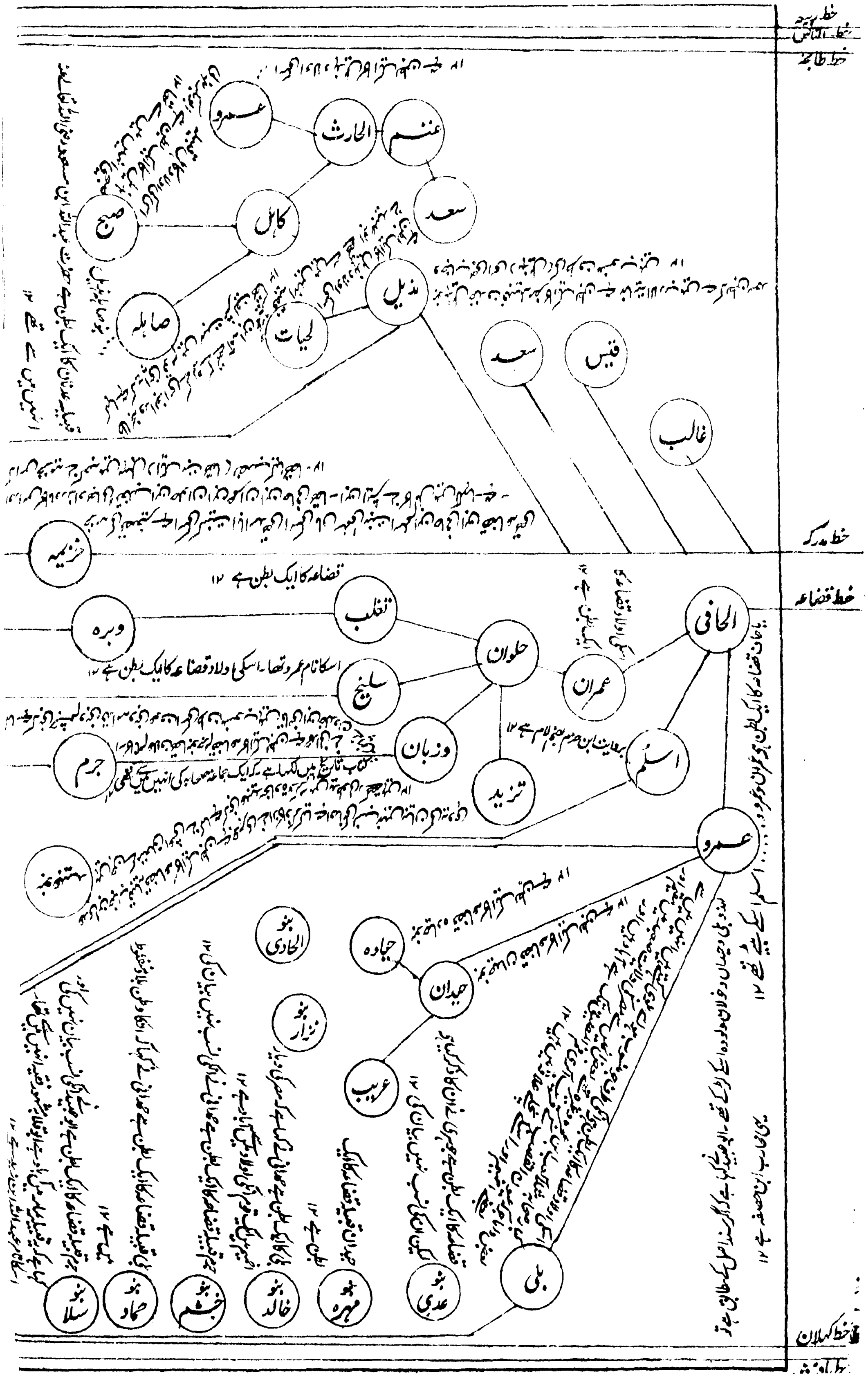
خط ربیعہ
خط طابخہ
عنثم
الحارث
عمرو
سعد
کاہل
صبح
صاہلہ
لحیات
ہذیل
قیس
سعد
غالب
خط مدرکہ
خزیمہ
خط قضاعہ
قضاعہ کا ایک بطن ہے ۱۲
تغلب
وبرہ
حلوان
الحافی
عمران
اسکا نام عمرو تھا ۔ اسکی اولاد قضاعہ کا ایک بطن ہے ۱۲
سلیخ
وزبان
تزید
اسلم
بروایت ابن حزم جذام ہے ۱۲
جرم
کتاب تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی انہیں میں تھی
عمرو
حیادہ
حیدان
عریب
بنو نزار
بلی
بنو عدی
بنو مہرہ
بنو خالد
خط کہلان

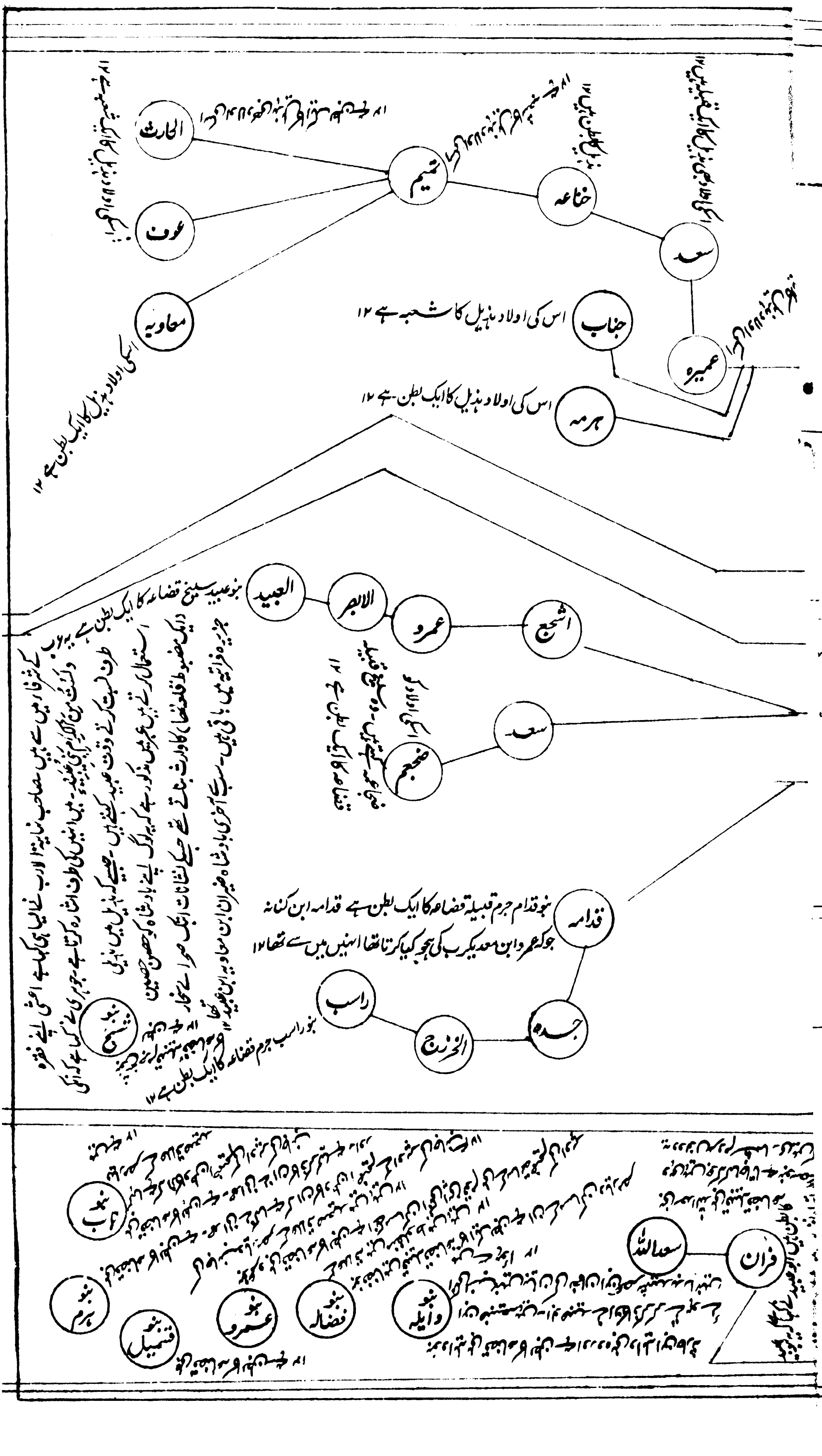

الحارث
عوف
معاویہ
تیم
خناعہ
سعد
جناب
اس کی اولاد ہذیل کا شعبہ ہے ۱۲
عمیرہ
ہرمہ
اس کی اولاد ہذیل کا ایک بطن ہے ۱۲
اسکی اولاد ہذیل کا ایک بطن ہے ۱۲
العبید
الابجر
عمرو
اشجع
سعد
قدامہ
بنو قدام جرم قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہے قدامہ ابن کنانہ
جوکہ عمرو ابن معدیکرب کی ہجو کیا کرتا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
جدہ
الخزرج
راسب
بنو راسب جرم قضاعہ کا ایک بطن ہے ۱۲
سعد اللہ
بنو وائلہ
بنو فضالہ
بنو عمرو
بنو ہرم

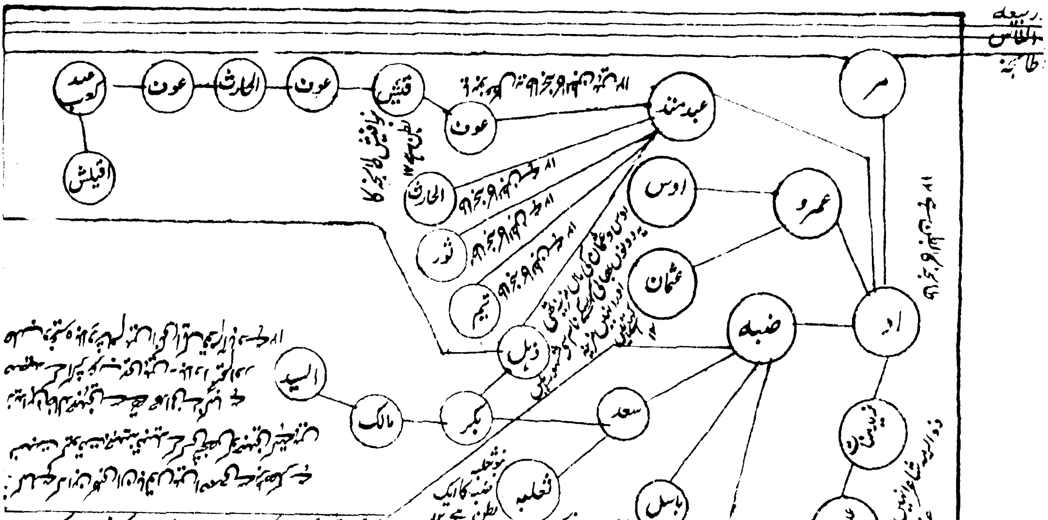

ابوعبیدہ نے کہا ہے۔ کہ باسل نے قبیلہ ضبہ کو اپنے باپ کے غصہ میں آکر چل دیا اور علاد دیلم میں جاکر انہیں سے ایک
دیلمیہ عورت کیساتھ نکاح کرلیا۔ کہا جاتا ہے واللہ اعلم کہ یہ قبیلہ دیلم کا باپ تھا۔ جسکی اولاد سے معز الدولہ و رکن الدولہ
اور انکے لڑکے خلفائے بنو عباسیہ کے زمانہ میں مسند بادشاہ تھے باسل کو لغت میں بہادر کو کہتے ہیں ۱۲
یہ سعد و سعید ضرب المثل مشہور ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ کیا سعد ہے یا سعید۔ ضبی صاحب الامثال انہیں کی طرف منسوب ہے۔ انکے ساکن
بنی غنم کے پڑوس نجد کے علاقہ تہامہ کے شمال حصہ میں تھے۔ اسلام کے زمانہ میں یہ لوگ عراق کے جزیرہ و فراتیہ کو چلے گئے۔ متنبی شاعر
وہاں انہوں نے قتل کر ڈالا ۱۲

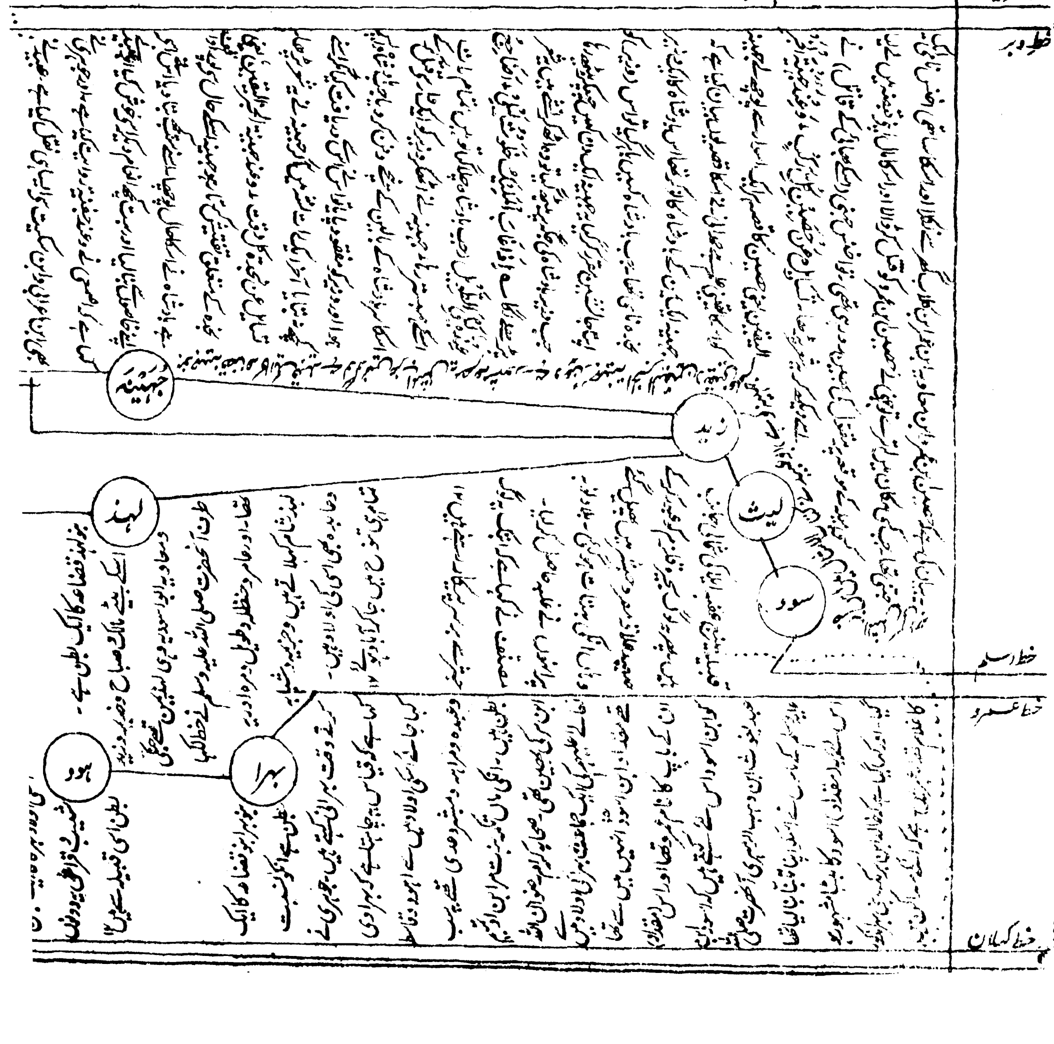

تمیم

العنبر

عمرو

بنو عمرو تمیم کا ایک بطن ہے انہیں بنو عنبر بھی کہتے ہیں جوہری نے کہا ہے کہ ان لوگوں کا گمان ہے کہ ان کے گھر ... کے ساتھ چھپا ... ہیں۔ یہ لوگ سخاوت میں مشہور تھے اُنکا ... ۱۲

الغوث | مازن | مالک | سلمہ | بجارب | ثعلبہ

اسکی اولاد طابخہ کا بطن ہے۔ انہی بنو صوفہ کہا جاتا ہے جوہری نے کہا ہے کہ یہ لوگ
...لیہ میں خدام کعبہ تھے اور رحل یعنے مزدلفہ سے منیٰ تک پھرتے تھے کوئی شخص انکی
...تے بغیر وہاں سے گذر نہیں سکتا تھا۔ آخر زمانہ جاہلیہ میں ہی انکا دور ختم ہوگیا۔
...ن ابن شجنہ نامی سعد ابن زید مناۃ ابن تمیم کو انکی وراثت ملی ۱۲

اسکی اولاد و ... بنو عوف ...

عمیرہ — کعب — ربیعہ — عامر — عمرو — زید — طریف — صباح

شعیم — کعب — ربیعہ — شقرہ

اسکی اولاد ضبہ قبیلہ طابخہ کا ایک بطن ہے۔ بسبب کے وقت انکو شقری بفتح
شین کہتے ہیں۔ یہی وہ شخص تھا جس نے سب سے پہلے فرزدق کو رئیس
...قول زید الفوارس وابن زید منہم والو قبیصہ والرئیس الاول بھی کہا ہے اُسامہ شقری صحابیؓ انہیں میں سے تھے ۱۲

سعد — الحارث

عذرہ

بنو عذرہ قضاعہ کا ایک بطن

خزیمہ

بنو خزیمہ لہذ کا ایک بطن ہے

یا ہذیم بنو ہذیم کا ایک بطن ہے۔ ہذیم حضنہ نامی ایک حبشی غلام تھا آخر میں اس نام سے مشہور ہوگیا لوگ اسکو سعد ہذیم کہنے لگے عذرہ وحارث
وسعویہ جو کہ عثم کے نام سے مشہور ہے اور وابل وصعب اسکے بیٹے تھے یہ سب اب بطن مشہور ہیں ۱۲

العثم

مالک

بنو مالک لہذ کا ایک بطن ہے ۱۲

زوی

اسکی اولاد لہذ کا ایک بطن ہے ابو عبیدہ نے انکو شرفاء میں سے شمار کیا ہے قیس ابن عبداللہ وعمرو ابن مرۃ شاعر انہیں میں سے گذرے ہیں ۱۲

ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ تنوخ میں وارد ہوئے تھے ۱۲

ابو سوید

بنو ابی سوید لہذ کا بطن ہے ۱۲

حرام — اسکی اولاد لہذ کا ایک شعبہ ہے ۱۲

زید — بنو زید لہذ کا ایک قبیلہ ہے ۱۲

مالک — بنو مالک لہذ کا ایک قبیلہ ہے ۱۲

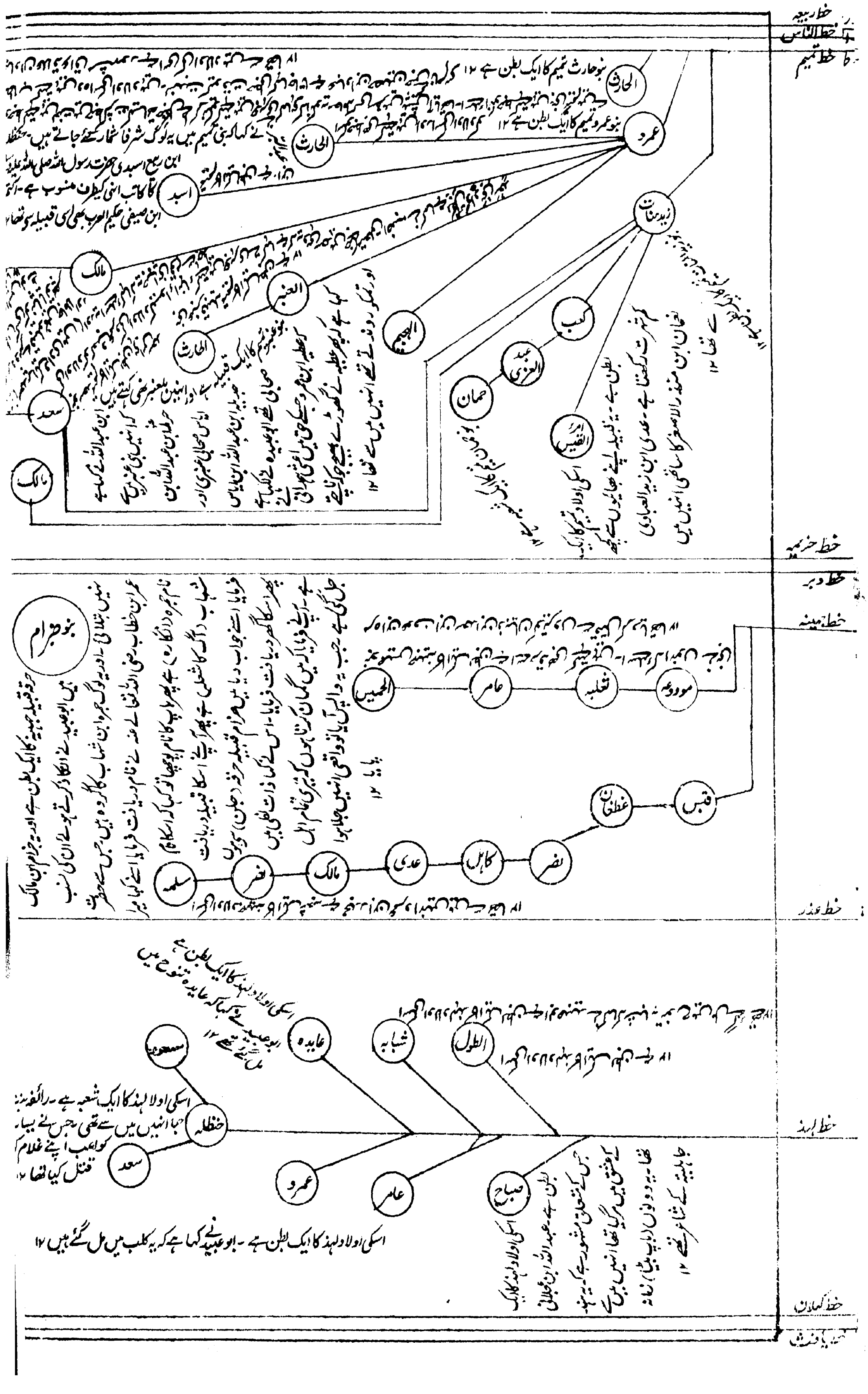
خط ربیعہ
خط الناس
خط تمیم
الحارث
بنو حارث تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
عمرو
بنو عمرو تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
الحارث
اسید
نے کہا کہ بنی تمیم میں یہ لوگ شرفا شمار کئے جاتے ہیں۔ حنظلہ ابن ربیع اسیدی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا کاتب انہی کیطرف منسوب ہے۔ اکثم ابن صیفی حکیم العرب بھی اسی قبیلہ سے تھا
زید مناۃ
مالک
العنبر
الہجیم
کعب
عبد العزی
حمان
امرء القیس
الحارث
سعد
مالک
بنو عنبر تمیم کا ایک قبیلہ ہے
خط خزیمہ
خط دبر
خط مینہ
بنو حرام
موودہ
ثعلبہ
عامر
الحمیس
قیس
غطفان
نضر
کاہل
عدی
مالک
نصر
سلمہ
خط عذرہ
الطول
شبابہ
عابدہ
مسعود
حنظلہ
سعد
عمرو
عامر
صباح
خط لہذ
اسکی اولاد لہذ کا ایک بطن ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ کلب میں مل گئے ہیں ۱۲
خط کنانہ

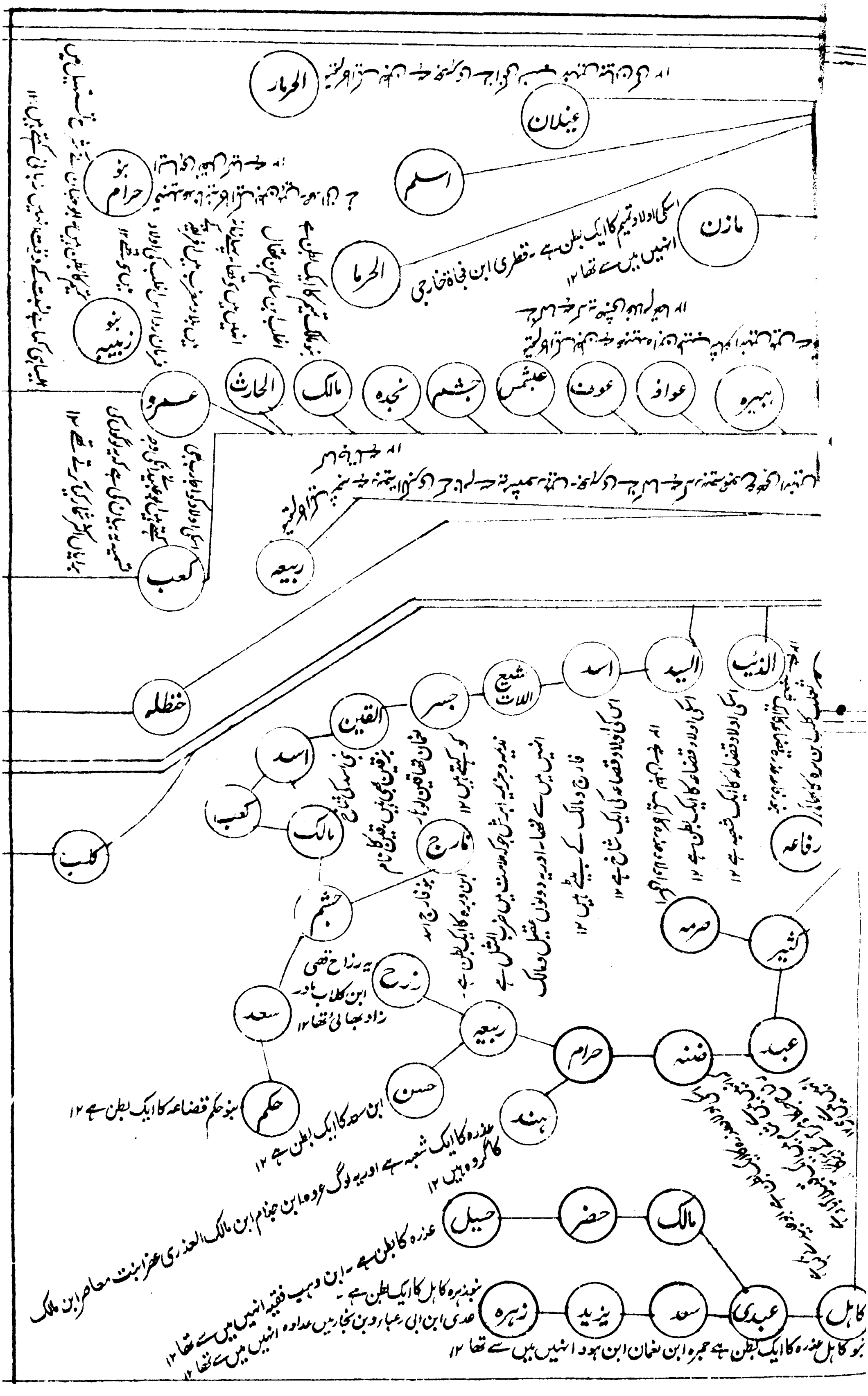

الحرماز
عیلان
اسلم
مازن
اسکی اولاد تمیم کا ایک بطن ہے۔ قطری ابن فجاۃ خارجی انہیں میں سے تھا ۱۲
الحرما
بنو حرام
بنو زبینہ
عمرو
الحارث
مالک
نجدہ
جشم
عبشمس
عوف
عواف
ہبیرہ
ربیعہ
کعب
حنظلہ
الذیب
اسکی اولاد قضاعہ کا ایک شعبہ ہے ۱۲
الید
اسکی اولاد قضاعہ کا ایک بطن ہے ۱۲
اسد
اس کی اولاد قضاعہ کی ایک شاخ ہے ۱۲
شیع اللات
جسر
القین
اسد
کعب
مالک
کلب
جشم
رزاح
یہ رزاح تھی ابن کلاب کا مادر زاد بھائی تھا ۱۲
سعد
ربیعہ
حرام
ضنہ
عبد
کثیر
صرمہ
رفاعہ
حسن
حکم
بنو حکم قضاعہ کا ایک بطن ہے ۱۲
ہند
مالک
حضر
حسیل
کاہل
عبدی
سعد
یزید
زہرہ
بنو کاہل عذرہ کا ایک بطن ہے

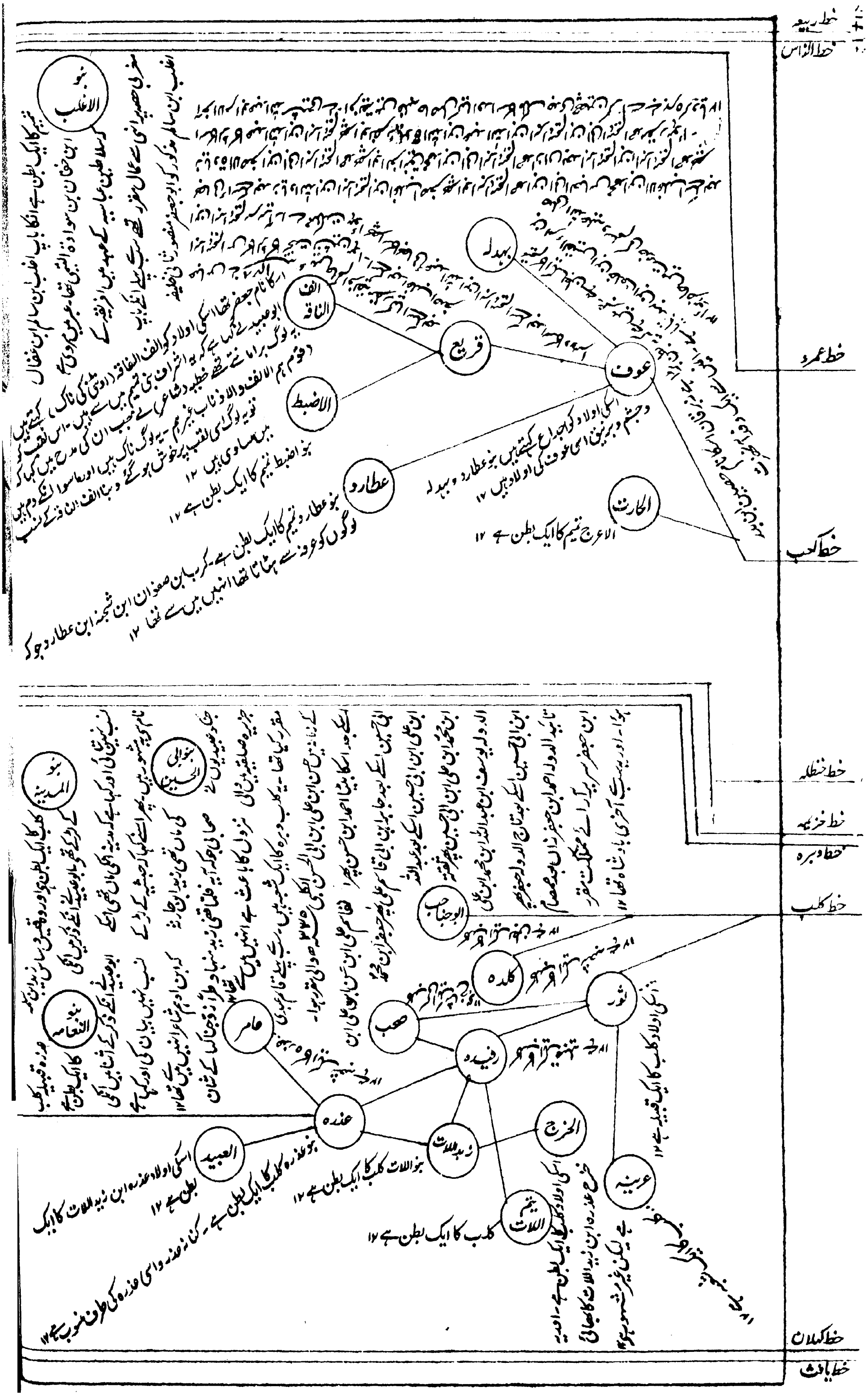
خط ربیعہ
خط عمرو
خط کعب
خط حنظلہ
خط خزیمہ
خط وبرہ
خط کلب
خط ثالث
بنو الاغلب
بہدلہ
عوف
قریع
الف الناقہ
الاضبط
عطارد
الحارث
الاعرج تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو اضبط تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو عطارد تمیم کا ایک بطن ہے کرب ابن صفوان ابن شجنہ ابن عطارد جو کہ لوگوں کو عرفہ سے ہٹاتا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو المدینہ
بنو ابی الحسین
ابو جناب
کلدہ
ثور
صعب
رفیدہ
عامر
عذرہ
زید اللات
الخزرج
العبید
عرینہ
تیم اللات
بنو زید اللات کلب کا ایک بطن ہے ۱۲
کلب کا ایک بطن ہے ۱۲
اسکی اولاد کلب کا ایک قبیلہ ہے ۱۲

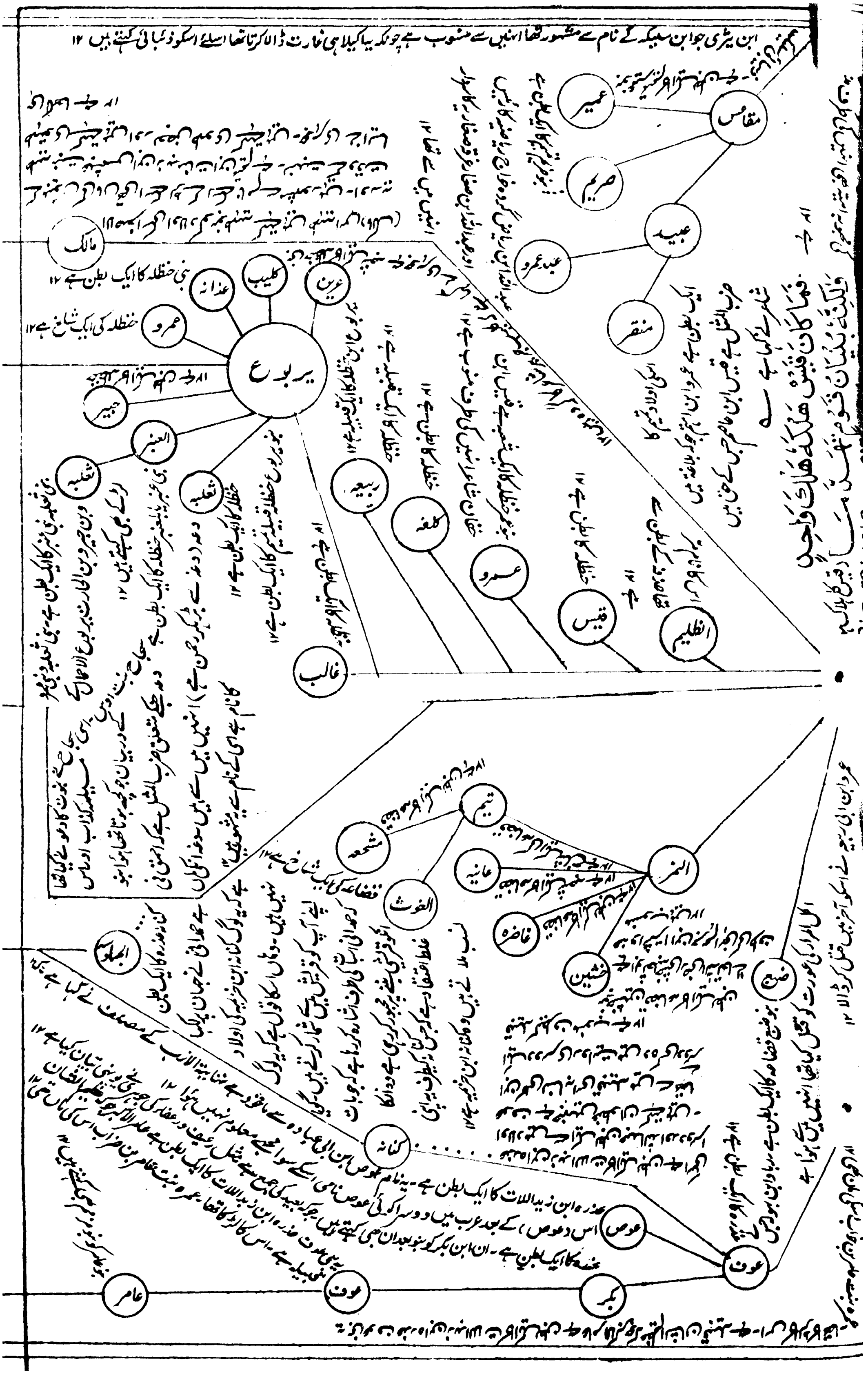
ابن یثربی جو ابن سبیکہ کے نام سے مشہور تھا انہیں سے منسوب ہے چونکہ یہ اکیلا ہی غارت ڈالا کرتا تھا اسلئے اسکو ذبابی کہتے ہیں ۱۲
مقاعس
عمیر
صریم
عبید
عبد عمرو
منقر
مالک
یربوع
عذانہ
کلیب
عرین
عمرو
بنی حنظلہ کا ایک بطن ہے ۱۲
حنظلہ کی ایک شاخ ہے ۱۲
العنبر
ثعلبہ
ثعلبہ
ربیعہ
کلفہ
عمرو
قیس
الظلیم
غالب
المر
تیم
مشجعہ
عانیہ
الغوث
ناضرہ
خشین
ضبح
قضاعہ کی ایک شاخ ہے ۱۲
کنانہ
عوف
عوص
بکر
عوف
عامر

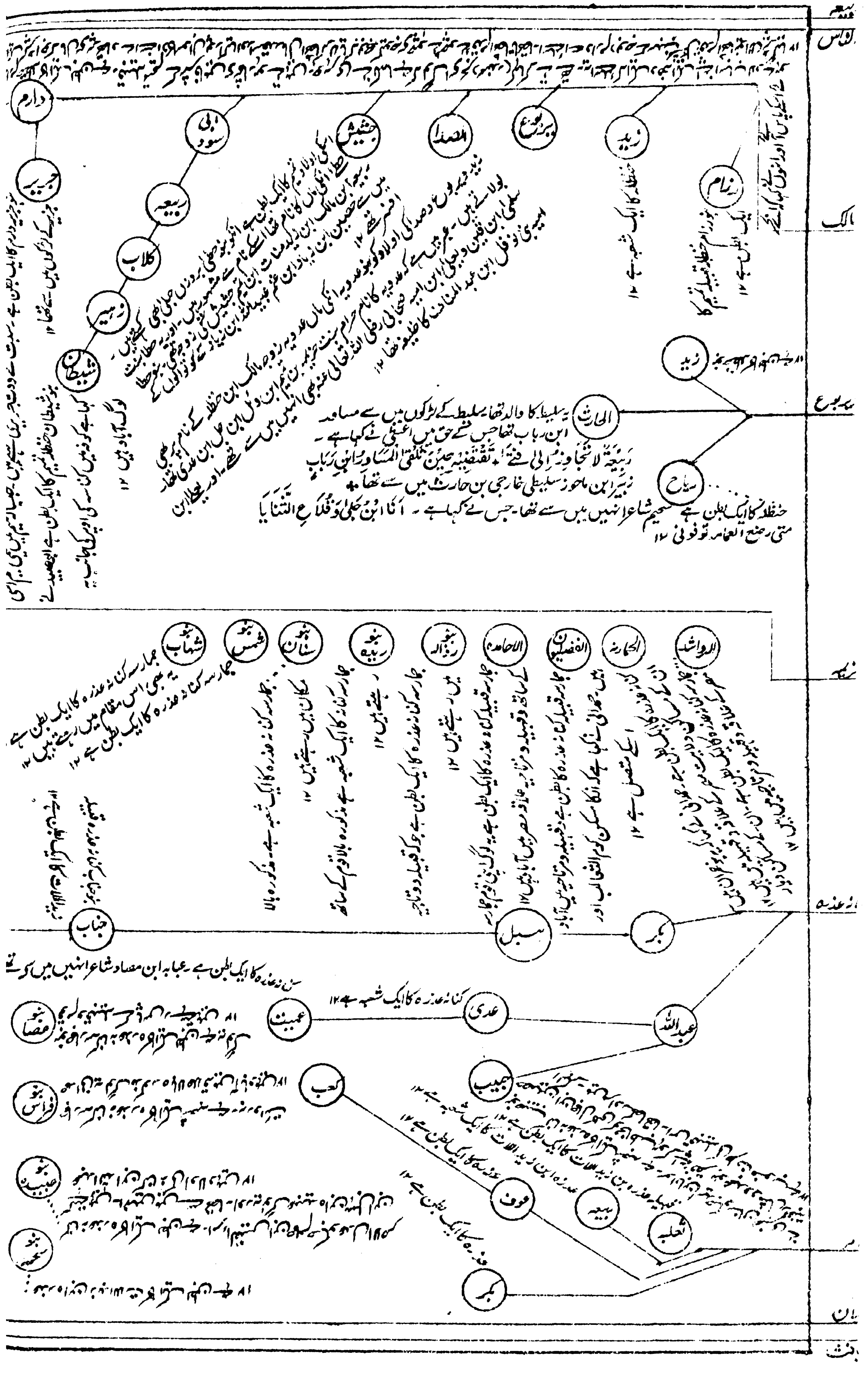
دارم
جریر
زنام
زید
حنظلہ کا ایک شعبہ ہے ۱۲
یربوع
الصدا
حشیش
ابی سود
ربیعہ
کلاب
زہیر
شیطان
زید
الحارث
یہ سلیطا کا والد تھا سلیط کے لڑکوں میں سے مساعد ابن رباب تھا جس کے حق میں اعشیٰ نے کہا ہے۔
رَبِيعَةُ لا تَنْجَاوَزْ إِلَى فِتْيَةٍ تَقْتَضِيهِ حِينَ تَلْقَى الْمَسَاوِرَ ابْنَ رَبَابِ
زبیر ابن ماحوز سلیطی خارجی بن حارث میں سے تھا
رباح
حنظلہ کا ایک بطن ہے سحیم شاعر انہیں میں سے تھا جس نے کہا ہے۔ أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعِ الثَّنَايَا
مَتَى أَضَعِ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُونِي ۱۲
الرواشد
الحمارنہ
الفضیلیون
اللاحامدہ
بنو رزالہ
بنو ربیعہ
بنو سنان
بنو شمس
بنو شہاب
جارسکن نے عذرہ کا ایک بطن ہے
یہ بھی اس مقام میں رہتے ہیں ۱۲
جارسکن نے عذرہ کا ایک بطن ہے ۱۲
بکر
سبل
جناب
کنانہ عذرہ کا ایک بطن ہے عبابہ ابن مصاد شاعر انہیں میں سے تھے
عدی
کنانہ عذرہ کا ایک شعبہ ہے ۱۲
عمیث
عبداللہ
بنو فضا
حبیب
کعب
بنو فراش
بنو ضبیدہ
بنو سعد
ثعلبہ
ربیعہ
عوف
بکر

عبداللہ — زید — عدس — عبداللہ — ایان — خیبر — فقیم — مناف — سدوس — نہشل — مجاشع — الریاع — زرارہ — سلمیٰ

دارم کی ایک شاخ ہے ۱۲

بنو زرارہ بنی دارم قبیلہ تمیم کا ایک بطن ہے - حاجب ابن زرارہ اور اس کا بیٹا عطارد انہیں میں سے تھا - انہیں امارۃ و ریاست رہی شیخ شہاب الدین محمود حلبی نے اپنی کتاب حسن التوسل فی صناعۃ الترسل میں حکایت کی ہے کہ حاجب ابن زرارہ کسریٰ کے دربار میں گیا - دروازہ پر کھڑا ہو کر اس نے اندر آنے کی اجازت چاہی - اس سے پوچھا گیا کہ تو کون ہے - اس نے کہا کہ میں عرب کا ایک آدمی ہوں - جب سامنے جا کر کھڑا ہوا تو پھر پوچھنے سے اس نے کہا کہ میں عرب کا سردار ہوں - کسریٰ نے کہا کہ کیا تو نے پہلے دروازہ پر تو عرب کا ایک آدمی ہوں نہیں کہا - اس نے جواب دیا کہ ٹھیک بات ہے - اسوقت میں عوام میں سے ایک تھا - لیکن اب تیرے سامنے کھڑا ہونے سے عرب کا سردار ہو گیا ہوں - کسریٰ نے اسکا منہ دودھ سے بھر دیا - پھر کسریٰ نے اسکی حاجت دریافت کی اس نے کہا کہ میں سو اونٹ غلہ کا لدا ہوا لینے آیا ہوں گھر جا کر اسکی قیمت بھیج دونگا - کسریٰ نے کہا کہ اب اپنی کیا چیز رکھ کر جائیگا اسے کہا کہ یہ کمان کسریٰ یہ سن کر اسکی ہمت پر حیران ہوا - اسکو مطلوبہ مال دیکر کمان اس سے رکھ لی یہ گھر کو چلا گیا وہاں جا کر اسکا انتقال ہو گیا - اسکی اولاد روپیہ لیکر کسریٰ کے پاس حاضر ہوئی - اور باپ کی مرنے پر کمان چھوڑا کر لیگئے - منذر ابن ساوی بحرین کا حاجر انہیں میں سے تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف ایک خط ارسال فرمایا تھا جسمیں حضور علیہ السلام نے اسکو دعوت اسلام دی علاء ابن حضرمی رضی اللہ عنہ کی صحبت اسکو نصیب ہوئی

ایان دارم کا ایک بطن ہے ۱۲

بنو سلمیٰ کو بنی لبسہ بھی کہتے ہیں - انکی ماں کو لبسہ بنت سفیان ابن مجاشع ابن دارم کے نام سے پکارتے ہیں - یہ (لبسہ) پہلے حارث ابن سدوس ابن دارم کے نکاح میں تھی - اس وقت کی اسکی اولاد اسکے نام سے مشہور ہوئی - پھر معترض ابن خیبر ابن دارم کے عقد میں آئی اس سے جو اولاد ہوئی وہ بھی اسی (لبسہ) کے نام سے ہوئی - حارث ابن سدوس ابن دارم معترض ابن خیبر ابن دارم دونوں کی اولاد کو بنی لبسہ کہتے ہیں ۱۲

بنو حصن عدی قبیلہ کنانہ عذرہ کا ایک بطن ہے ۱۲

بنو منقذ — حصن — ضمضم — عدی — زہیر — حارثہ — کعب — عبیداللہ — عبید — عدی — قیس — جابر — علیم — مالک — زید — عریب — ربیعہ

عدی کنانہ عذرہ کا ایک بطن ہے - ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ رسبا ابن عمرو انہیں میں تھا - عبر میں ہے کہ بجدل ابن انیف بھی انہی کی جانب منسوب ہے - بنی کلب کی اسلامی سلطنت اسکی اولاد میں تھی اور اسنے کہا ہے کہ ان کے اجداد بنو منقذ شاہان شیبر تھے - تاریخ کامل میں ہے کہ زہیر ابن جناب کلبی پر قضاعہ نے حملہ کیا تھا - یہ اپنی مشورہ میں کاہنوں کو بلاتا تھا - ڈھائی سو سال اسکی عمر تھی - اپنی عمر میں دو سو میدان لڑا - کہا گیا ہے کہ اس کی عمر چار سو پچاس برس تھی - یہ بہادر اور فاتح تھا ۱۲

حارثہ کنانہ عذرہ کا ایک بطن ہے - معاویہ کی ماں کس کی جانب بجدل ابن انیف ابن زید سے وابستہ تھا ۱۲

بنو علیم جناب قبیلہ کنانہ عذرہ کا ایک بطن ہے - ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ قضاعہ میں یہ سب سے پہلا بڑا رہا ہوا - اسد ابن حارثہ علی صحابی رضی اللہ عنہ انہیں میں سے تھے ۱۲

ان تینوں کی ماں زید بنت مالک بن کلب تھی لڑکے اس کے نام سے مشہور ہوئے - ان تینوں قبیلوں کو بنی زید کہا جاتا ہے - اور وہ سب کنانہ عذرہ کا بطن ہیں - ہر یہ ابن ربیعہ انہیں میں سے تھا ۱۲

حمیر کے قبائل یہاں ختم ہوئے ۱۲

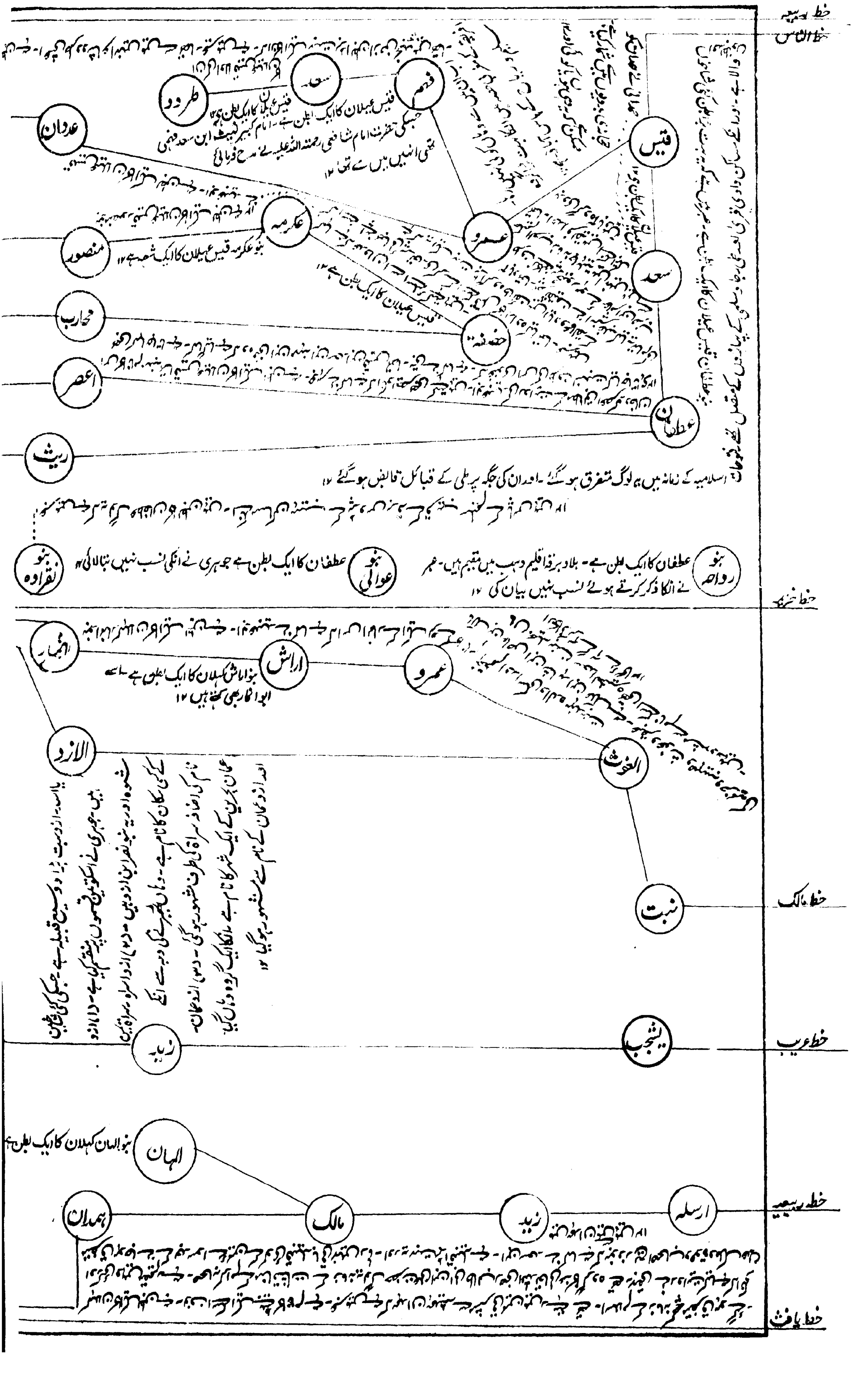
خط ربیعہ
خط الناس
قیس
فہم
سعد
طرود
عدوان
فہم قیس عیلان کا ایک بطن ہے ۱۲ جسکی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مدح فرمائی - امام کبیر لیث ابن سعد فہمی بھی انہیں میں سے تھے ۱۲
عکرمہ
منصور
بنو عکرمہ قیس عیلان کا ایک شعبہ ہے ۱۲
عمرو
سعد
محارب
خصفہ
قیس عیلان کا ایک بطن ہے ۱۲
اعصر
غطفان
ریث
اسلامیہ کے زمانہ میں یہ لوگ متفرق ہوگئے - اور ان کی جگہ بنی طی کے قبائل قابض ہوگئے ۱۲
بنو رواحہ
عطفان کا ایک بطن ہے - بلاد برقا اقلیم وہب میں مقیم ہیں - عمر نے انکا ذکر کرتے ہوئے نسب نہیں بیان کی ۱۲
بنو عوالی
عطفان کا ایک بطن ہے جوہری نے انکی نسب نہیں بتلائی ۱۲
بنو نقراوہ
انمار
اراش
بنو اراش کہلان کا ایک بطن ہے ابو انمار بھی کہتے ہیں ۱۲
عمرو
الازد
الغوث
نبت
خط مالک
زید
یشجب
خط عریب
الہان
بنو الہان کہلان کا ایک بطن ہے
ہمدان
مالک
زید
ارسلہ
خط ربیعہ
خط یافث

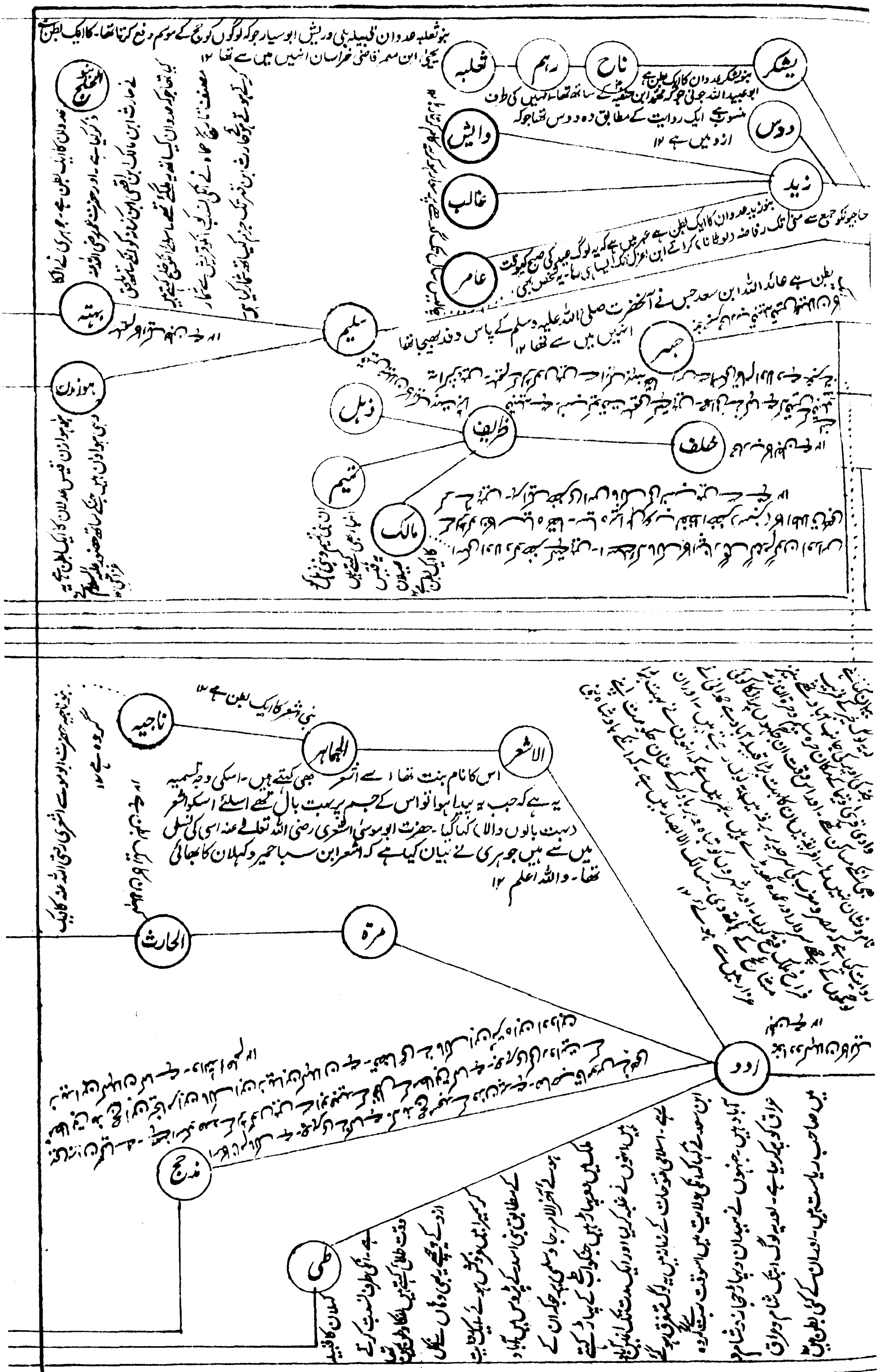
بنو ثعلبہ عدوان قبیلہ بنی وریش ابو سیارہ جو کہ لوگوں کو حج کے موسم دفع کرتا تھا۔ کا ایک بطن ہے
یحییٰ ابن معمر قاضی خراسان انہیں میں سے تھا ۱۲
یشکر
ناج
رہم
ثعلبہ
بنو یشکر عدوان کا ایک بطن ہے ابو عبید اللہ جدلی جو کہ محمد ابن حنفیہ کے ساتھ تھا انہیں کی طرف منسوب ہے ایک روایت کے مطابق وہ دوس تھا جو کہ ازد میں سے ہے ۱۲
دوس
زید
وائش
غالب
عامر
المنتفق
بہثہ
سلیم
ہوازن
جسر
اسی بطن ہے عائذ اللہ ابن سعد جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بھیجا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
ذہل
ظریف
تیم
مالک
محلف
ناجیہ
بنی اشعر کا ایک بطن ہے ۱۲
الجماہر
الاشعر
اس کا نام بنت تھا اسے اشعر بھی کہتے ہیں۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب یہ پیدا ہوا تو اس کے جسم پر بہت بال تھے اسلئے اسکو اشعر (بہت بالوں والا) کہا گیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی کی نسل میں سے ہیں جوہری نے بیان کیا ہے کہ اشعر ابن سبا حمیر و کہلان کا بھائی تھا۔ واللہ اعلم ۱۲
الحارث
مرة
ادد
مذحج
طی

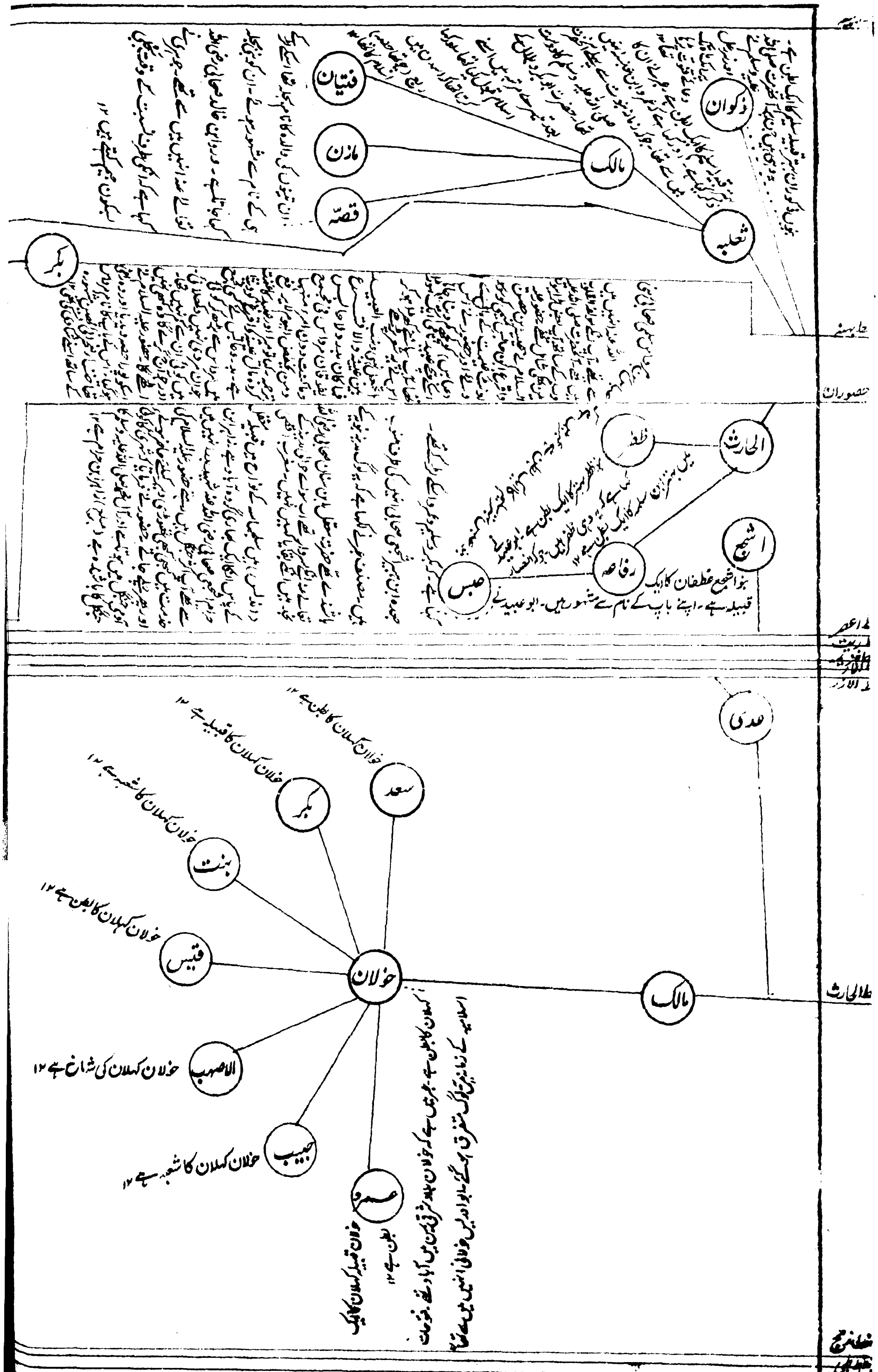
ذکوان
ثعلبہ
مالک
فتیان
مازن
قصّہ
بکر
ان تینوں کی والدہ کا نام بجلہ تھا اسکے لڑکے ہی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کو بنی بجلہ کہا جاتا ہے۔ ورواہن خالد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں میں سے تھے۔ جوہری نے کہا ہے کہ انکی طرف نسبت کے وقت بجلی بسکون جیم کہتے ہیں ۱۲
الحارث
ظفر
اشجع
رفاعہ
عبس
بنو اشجع غطفان کا ایک قبیلہ ہے۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو عبیدہ نے
عدی
مالک
خولان
سعد
خولان کہلان کا بطن ہے ۱۲
بکر
خولان کہلان کا قبیلہ ہے ۱۲
بنت
خولان کہلان کا شعبہ ہے ۱۲
قیس
خولان کہلان کا بطن ہے ۱۲
الاصہب
خولان کہلان کی شاخ ہے ۱۲
حبیب
خولان کہلان کا شعبہ ہے ۱۲
عمرو
خولان قبیلہ کہلان کا ایک بطن ہے ۱۲

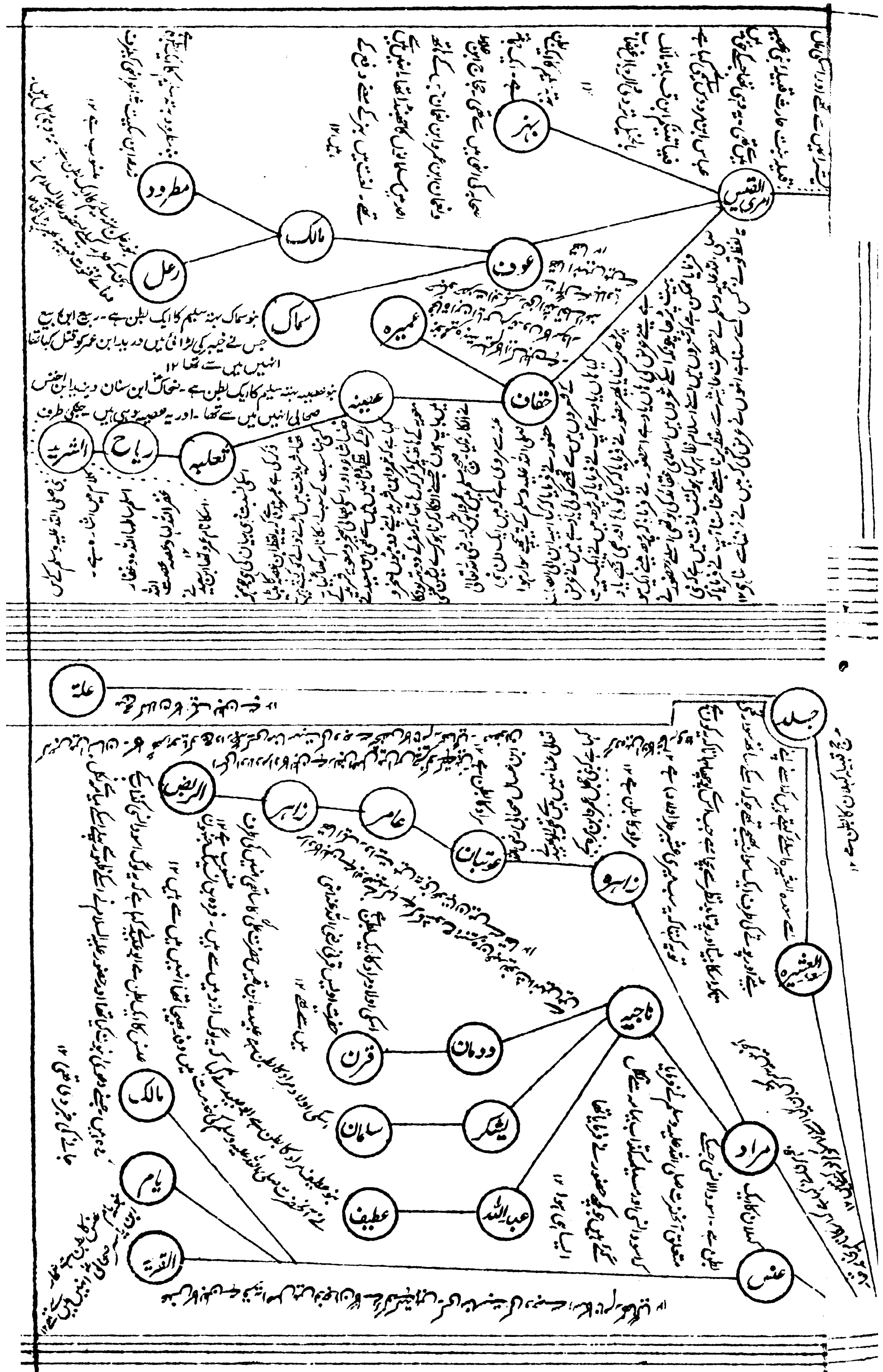
امرء القیس
عوف
مالک
مطرود
رعل
سماک
عمیرہ
خفاف
عصیہ
ثعلبہ
ریاح
الشرید
بنو سماک بنہ سلیم کا ایک بطن ہے - ربیع ابن ربیع جس نے خیبر کی لڑائی میں درید ابن عمر کو قتل کیا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو عصیہ بنہ سلیم کا ایک بطن ہے - ضحاک ابن سفیان و بید ابن الخنس صحابی انہیں میں سے تھا - اور یہ عصیہ وہی ہیں جنکی طرف
جلد
علۃ
سعد العشیرہ
مراد
عنس
ناجیہ
دومان
قرن
یشکر
سامان
عبداللہ
عطیف
مالک
یام
القریۃ
زاہر
عامر
الرض
کہلان کا ایک بطن ہے - اسود العنسی جسکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود العنسی اور مسیلمہ کذاب یمامہ سے نکل گئے ہیں جو کچھ حضور نے فرمایا تھا ایسا ہی ہوا ۱۲
اسکی اولاد مراد کا ایک بطن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے ۱۲
عنس کا ایک بطن ہے ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ اسود العنسی کذاب کے وہ ہیں جنہے دعوی نبوت کیا تھا اور حضور علیہ السلام نے اسکے ظہور سے پہلے اسکے یمامہ سے نکل جانے کی خبر دی تھی ۱۲

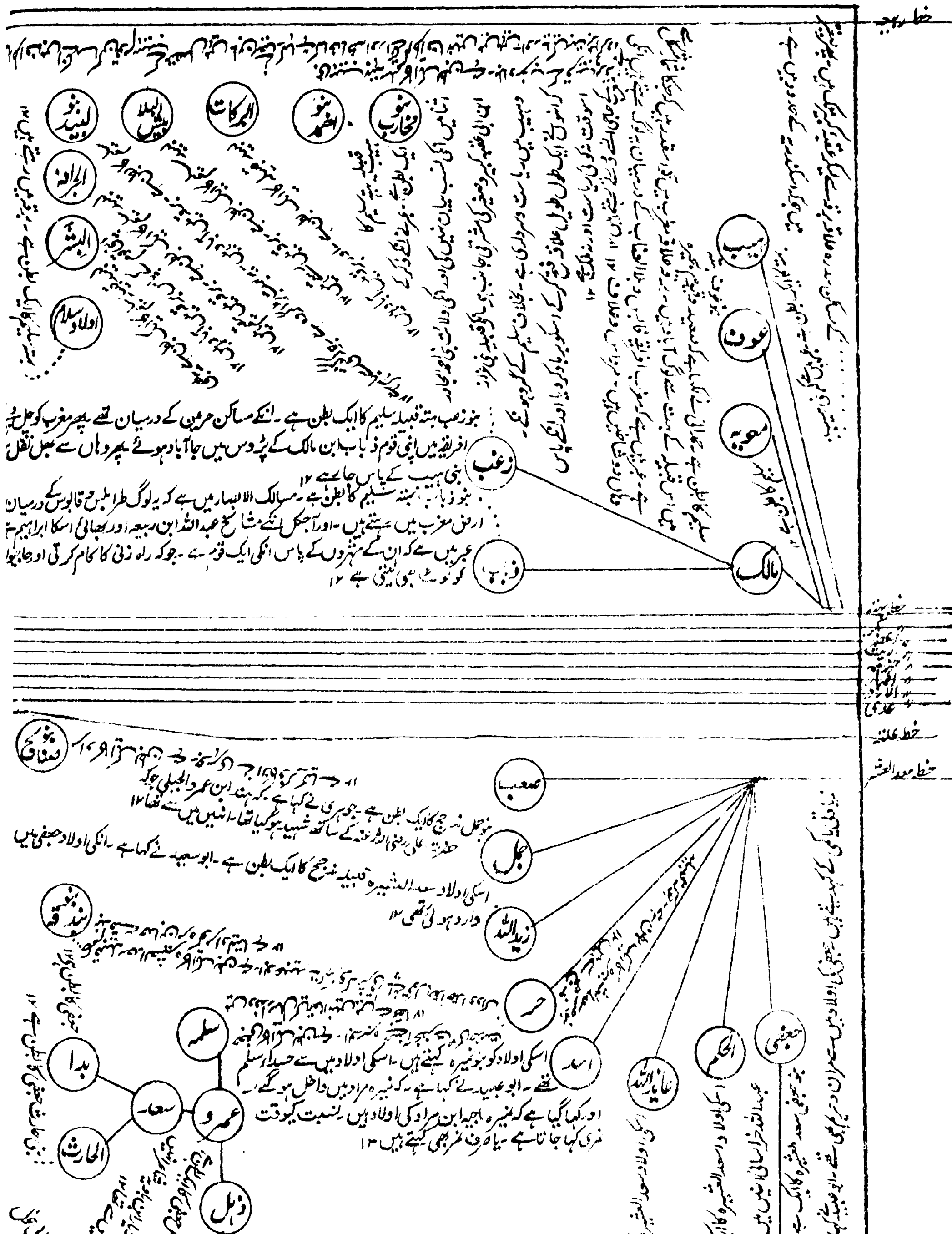
ہیب
عوف
معویہ
مالک
زعب
ذباب
بنو زعب بنہ قبیلہ سلیم کا ایک بطن ہے ۔ انکے مساکن حرمین کے درمیان تھے پھر مغرب کو چل دئے افریقہ میں اپنی قوم ذباب ابن مالک کے پڑوس میں جا آباد ہوئے پھر وہاں سے منتقل بنی ہیب کے پاس چلے گئے ۱۲
بنو ذباب بہنہ سلیم کا بطن ہے ۔ مسالک الابصار میں ہے کہ یہ لوگ طرابلس و قابس کے درمیان ارض مغرب میں بستے ہیں ۔ اور آجکل انکے مشائخ عبداللہ ابن ربیعہ اور بھائی اسکا ابراہیم عمر میں سے کہ ان کے شہروں کے پاس انکی ایک قوم ہے ۔ جو کہ راہ زنی کا کام کرتی اور حاجیوں کو لوٹ بھی لیتی ہے ۱۲
صعب
جعل
زید اللہ
اسد
عائذ اللہ
الحکم
جعفی
سلمہ
عمرو
سعد
بدا
الحارث
ذہل
مران
واثل
حریم
بنو جعل مذحج کا ایک بطن ہے ۔ جوہری نے کہا ہے کہ ہند ابن عمرو الجملی جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہو گیا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
اسکی اولاد سعد العشیرہ قبیلہ مذحج کا ایک بطن ہے ۔ ابو سعید نے کہا ہے ۔ انکی اولاد جعفی میں وارد ہوئی تھی ۱۲
اسکی اولاد کو بنو نیرہ کہتے ہیں ۔ اسکی اولاد میں سے حسید اسلم تھے ۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ نیرہ مراد میں داخل ہو گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ نیرہ ابن مراد کی اولاد ہیں ۔ نسبت کیوقت نمری کہا جاتا ہے ۔ یا صرف نمر بھی کہتے ہیں ۱۲
ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ حبل الجعفی انہیں میں سے تھا ۔
بخاری موالات میں انہیں جعفی کیطرف نسبت کرتا ہے ۔ عبداللہ ابن حر جعفی و جابر جعفی انہیں میں سے تھے ۱۲
خط ربیعہ
خط سعد العشیرہ

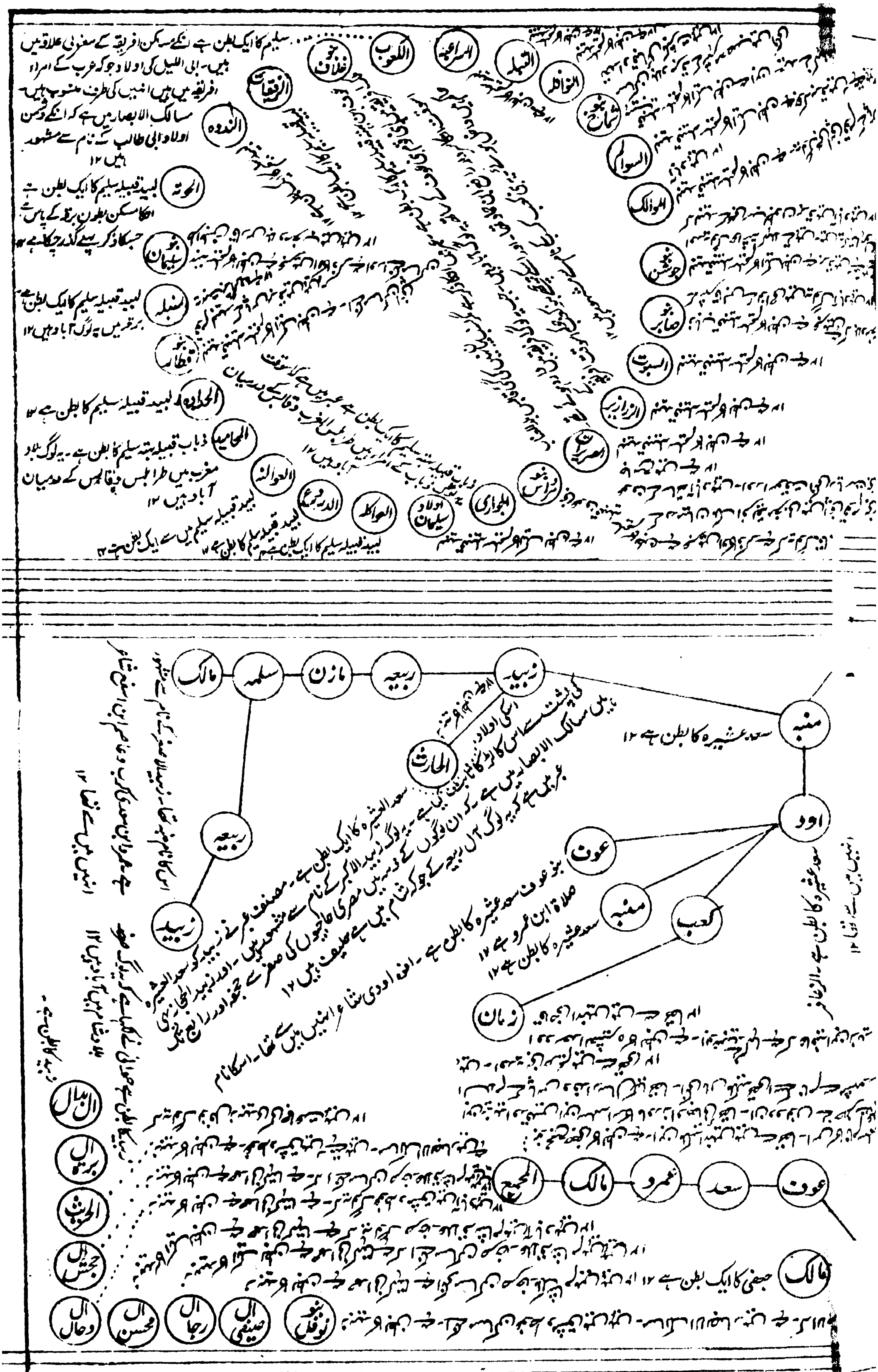
سلیم کا ایک بطن ہے انکے مساکن افریقہ کے مغربی علاقہ میں ہیں - ابی اللیل کی اولاد جو کہ عرب کے امراء افریقہ میں ہیں انہیں کی طرف منسوب ہیں - مسالک الابصار میں ہے کہ انکے وطن اولاد ابی طالب کے نام سے مشہور ہیں ۱۲
الحریہ
لبید قبیلہ سلیم کا ایک بطن ہے انکا مسکن بطن برقہ کے پاس ہے جسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے ۱۲
بنو سلیمان
لبید قبیلہ سلیم کا ایک بطن ہے برقہ میں یہ لوگ آباد ہیں ۱۲
الحدادہ
لبید قبیلہ سلیم کا بطن ہے ۱۲
المحامید
ذباب قبیلہ بنی سلیم کا بطن ہے - یہ لوگ بلاد مغرب میں طرابلس و قابس کے درمیان آباد ہیں ۱۲
لبید قبیلہ سلیم کا ایک بطن ہے ۱۲
لبید قبیلہ سلیم میں سے ایک بطن ہے ۱۲
زبید
ربیعہ
مازن
سلمہ
مالک
الحارث
ربیعہ
زبید
منبہ
سعد عشیرہ کا بطن ہے ۱۲
اود
عوف
منبہ
کعب
زمان
بنو عوف سعد عشیرہ کا بطن ہے
صلاۃ ابن عمرو ہے ۱۲
سعد عشیرہ کا بطن ہے ۱۲
عوف
سعد
عمرو
مالک
المجمع
مالک
جعفی کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو نوفل
آل صیفی
آل رجا
آل محسن
آل وحال
آل جحش
الحریش
آل بردہ
آل ابدال

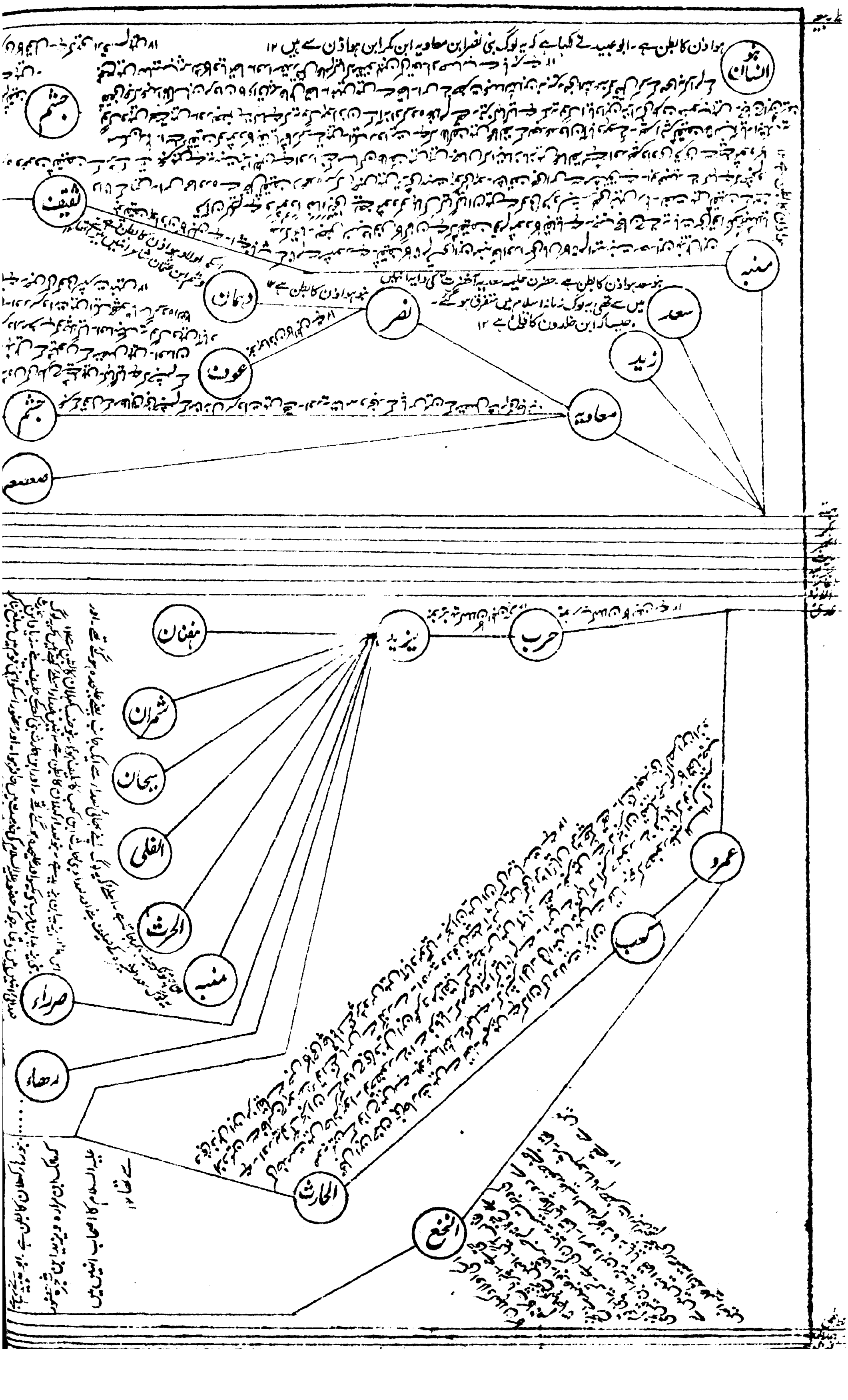
بنو الناسان
ہوازن کا بطن ہے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ یہ لوگ بنی نصر ابن معاویہ ابن بکر ابن ہوازن سے ہیں ۱۲
جشم
ثقیف
منبہ
بنو سعد ہوازن کا بطن ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ آنحضرت صلعم کی دایہ انہیں
میں سے تھی یہ لوگ زمانہ اسلام میں متفرق ہو گئے۔
جیسا کہ ابن خلدون کا قول ہے ۱۲
سعد
زید
نصر
معاویہ
دہمان
عوف
جشم
صعصعہ
یزید
حرب
عمرو
کعب
الحارث
النخع
مغنان
شمران
بیحان
الفلی
الحرث
منبہ
صداء
رہاء

سعد — عمرو — کعب — مالک — معتب

الاحلاف

القوسہ

بنو شعب ثقیف ہوازن کا بطن ہے انہیں میں سے عروہ ابن مسعود ابن معتب ۱۲

بنی عصمہ ہوازن کا ایک بطن ہے احوس جسکا نام عوف ابن مالک تھا انہیں میں سے تھا ۱۲

مسجور — سیار — مساور — عوف — قیس

غالب — الحارث — عبدالله — زبیبہ

مازن — وائل — ربیعہ — مرہ — عمرو — عامر — کبیر

مالک — الحارث — زیاد — قطن — الدیان — عبدالمدان

النار

اسکی اولاد بنی حارث ابن کعب کا ایک بطن ہے - عمر میں ہے کہ نجران یمن میں بنی دیان کی ریاست تھی - بنی عبدالمدان وابن دیان انہیں میں سے باوشاہ تھا اسلام سے پہلے ہی یزید ابن عبدالمدان کیطرف سلطنت منتقل ہوگئی - اسکے بھائی نے خالد ابن ولید کے ہمراہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں وفد ارسال کیا - ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ربیع ابن زیاد خراسان کا گورنر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور رشدا و ابن حارث جسکے متعلق شاعر نے کہا ہے - یا لیتنا عند شداد فیجزنا ۱۲ او یذہب الفقیر عنا سیبۃ العذق - انہیں میں سے تھے ۱۲

بنو الحارث بنی حارث ابن کعب کا ایک بطن ہے ۱۲

ربیعہ — مالک — کعب — ربیعہ — کعب — المعقل — سلمہ — مرشدہ

مرثد

بنو الحماس

اس بکر کی اولاد نخع کا بطن ہے - ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ انکو بکر النخع کہتے ہیں - یزید ابن مکفف و علقمہ ابن قیس انہیں میں سے تھے ۱۲

بکر — عوف

الیمہ — جشم

اسکی اولاد نخع کا بطن ہے - ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ حسن ابن عبدالله فقیہ انہیں میں سے تھے ۱۲

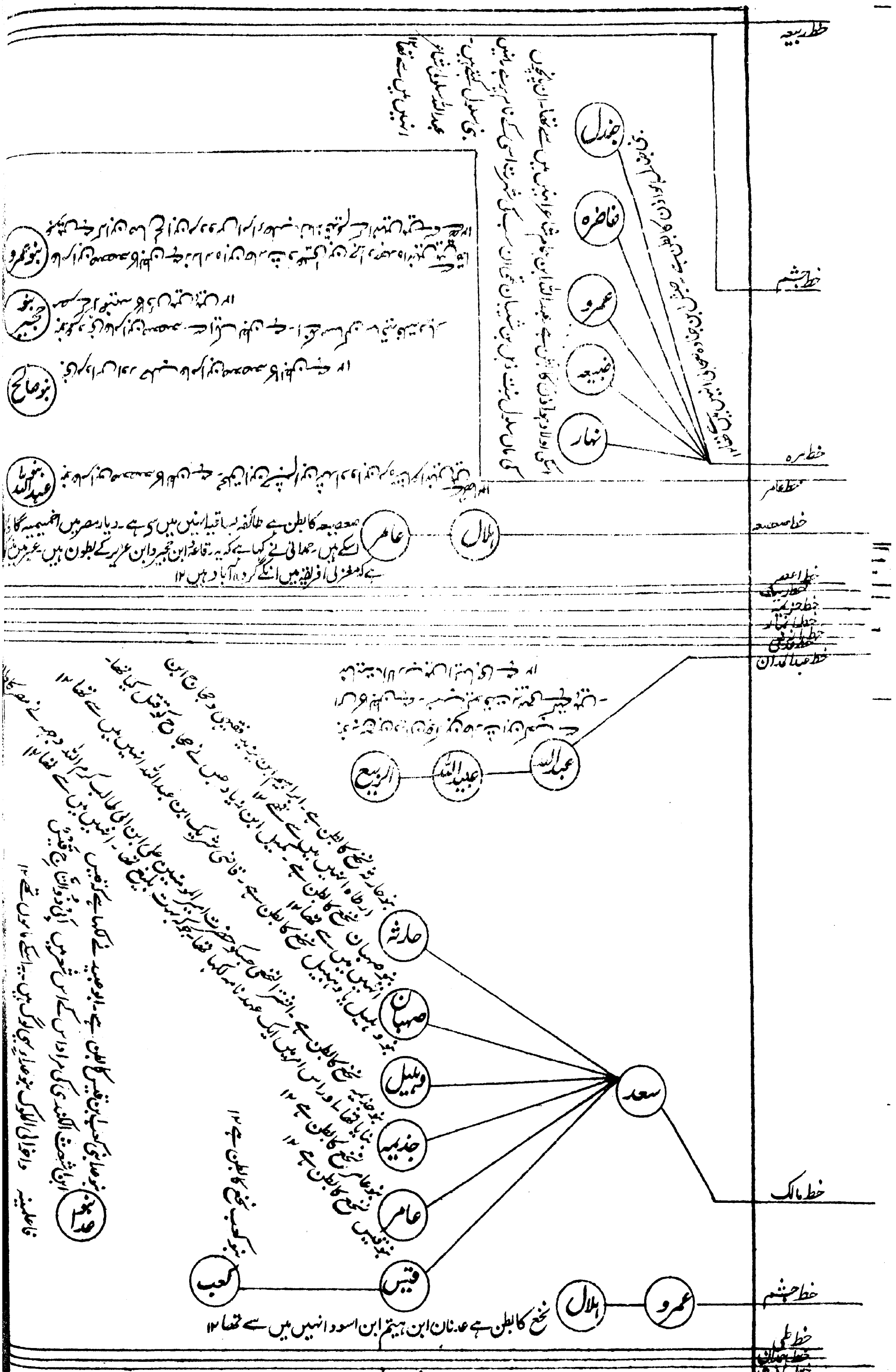
خط ربیعہ
جندل
فاطره
عمرو
ضبیعه
نهار
خط جشم
خط مره
بنو عمرو
بنو جنبر
بنو صالح
بنو عبد الله
خط عامر
خط صعصعه
عامر
ہلال
عبد اللہ
عبید اللہ
الربیع
خط عبد المدان
حارثہ
صہبان
وہیل
جذیمہ
عامر
قیس
کعب
سعد
خط مالک
عمرو
ہلال
خط جشم
نخع کا بطن ہے عدنان ابن ہیثم ابن اسود انہیں میں سے تھا ۱۲

سواۃ — حبیب — رباب — ربیعہ

نمیر — عبد مناف — حرفان — نہیک — شعبہ — ہلال — ناشرہ — عبد اللہ — ربیعہ

بنو ہلال

بنو نابغ — بنو عوبرہ — بنو جمیلہ — بنو قرہ — بنو شدادہ — بنو زاہر — بنو نویجہ

ہلال کا ایک بطن ہے۔ اور جذام لخم کا بھائی اور کندہ کا چچا تھا۔ جذام لغت میں ایک خاص مرض کا نام ہے۔ ممکن ہو کہ اسکا نام اس سے منقول ہو۔ اور نیز ممکن ہے کہ جذام بمعنی قطع سے لیا گیا ہو۔ نسبت کے وقت جذامی کہتے ہیں۔ مضر کے نسب دانوں کا گمان ہے کہ یہ لوگ مضر سے ہیں۔ اور یہ لوگ یمن کو گئے اور وہیں جاکر رہنے لگے۔ اسلئے انکو یمنی شمار کیا گیا۔ کمیت کے قول کے مطابق ان کا یمن میں جانا انکی نسبت سے معلوم ہوتا ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ یہ لوگ بعض ابن مدین ابن ابراہیم علیہ السلام محمد ابن سائب کی حدیث استشہاد میں پیش کی جاتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جذام ایک دفعہ آیا آپ نے فرمایا کہ مرحبا۔ قوم شعیب فی موسیٰ علیہما السلام کے سسرال۔ حمدانی نے جنادہ ابن خشرم جذامی کا یہ قول استشہاد میں پیش کیا ہے۔ وما قحطان لی باب وام۔ ولا یصطاد فی شُبہ الضلال۔ ولیس الیمن نسبی ولکن معدیا وجدت ابی وخالی۔ حمدانی نے کہا ہے کہ مصر میں سب سے پہلے عربوں میں سے جذام ہی آباد ہوا۔ جبکہ حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ (فاتح مصر) کے ہمراہ مصر عرب فی تحانہ داخل ہوئے۔ اور ارض مصر کی تقسیم کی گئی۔ جو کہ ابتک برقرار ہے۔ اور اسکندریہ میں جذام و لخم میں سے ایک بڑا گروہ صاحب شجاعت و بساعۃ اور جنگجو آباد ہے۔ انکے کارنامے خشکی و تری کے متعلق مشہور و معروف ہیں ۱۲

جذام

لخم

کہلان کا بطن ہے اور یہ لخم جذام کا بھائی اور کندہ کا چچا تھا۔ حیرہ ملک عراق میں لخمیون کا بادشاہ تھا اور پھر انکے لقایا میں سے اشبیلیہ ملک اندلس میں ایک بادشاہ تھا۔ اور یہ سلطنت بنی عباد کے قبضہ میں ہے۔ سب سے پہلے قاضی محمد ابن اسمٰعیل ابن ذلیغ عباد بادشاہ ہوا۔ قضاعی نے خطط مصر میں لکھا ہے کہ یہ لوگ فتح مصر میں شامل تھے اور اپنے قبیلہ جذام کے ساتھ وہیں مقیم ہوگئے۔ حمدانی نے کہا ہے کہ صعید مصر میں لخم کا ایک قوم آباد ہے جنکے مساکن بئر مشرقی ہیں ۱۲

عفیر

بنو عفیر کہلان کا بطن ۱۲

عاملہ

بنو عاملہ کہلان کا بطن ہے۔

بنو سماک — بنو سہل — بنو شنوہ — بنو عدی — بنو خثعم — بنو نبہان

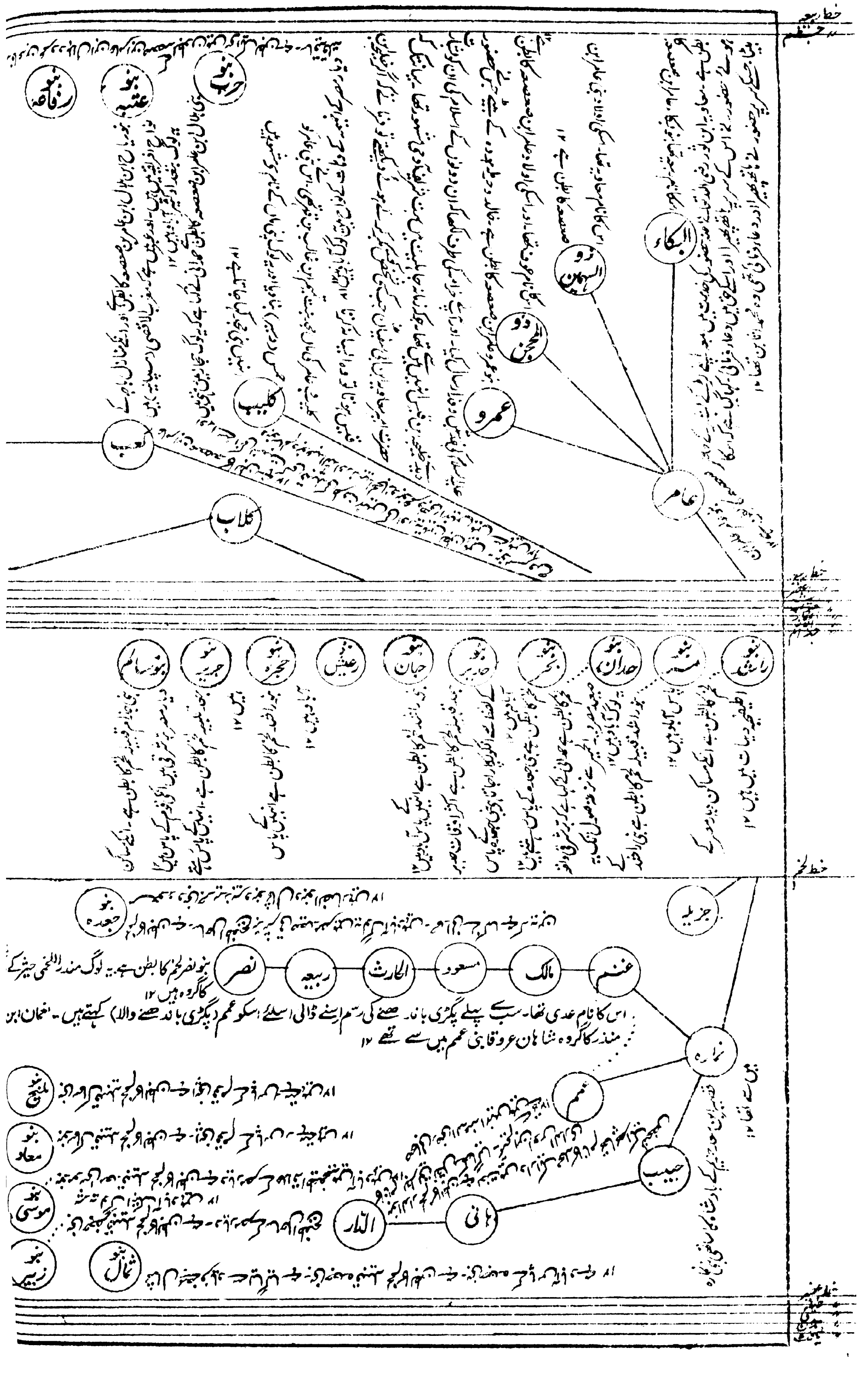
خط لخم
البکاء
ذو السہمین
ذو المجن
عمرو
عامر
کلیب
کعب
کلاب
بنو عتبہ
بنو رفاعہ
بنو راشدہ
بنو حدان
بنو حابر
بنو حیان
بنو بحرہ
بنو جریر
بنو سالم
جزیلہ
بنو جعدہ
عنم
مالک
مسعود
الحارث
ربیعہ
نصر
بنو نصر لخم کا بطن ہے۔ یہ لوگ منذر اللخمی حیرہ کے گاگروہ ہیں ۱۲
اس کا نام عدی تھا۔ سب سے پہلے پگڑی باندھنے کی رسم اسنے ڈالی اسلئے اسکو عمم (پگڑی باندھنے والا) کہتے ہیں۔ نعمان ابن منذر کا گروہ شاہان عروقا بنی عمم میں سے تھے ۱۲
نمارہ
عمم
حبیب
ہانی
الدار
بنو معاذ
بنو موسیٰ
بنو زبیر
بنو ثمال

شادی ہوئی اس سے عبس پیدا ہوا جسکی اولاد عرب کے مشہور شہسوار ہیں۔ پھر اد نے اسکے ساتھ شادی کی اس سے ضبہ پیدا ہوا۔
دو جمرے مصر میں اور ایک جمرہ یمن میں آباد ہے ۱۲

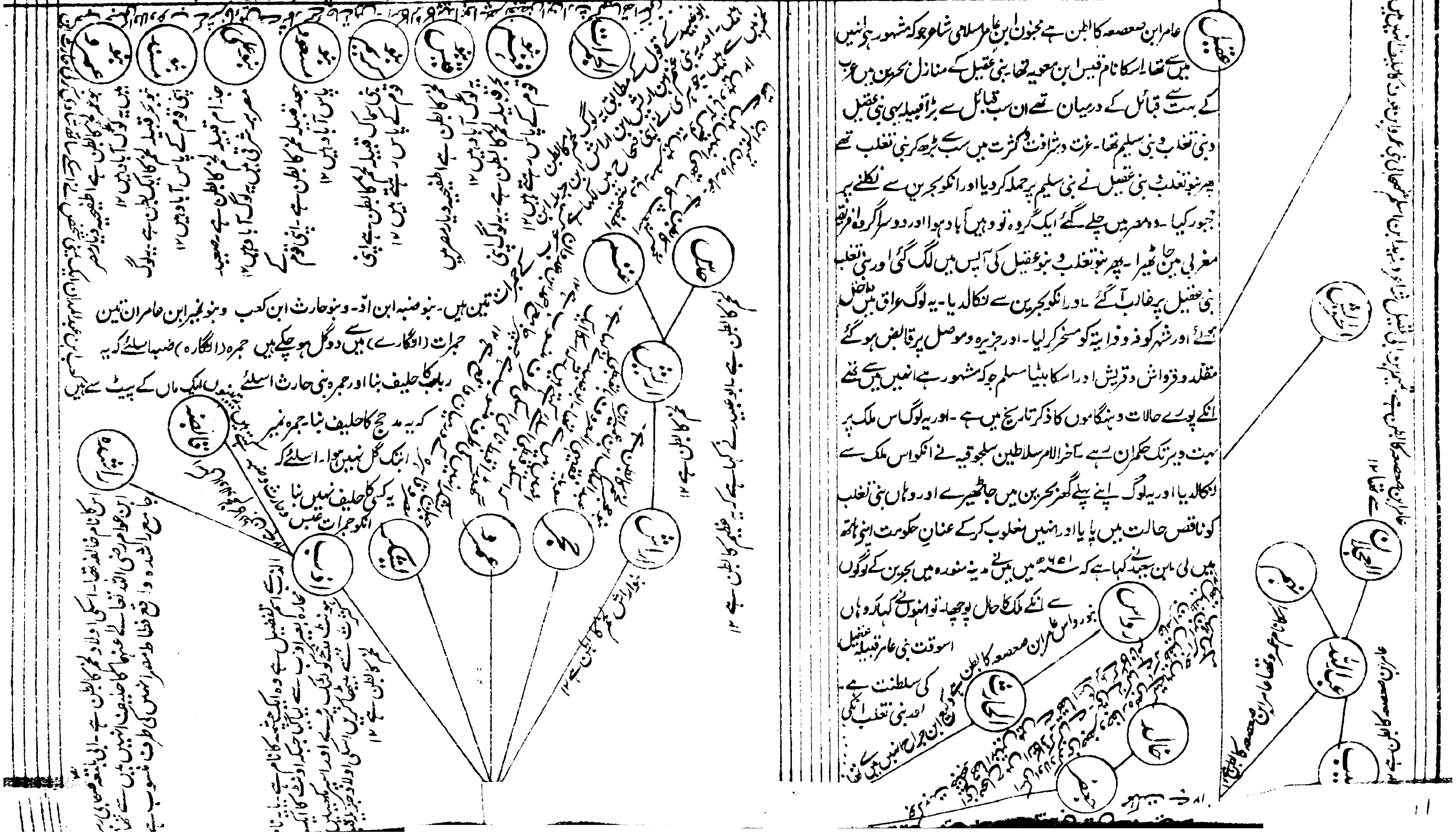

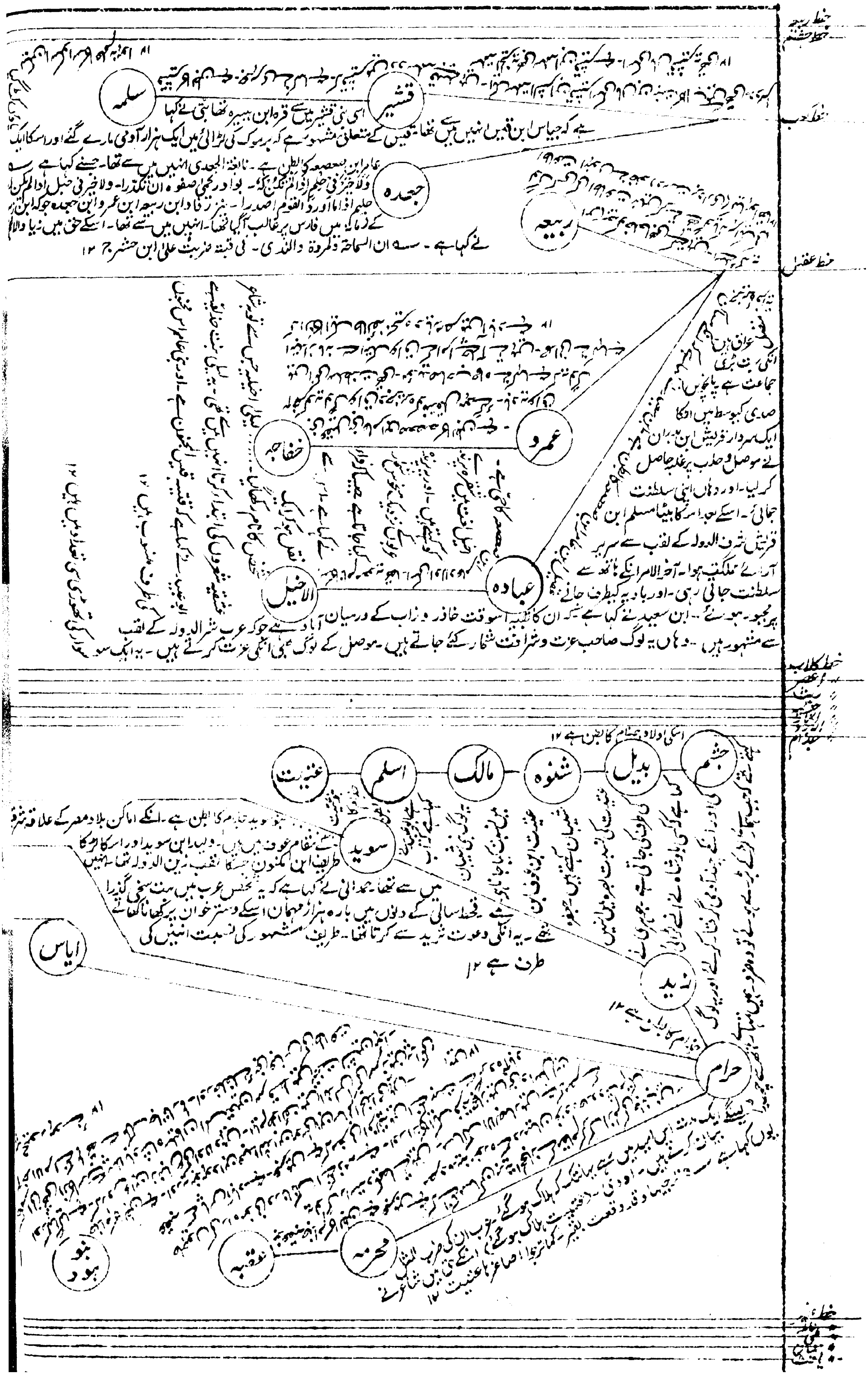

خط ربیعہ
خط جشم
خط کعب
خط عقیل
خط کلاب
قشیر
سلمہ
اسی بنی قشیر میں سے قرہ ابن ہبیرہ نسابتی نے کہا
ہے کہ حیاس بن قیس انہیں میں سے تھا۔ قیس کے متعلق مشہور ہے کہ یرموک کی لڑائی میں ایک ہزار آدمی مارے گئے اور اسکا ایک
جعدہ
عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے۔ نابغہ الجعدی انہیں میں سے تھا۔ جسنے کہا ہے
ولا خیر فی حلم اذا لم تکن لہ۔ بوادر تحمی صفوہ ان تکدرا۔ ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ
حلیم اذا ما اورد القوم اصدرا۔ ہبیرہ فاد ابن ربیعہ ابن عمرو ابن جعدہ جو کہ ابن زبیر
کے زمانہ میں فارس پر غالب آگیا تھا۔ انہیں میں سے تھا۔ اسکے حق میں زیاد الاعجم
نے کہا ہے۔ ان السماحۃ والمروۃ والندی۔ فی قبۃ ضربت علی ابن حشرج ۱۲
ربیعہ
عمرو
خفاجہ
عبادہ
الاخیل
انکی بہت بڑی جماعت ہے پانچویں صدی کے وسط میں انکا ایک سردار قریش ابن بدران نے موصل و حلب پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور وہاں اپنی سلطنت جمالی۔ اسکے بعد اسکا بیٹا مسلم ابن قریش شرف الدولہ کے لقب سے سریر آرائے تملک ہوا۔ آخر الامر انکے ہاتھ سے سلطنت جاتی رہی۔ اور بادیہ کیطرف جانے پر مجبور ہو گئے۔ ابن سعید نے کہا ہے کہ ان کا قبیلہ اسوقت خابور و زاب کے درمیان آباد ہے جو کہ عرب شرف الدولہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ وہاں یہ لوگ صاحب عزت و شرافت شمار کئے جاتے ہیں۔ موصل کے لوگ بھی انکی عزت کرتے ہیں۔
انکی اولاد حرام کا بطن ہے ۱۲
جشم
بدیل
شنوہ
مالک
اسلم
غنیمت
سوید
بنو سوید حرام کا بطن ہے۔ انکے اماکن بلاد مصر کے علاقہ شرقیہ کے مقام عوف میں ہیں۔ ولید ابن سوید اور اسکا لڑکا طریف ابن مکنون جسکا لقب زین الدولہ تھا انہیں میں سے تھا۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ شخص عرب میں بہت سخی گذرا ہے۔ قحط سالی کے دنوں میں بارہ ہزار مہمان اسکے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔ یہ انکی دعوت ثرید سے کرتا تھا۔ طریف مشہور کی نسبت انہیں کی طرف ہے ۱۲
ایاس
ثرید
حرام
محرمہ
عقبہ
بنو ہود

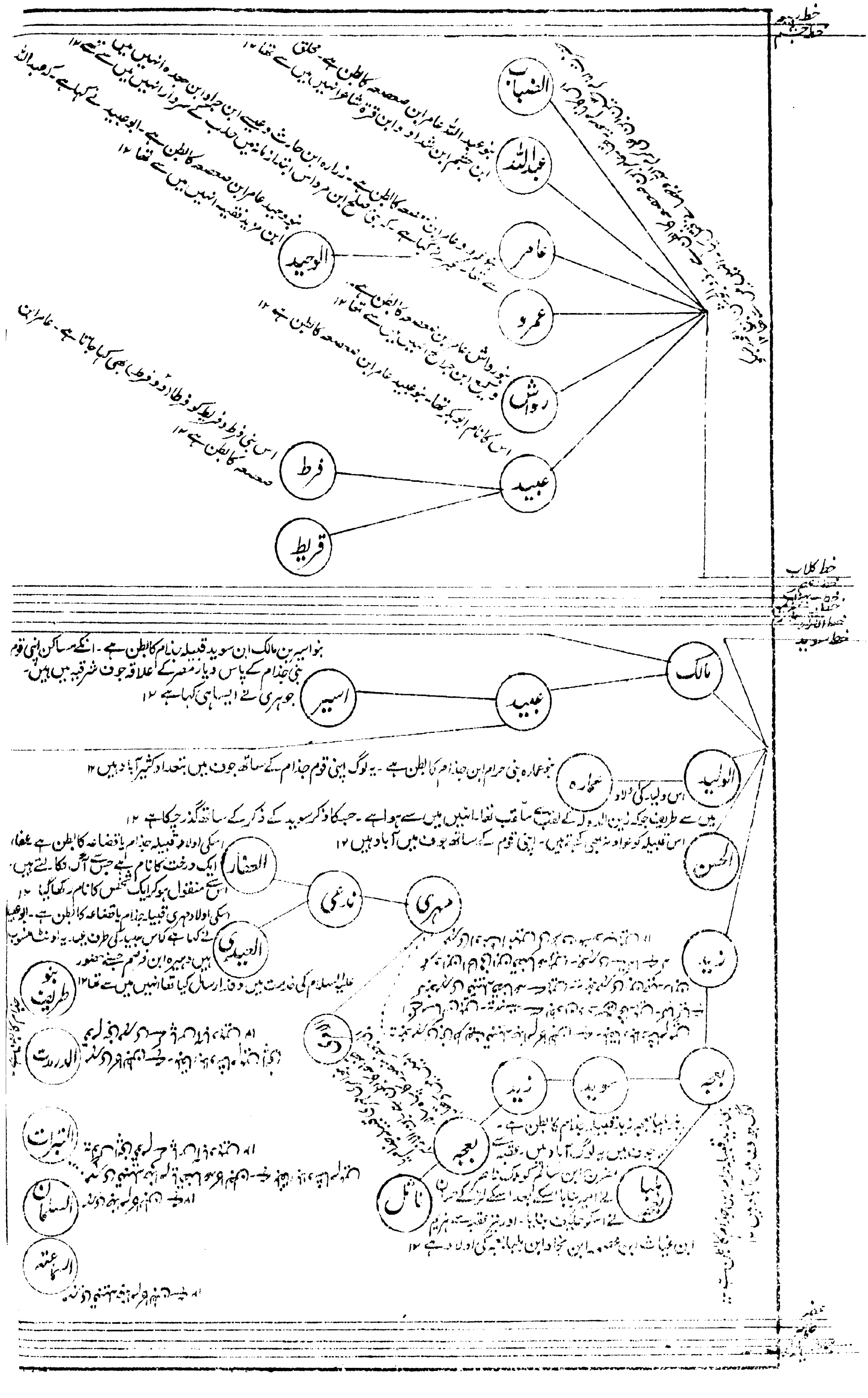
خط جسم
الضباب
بنو الضباب ابن ... کا بطن ہے - مخلق ... ہیں سے تھا ۱۲
عبداللہ
بنو عبداللہ عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے
عامر
عمرو
الوحید
بنو وحید عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے - ... انہیں میں سے تھا ۱۲
رواش
بنو رواش عامر ابن صعصعہ کا بطن ہے
عبید
فرط
قریط
خط کلاب
خط سوید
مالک
عبید
اسیر
بنو اسیر بن مالک ابن سوید قبیلہ بنام کا بطن ہے - انکے مساکن اپنی قوم
بنی جذام کے پاس دیار مصر کے علاقہ جوف شرقیہ میں ہیں -
جوہری نے ایسا ہی کہا ہے ۱۲
الولید
عمارہ
بنو عمارہ بنی حرام ابن جذام کا بطن ہے - یہ لوگ اپنی قوم جذام کے ساتھ جوف میں بتعداد کثیر آباد ہیں ۱۲
اس ولید کی اولاد
میں سے طریف جو کہ زین الدولہ کے لقب سے ملقب تھا انہیں میں سے ہوا ہے - جس کا ذکر سوید کے ذکر کے ساتھ گذر چکا ہے ۱۲
الحسن
اس قبیلہ کو ... اپنی قوم کے ساتھ جوف میں آباد ہیں ۱۲
العفار
اسکی اولاد قبیلہ جذام یا قضاعہ کا بطن ہے ... ایک درخت کا نام ہے جس سے آگ نکالتے ہیں -
اس سے منقول ہو کر ایک شخص کا نام رکھا گیا ۱۲
ناعی
دہری
العبیدی
اسکی اولاد دہری قبیلہ جذام یا قضاعہ کا بطن ہے - ...
ہیں دہیرہ ابن ... جسنے حضور علیہ السلام کی خدمت میں ... ارسال کیا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو طریف
الدرمت
زید
بعجہ
سوید
زید
بعجہ
نامل
ملیہا
ملیہا ابن زید قبیلہ جذام کا بطن ہے -
... لوگ ... آباد ہیں ...
... اور نیز ...
ابن ... کی اولاد ہے ۱۲
الشرات
السماعان
الساعتہ

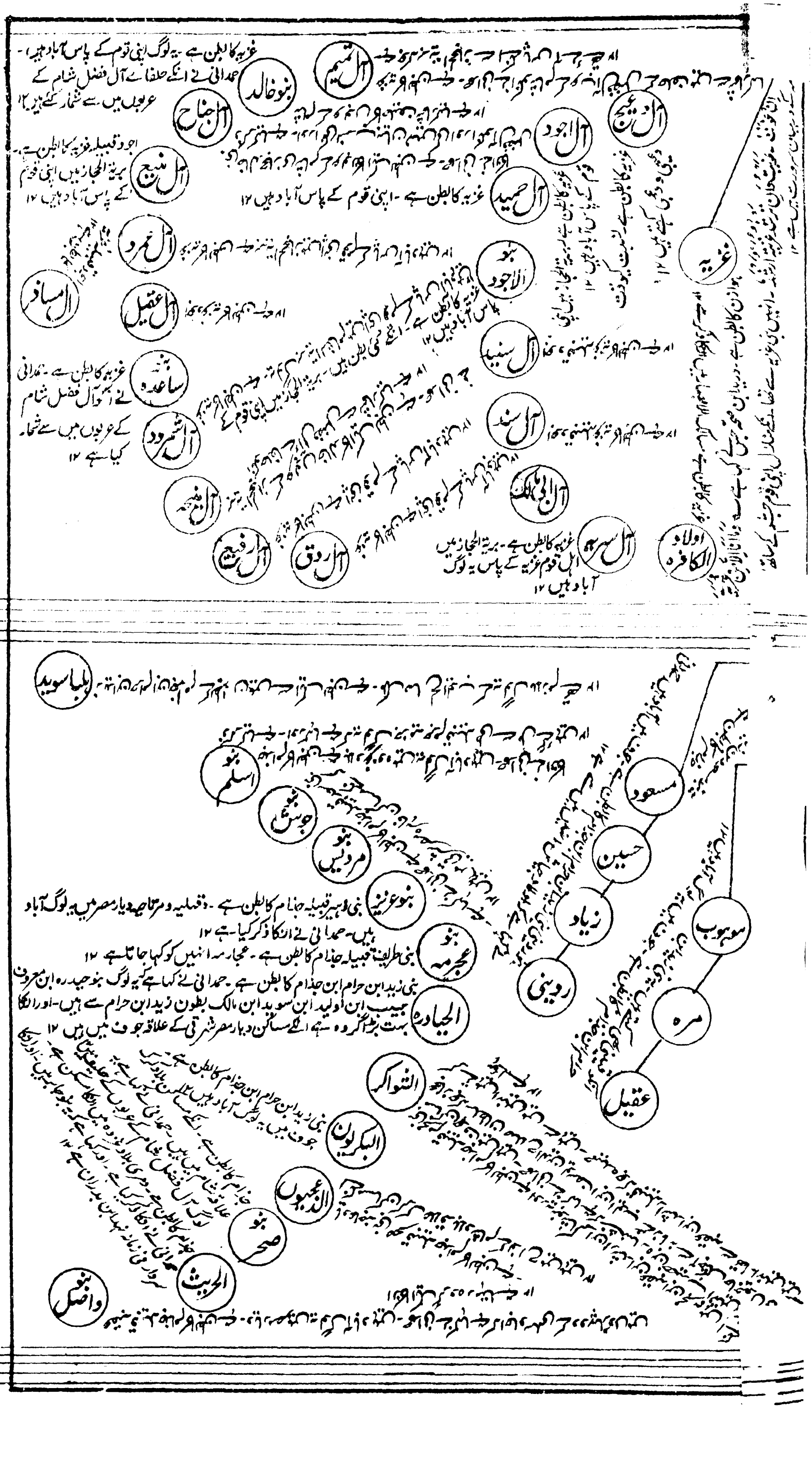

غزیہ
آل تمیم
بنو خالد
غزیہ کا بطن ہے - یہ لوگ اپنی قوم کے پاس آباد ہیں۔ حمدانی نے انکے حلفائے آل فضل شام کے عربوں میں سے شمار کئے ہیں ۱۲
آل جناح
آل وعیج
آل اجود
اجود قبیلہ غزیہ کا بطن ہے - بریۃ الحجاز میں اپنی قوم کے پاس آباد ہیں ۱۲
آل منیع
آل حمید
غزیہ کا بطن ہے - اپنی قوم کے پاس آباد ہیں ۱۲
آل عمرو
بنو الاجود
المسافر
آل عقیل
آل سنبلہ
بنو ساعدہ
غزیہ کا بطن ہے - حمدانی نے انکو آل فضل شام کے عربوں میں سے شمار کیا ہے ۱۲
آل شمرود
آل سند
آل ابی ملک
آل ابی فہد
اولاد الکافرہ
آل سرحہ
غزیہ کا بطن ہے - بریۃ الحجاز میں اپنی قوم غزیہ کے پاس یہ لوگ آباد ہیں ۱۲
آل ارقط
آل رفیع
بلبا سوید
بنو اسلم
بنو جوش
بنو مردیس
بنو عزینہ
بنی وہیر قبیلہ جذام کا بطن ہے - دقہلیہ و مرتاحیہ دیار مصر میں یہ لوگ آباد ہیں - حمدانی نے انکا ذکر کیا ہے ۱۲
بنو عجرمہ
بنی طریف قبیلہ جذام کا بطن ہے - عجارمہ انہیں کو کہا جاتا ہے ۱۲
الجیادرہ
بنی زید ابن حرام ابن جذام کا بطن ہے - حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ بنو جیدرہ ابن معرف جبیب ابن اولید ابن سوید ابن مالک بطون زید ابن حرام سے ہیں - اور انکا بہت بڑا گروہ ہے انکے مساکن دیار مصر شرقی کے علاقہ حوف میں ہیں ۱۲
مسعود
حسین
زیاد
رویبی
سہوب
مرہ
عقیل
الشواکر
البکریون
الذعجیون
بنو صخر
الحریث
بنو واصل

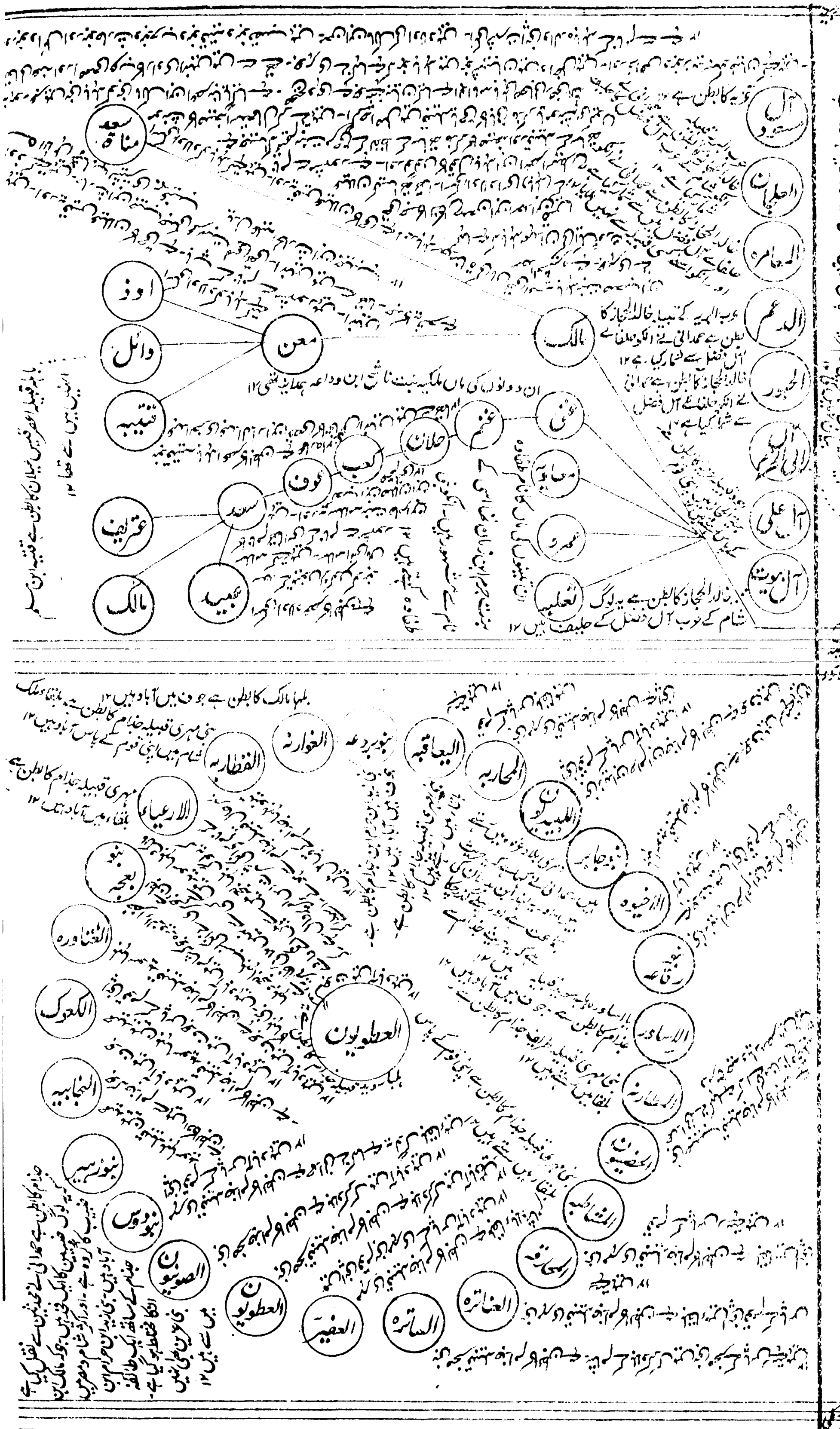

آل مسعود
الطیان
الدعامہ
الدعم
الجبور
آل ابی الحرام
آل علی
آل ابو بہ
سعد
مناقہ
اوز
وائل
معن
قتیبہ
مالک
غنم
حلان
کعب
عوف
سعد
عتریف
مالک
عمید
معایہ
عمرو
ثعلبہ
ان دونوں کی ماں ملکیہ بنت ناشح ابن وداعہ ہمدانیہ تھی ۱۲
شام کے نوب آل فضل کے حلیف ہیں ۱۲
بلیا مالک کا بطن ہے جو مصر میں آباد ہیں ۱۲
الغوارنہ
بنو بردعہ
الیعاقبہ
المحاربہ
القطاربہ
الاریباء
بنو بعجہ
القناوہ
الکعوک
النجابہ
بنو نسیر
بنو ویس
الصویون
العطویون
العفیرہ
المساترہ
العنانرہ
السحارقہ
الخضیون
الاساودہ
رفاعہ
الرضیدہ
بنو جابر
اللبیدیون
العطویون

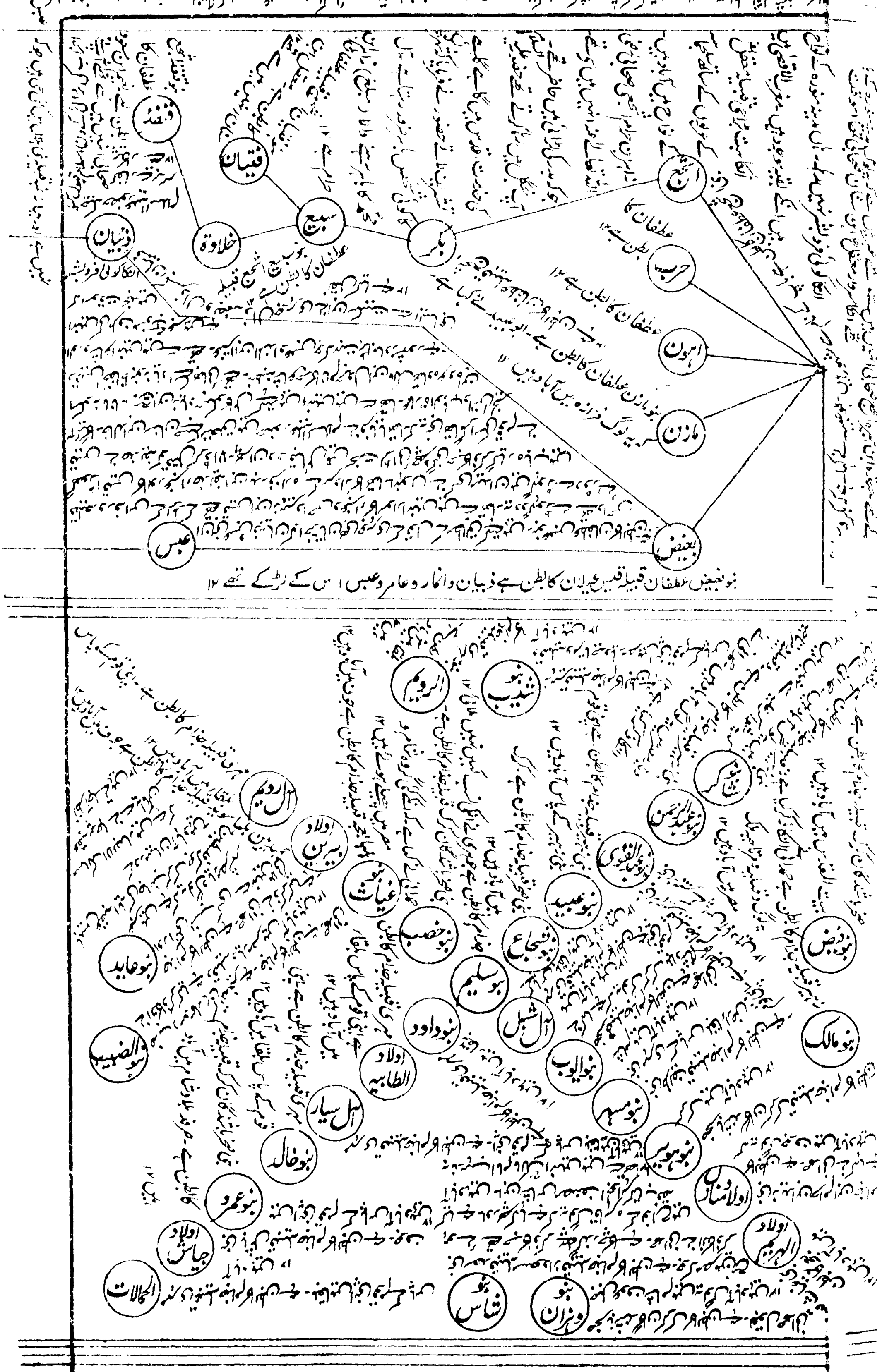
ذبیان
خلاوة
سبیع
فتیان
قنفد
بکر
اشجع
جرب
اہون
مازن
بغیض
عبس
بنو بغیض غطفان قبیلہ قیس عیلان کا بطن ہے ذبیان وانمار وعامر وعبس اس کے لڑکے تھے ۱۲
بنو شیب
الرویم
آل ردیم
اولاد بربن
غیاث
بنو خصیب
بنو عبید
بنو عبدالقوی
بنو عبدالرحمن
بنو بکر
بنو بغیض
بنو مالک
بنو سلیم
بنو داود
آل شبل
بنو ایوب
بنو مسہر
بنو ہبیرہ
اولاد الطابیہ
آل سیار
بنو خالد
بنو عمرو
بنو عابد
بنو الضبیب
اولاد جیاش
الکلالات
بنو شاس
بنو وزان
اولاد الہریم
اولاد ونسار

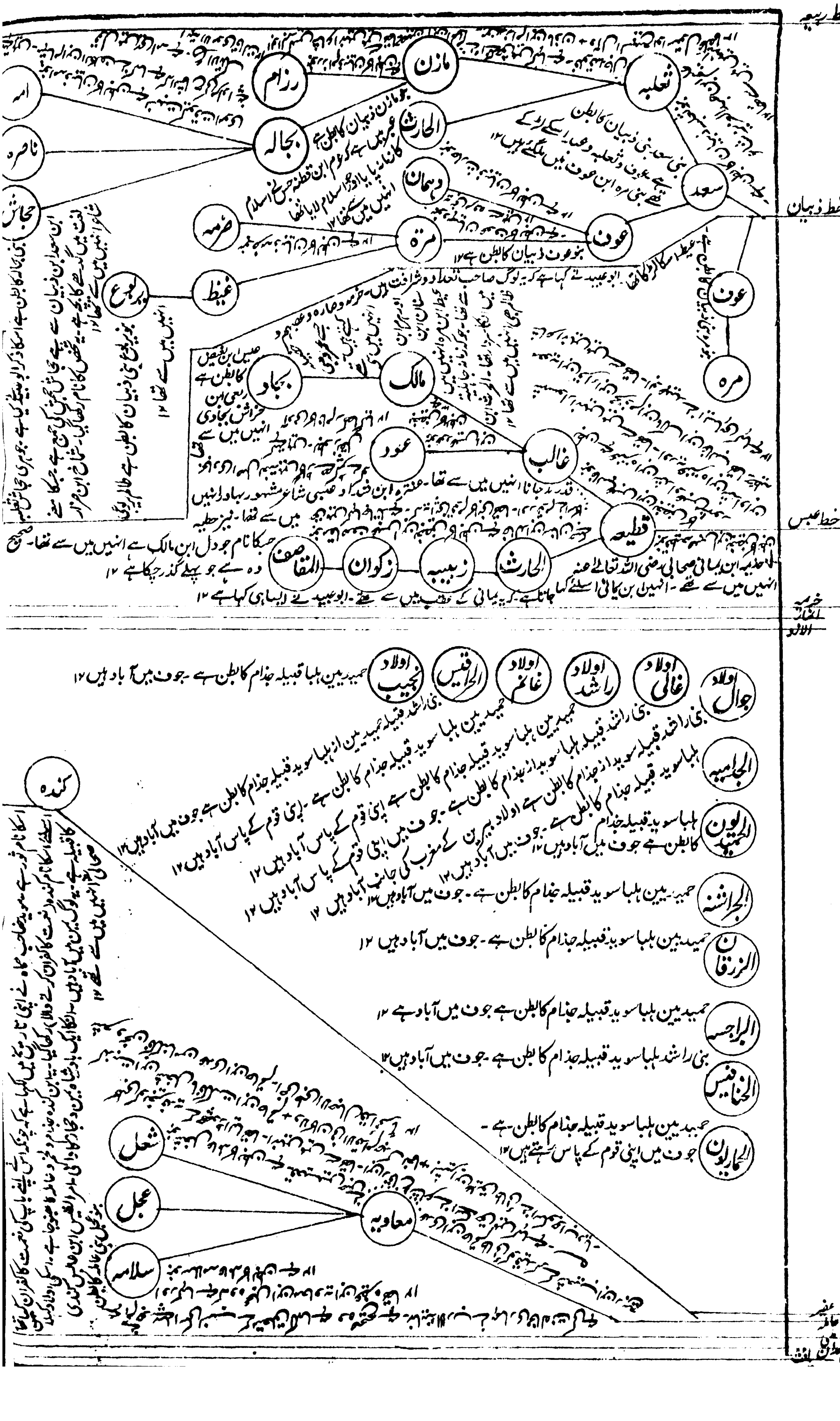
خط ربیعہ
خط ذبیان
خط عبس
ثعلبہ
مازن
رزام
امہ
ناصرہ
بجالہ
حجاش
الحارث
سعد
عوف
مرہ
ضرمہ
دہمان
غیظ
یربوع
عوف
مرہ
مالک
بجاد
عوذ
غالب
قطیعہ
الحارث
زبیبہ
زکوان
القاصف
بنو عوف ذبیان کا بطن ہے ۱۲
بنی سعد بن ذبیان کا بطن
انہیں میں سے تھا ۱۲
وہ ہے جو پہلے گذر چکا ہے ۱۲
اولاد جوال
اولاد غالی
اولاد راشد
اولاد غانم
اولاد الرقیس
اولاد الحجیب
حمیدین بلبا قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ جوف میں آباد ہیں ۱۲
الجامعہ
الجراشنہ
حمیدین بلبا سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ جوف میں آباد ہیں ۱۲
الزرقان
حمیدین بلبا سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ جوف میں آباد ہیں ۱۲
البراجسہ
حمیدین بلبا سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے جوف میں آباد ہے ۱۲
الخنافیس
بنی راشد بلبا سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے۔ جوف میں آباد ہیں ۱۲
حمیدین بلبا سوید قبیلہ جذام کا بطن ہے۔
جوف میں اپنی قوم کے پاس رہتے ہیں ۱۲
کندہ
شعل
عجل
سلامہ
معاویہ

مازن
سعد
ہلال
عقیل
جابر
العشرا
بنی فزارہ قبیلہ ذبیان کا بطن ہے ۱۲
سعد
عدی
بدر
بنو عدی فزارہ کا بطن ہے ۱۲
ظالم
غراب
شمخ
اولاد محمد
الغفیات
الشنفہ
العلاوی
اللواتی
الواشی
المواجد
الطاہیر
بنو صبیح
الجماعات
الطوسی
الشعوب
بنو نفایہ
القبوس
المساورہ
اشوس
ثعلبہ
عقبہ
السکون
بروایت جوہری بفتح سین یا سکی اولاد کندہ کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں ۱۲
عیاض
بنو عیاض کندہ کا بطن ہے۔ ابو عبید نے کہا ہے عبادہ فقیہ انہیں میں سے تھا ۱۲
شکامہ
شبیب
اشرس

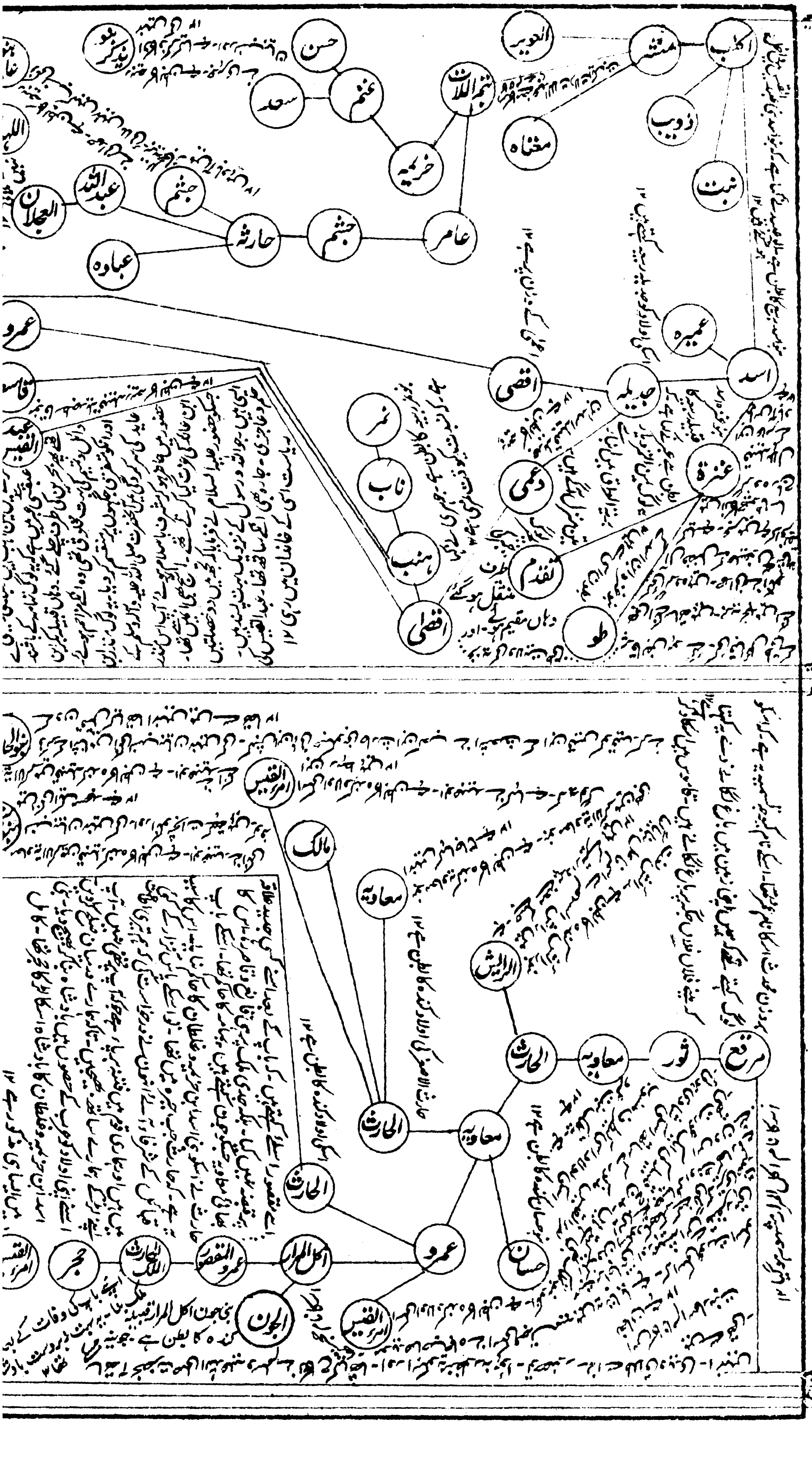
الکلاب
ذویب
نبت
عمیرہ
اسد
جدیلہ
اقصی
عنزة
دعمی
طو
نمر
ناب
ہنب
عامر
جشم
حارثہ
عبادہ
عبداللہ
جشم
العجلان
خزیمہ
تیم اللات
غنم
حسن
سعد
عمرو
وہاں مقیم رہے اور
منتقل ہوگئے
مرتع
ثور
معاویہ
الحارث
الرائش
معاویہ
الحارث
معاویہ
مالک
امرؤ القیس
الحارث
عمرو
حسان
امرؤ القیس
الجون
اکل المرار
عمرو المقصور
الحارث الملک
حجر

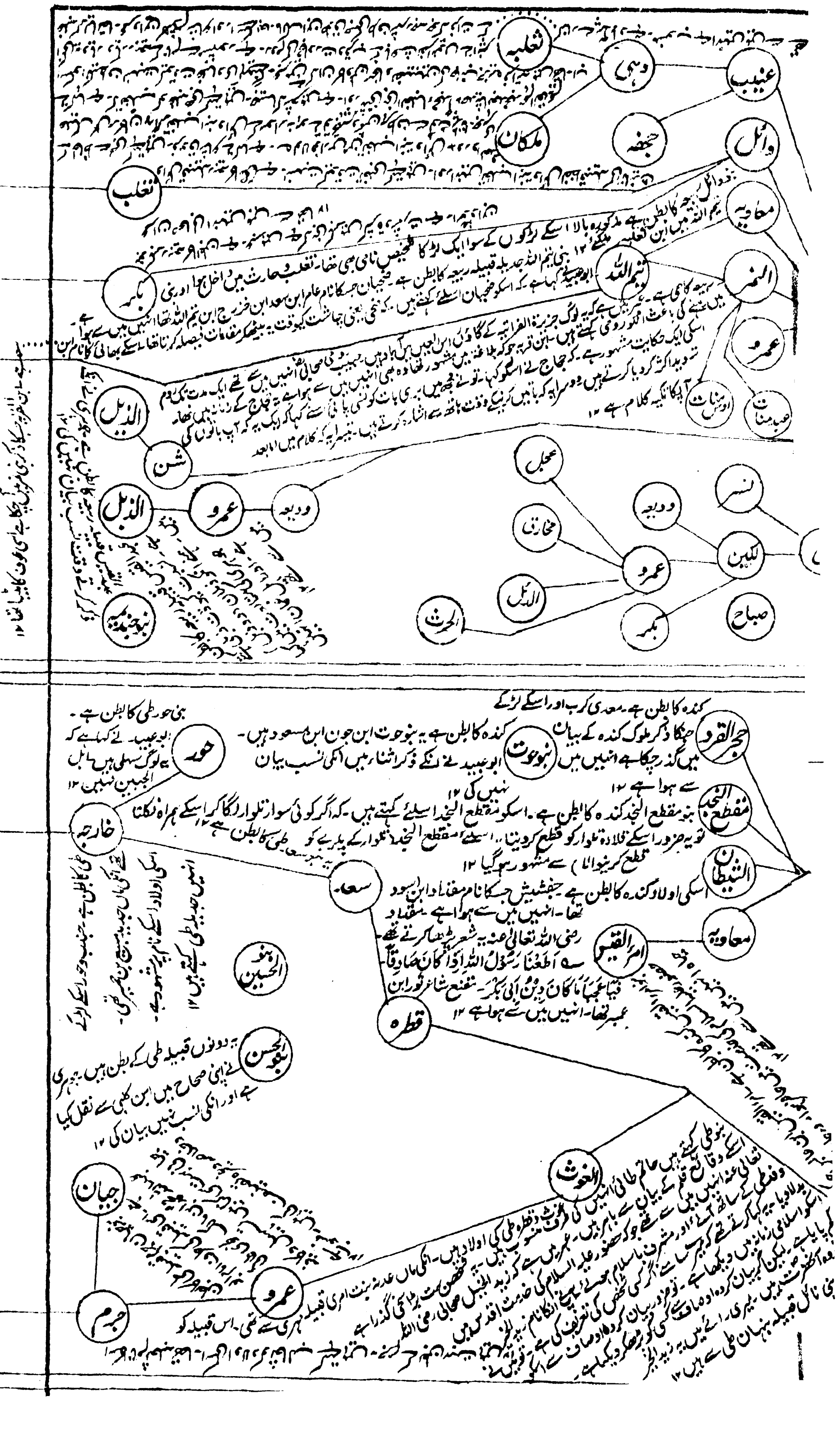
ثعلبہ
وہب
عنبس
ملکان
جحفہ
وائل
تغلب
معاویہ
تیم اللہ
النمر
بکر
عمرو
اوس مناۃ
الذہل
شن
الذہل
عمرو
ودیعہ
محلم
ودیعہ
مخارق
لکیز
الدئل
عمرو
صباح
بکرہ
الحرث
کندہ کا بطن ہے۔ معدی کرب اور اسکے لڑکے
حجر القرد
کندہ کا بطن ہے یہ بنوجوت ابن جون ابن اسعود ہیں۔ جنکا ذکر ملوک کندہ کے بیان میں گذر چکا ہے انہیں میں
بنوجوت
بنی حوطی کا بطن ہے۔ ابوعبید نے کہا ہے کہ یہ لوگ سہلی ہیں اہل الجبین نہیں ۱۲
حوہ
مقطع النجد
بنو مقطع النجد کندہ کا بطن ہے۔ اسکو مقطع النجد اسلئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی سوار تلوار لگاکر اسکے ہمراہ نکلتا تو یہ ضرور اسکے قلادہ تلوار کو قطع کر دیتا
خارجہ
الشیطان
سعد
اسکی اولاد کندہ کا بطن ہے جفشیش جسکا نام معدان ابن اسود تھا۔ انہیں میں سے ہوا ہے مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے
معاویہ
امرء القیس
بنو الحبین
قطرہ
بنو الحسن
یہ دونوں قبیلہ طی کے بطن ہیں۔ جوہری نے اپنی صحاح میں ابن کلبی سے نقل کیا ہے اور انکی نسب نہیں بیان کی ۱۲
الغوث
جبان
عمرو
جرم

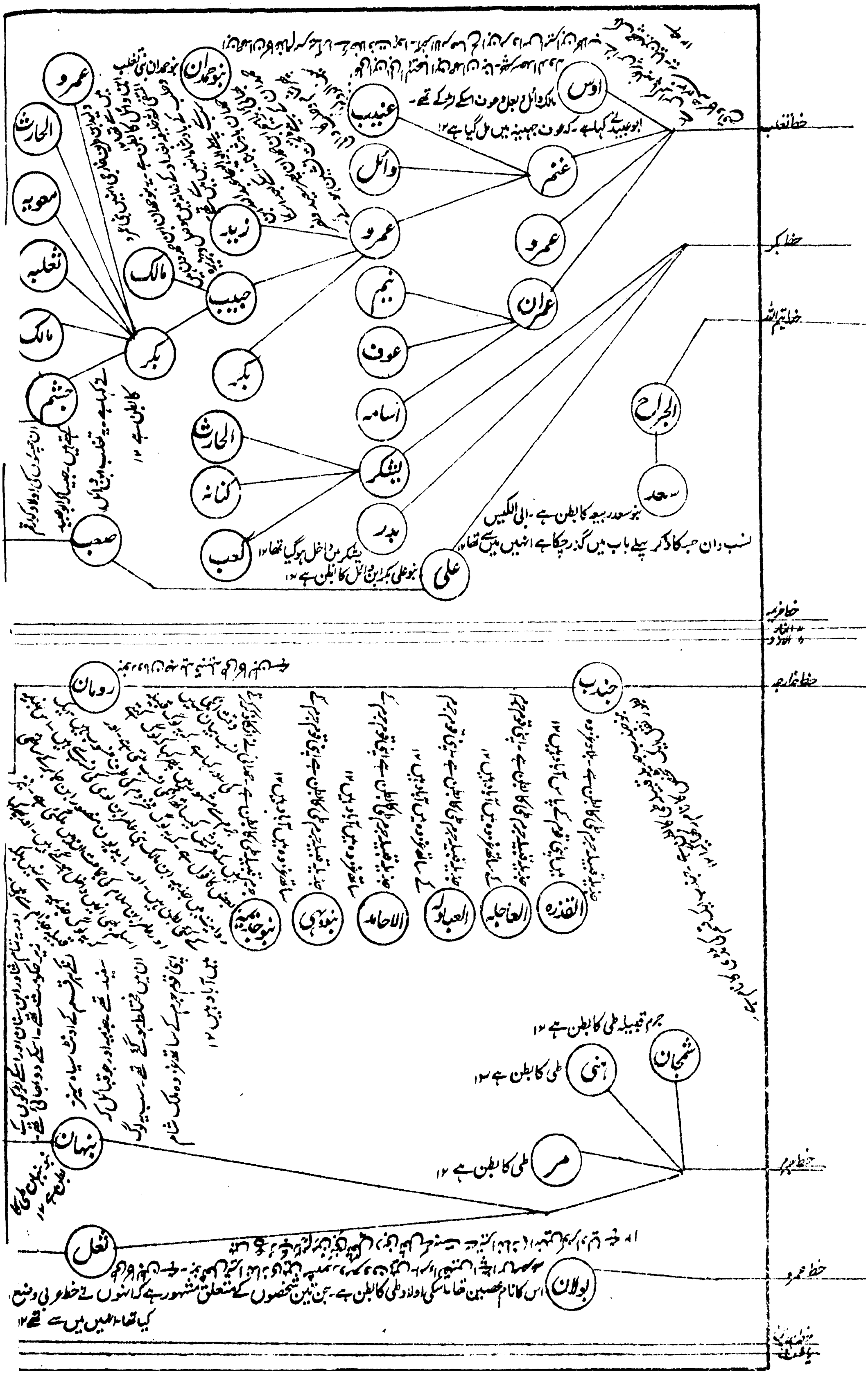
خط ثعلب
اوس
عنیب
وائل
غنم
عمرو
مالک وائل بعل وعوف اسکے لڑکے تھے۔
ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ عوف جہینہ میں مل گیا ہے ۱۲
بنو حمران
بنو حمران بنی تغلب
عمرو
الحارث
سعوبه
ثعلبه
مالک
جشم
بکر
مالک
حبیب
زبیه
عمرو
خط بکر
عمران
تیم
عوف
خط تیم اللہ
الجراح
سعد
بکه
اسامه
الحارث
بشکر
کنانه
بدر
کعب
صعب
علی
بنو سعد ربیعه کا بطن ہے - ابن الکلبی
نسب دان جس کا ذکر پہلے باب میں گذر چکا ہے انہیں میں سے تھا
یشکر میں داخل ہوگیا تھا ۱۲
بنو علی بکر بن وائل کا بطن ہے ۱۲
خط خارجه
روماں
جندب
الفذره
العاجله
العباوله
الاحامد
بنو یہی
بنو خالیه
جرم قبیله طی کا بطن ہے ۱۲
شمجان
ھنی
طی کا بطن ہے ۱۲
مر
طی کا بطن ہے ۱۲
بنهان
ثعل
بولان
خط عمرو
اس کا نام عصیبن تھا اسکی اولاد طی کا بطن ہے۔ جن تین شخصوں کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے خط عربی وضع کیا تھا انھیں میں سے تھے ۱۲

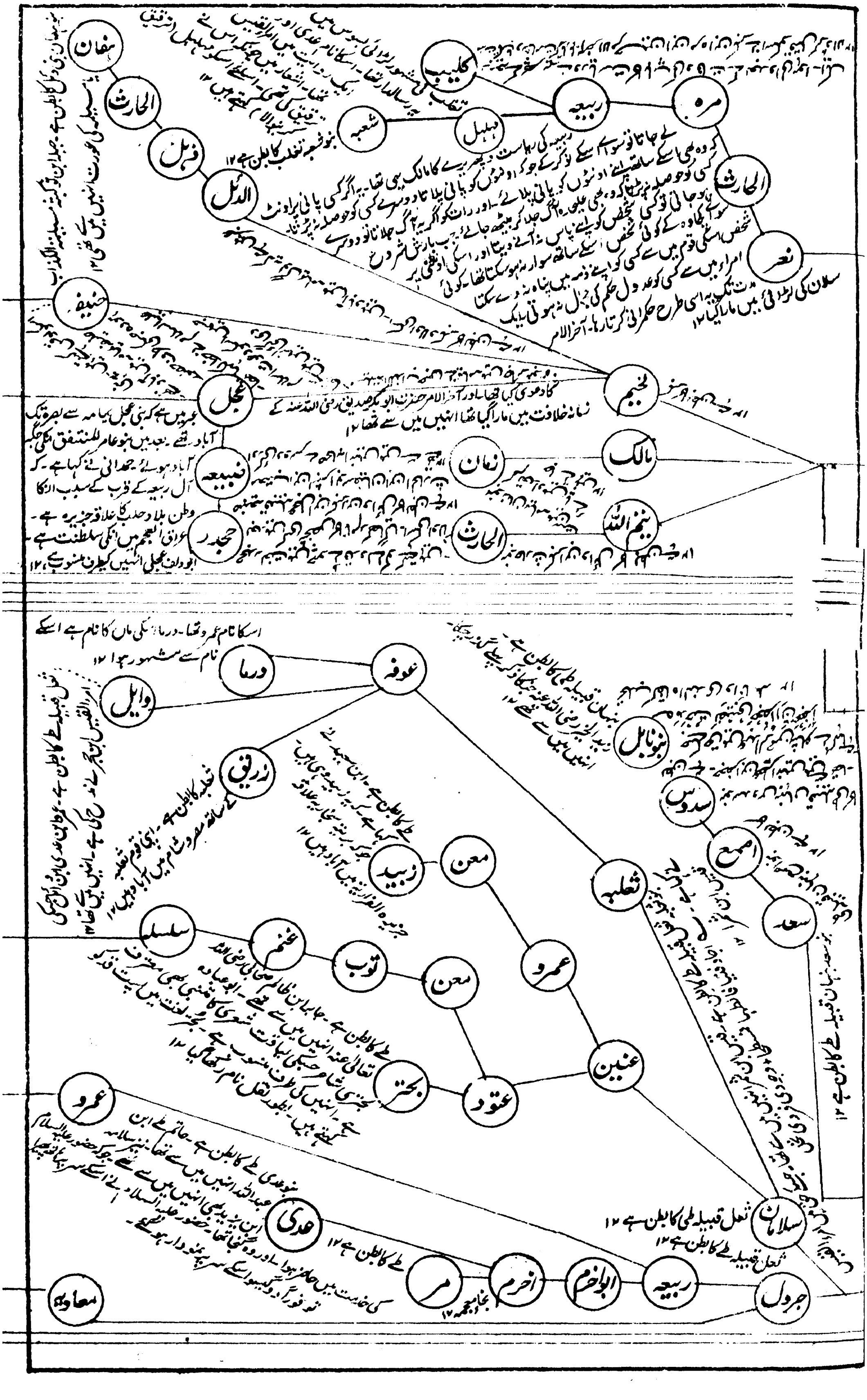
مره
ربیعه
کلیب
الحارث
نمر
شعبه
بنو شعبه تغلب کا بطن ہے ۱۲
الحارث
الدئل
حنیفه
عجل
لجیم
مالک
زمان
تیم الله
ضبیعه
جحدر
الحارث
عوفه
ورما
اسکا نام عمرو تھا۔ ورما اسکی ماں کا نام ہے اسکے نام سے مشہور ہوا ۱۲
وایل
زریق
زبید
معن
ثعلبه
سدوس
اصمع
سعد
سلسله
غنم
توب
معن
عمرو
عنین
عتود
بحتر
عمرو
عدی
سلامان
نعل قبیلہ طی کا بطن ہے ۱۲
جرول
ثعل قبیلہ طے کا بطن ہے ۱۲
ربیعه
ابوخزم
اخزم
مر
طے کا بطن ہے ۱۲
معاویه

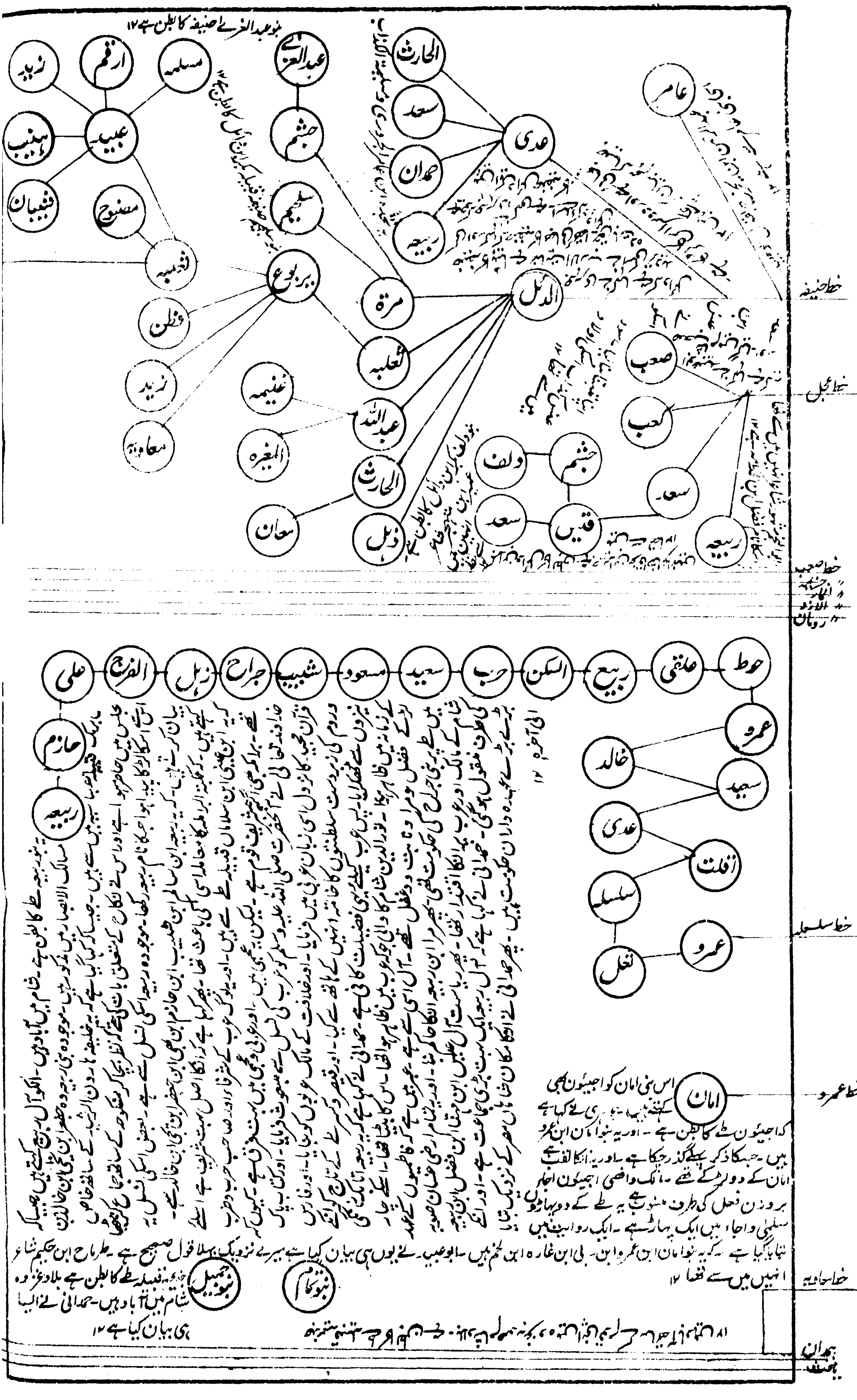
بنو عبد العزیٰ حنیفہ کا بطن ہے ۱۲
عامر
الحارث
سعد
حمدان
ربیعہ
عدی
عبد العزیٰ
جشم
سلیم
مرۃ
الدئل
زبید
ارقم
مسلمہ
ہذیب
عبید
قبیبان
مضوج
ثعلبہ
یربوع
قطن
زبید
معاویہ
غنیمہ
عبد اللہ
المغیرہ
الحارث
سعان
ذہل
صعب
کعب
سعد
ربیعہ
ولف
جشم
سعد
قیس
حوط
علقی
ربیع
السکن
حرب
سعید
مسعود
شبیب
جراح
زہل
الفرج
علی
حازم
ربیعہ
عمرو
خالد
سعید
عدی
افلت
سلسلہ
عمرو
ثعل
امان
اس بنی امان کو اجیئون بھی
کہتے ہیں ۔۔۔ نے کہا ہے
کہ اجیئون طے کا بطن ہے ۔ اور یہ بنو امان ابن عمرو
ہیں جنکا ذکر پہلے گذر چکا ہے ۔ اور یہ انکا لقب ہے
امان کے دو لڑکے تھے ۔ ۔ ۔ اجیئون اجلر
بروزن فعل کی طرف منسوب ہے یہ طے کے دو پہاڑوں
سلمی و اجا میں ایک پہاڑ ہے ۔ ایک روایت میں
بتایا گیا ہے ۔ کہ یہ بنو امان ابن عمرو ابن ۔ لی ابن غارہ ابن لخم ہیں ۔ ابو عبید نے یوں ہی بیان کیا ہے میرے نزدیک پہلا قول صحیح ہے ۔ طرماح ابن حکیم شاعر
انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو کام
بنو جمیل
جذیلہ قبیلہ طے کا بطن ہے بلاد غزہ و
شام میں آباد ہیں ۔ حمدانی نے ایسا
ہی بیان کیا ہے ۱۲
خط حنیفہ
خط عجل
خط صعب
خط سلسلہ
خط عمرو
خط اجاویہ
ہمدان

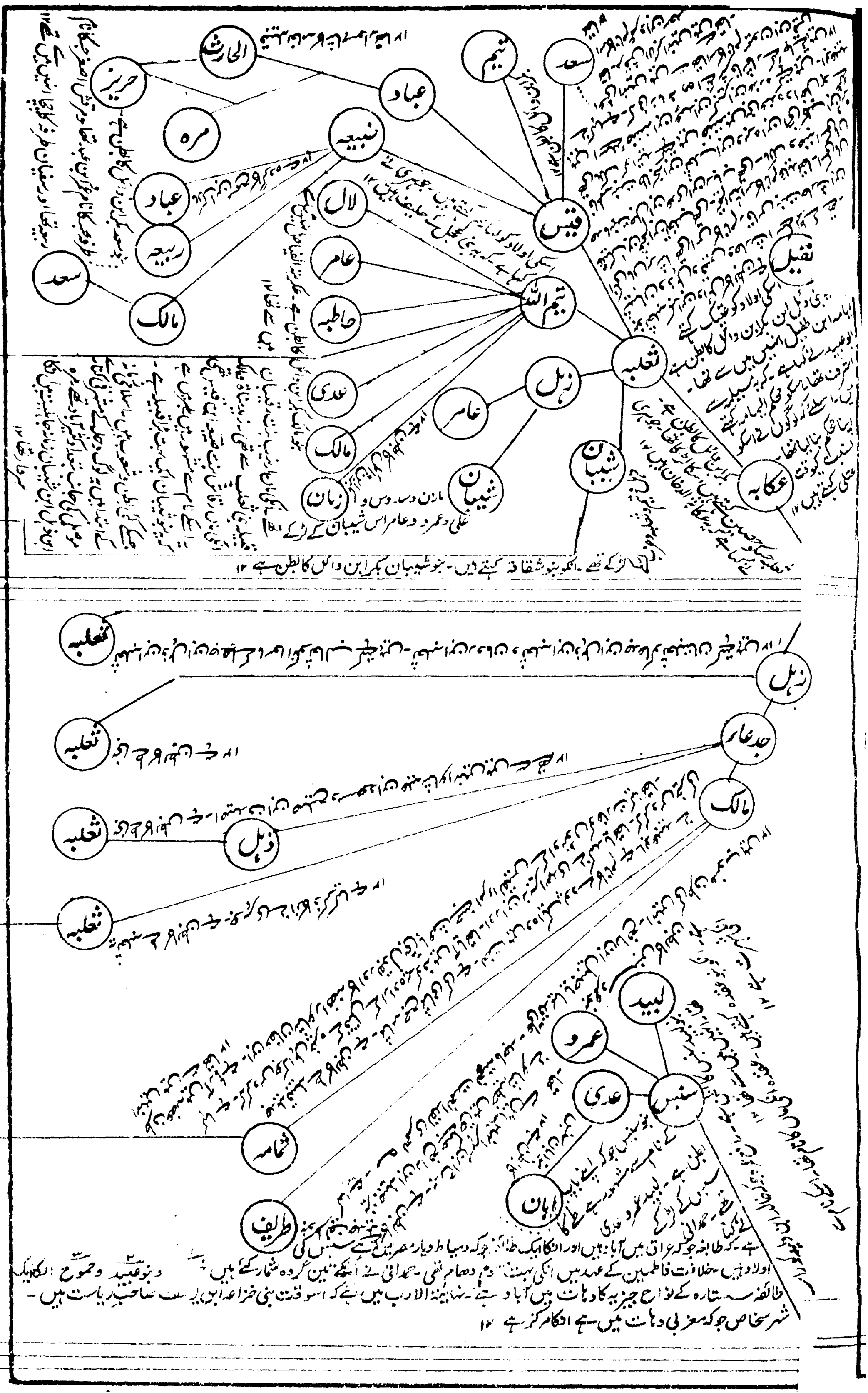
سعد
تیم
عباد
الحارث
مرہ
نبیعہ
عباد
ربیعہ
سعد
مالک
لال
عامر
حاطبہ
تیم اللہ
قیس
عدی
مالک
زبان
ثعلبہ
ذہل
عامر
شیبان
شیبان
عکابہ
انکے لڑکے تھے۔ انکو بنو شقاقہ کہتے ہیں۔ بنو شیبان بکر ابن وائل کا بطن ہے ۱۲
ثعلبہ
ذہل
ثعلبہ
مالک
ذہل
ثعلبہ
ثعلبہ
لبید
عمرو
عدی
سنبس
ابان
ثمامہ
طریف

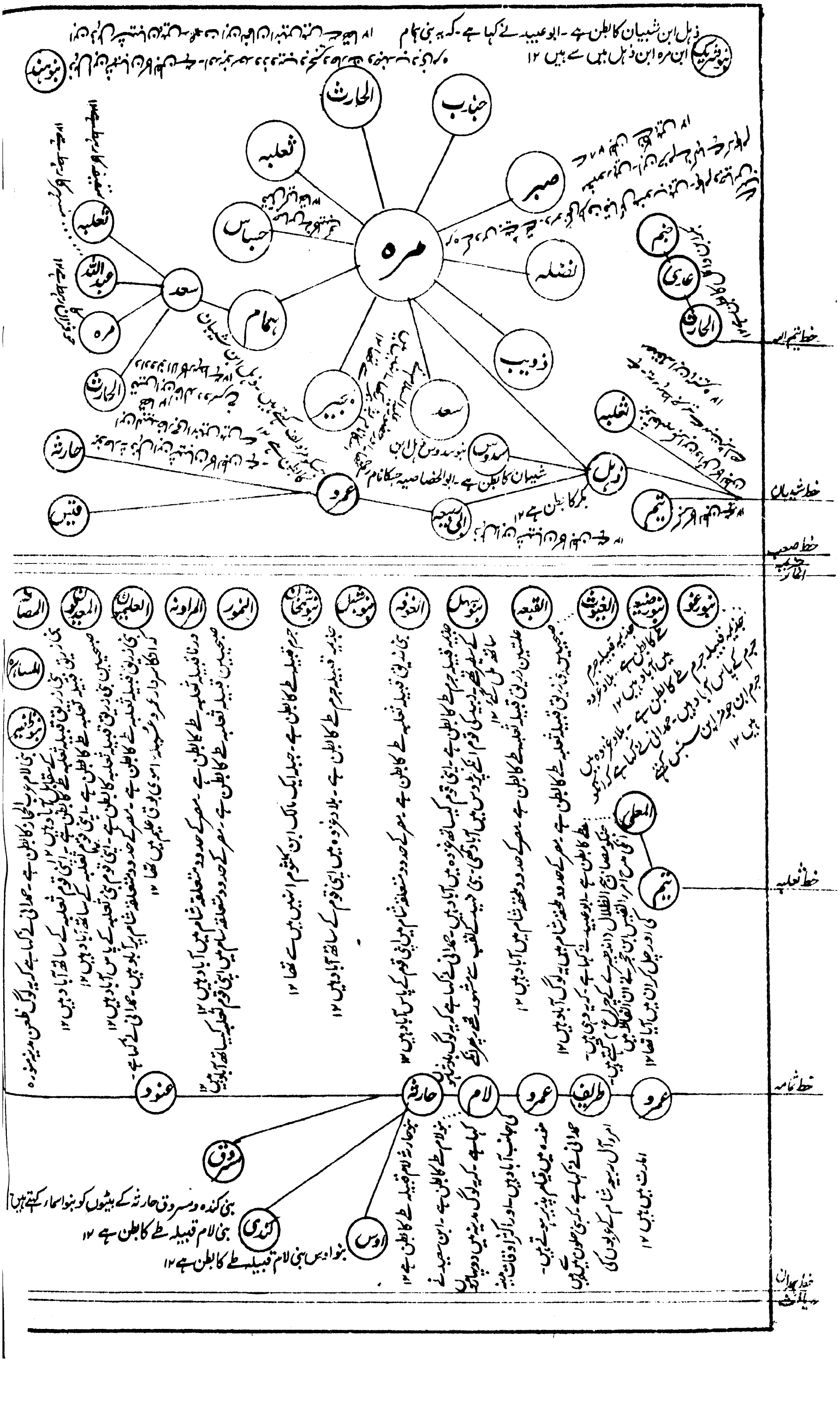
ذہل ابن شیبان کا بطن ہے - ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ یہ بنی ہمام ابن مرہ ابن ذہل میں سے ہیں ۱۲
مره
الحارث
جناب
ثعلبه
صبر
ہمام
سعد
عبدالله
ثعلبه
مره
الحارث
ذویب
سعد
ذہل
ثعلبه
تیم
عمرو
حارثه
قیس
ابی ربیعه
الحارث
عدی
تیم
المعلی
خط تیم اللات
خط شیبان
خط ثعلبه
عنود
حارثه
لام
عمرو
طریف
عمرو
مسروق
کندی
اوس
بنی کندہ و مسروق حارثہ کے بیٹوں کو بنو اسمار کہتے ہیں
بنی لام قبیلہ طے کا بطن ہے ۱۲
بنو اوس بنی لام قبیلہ طے کا بطن ہے ۱۲

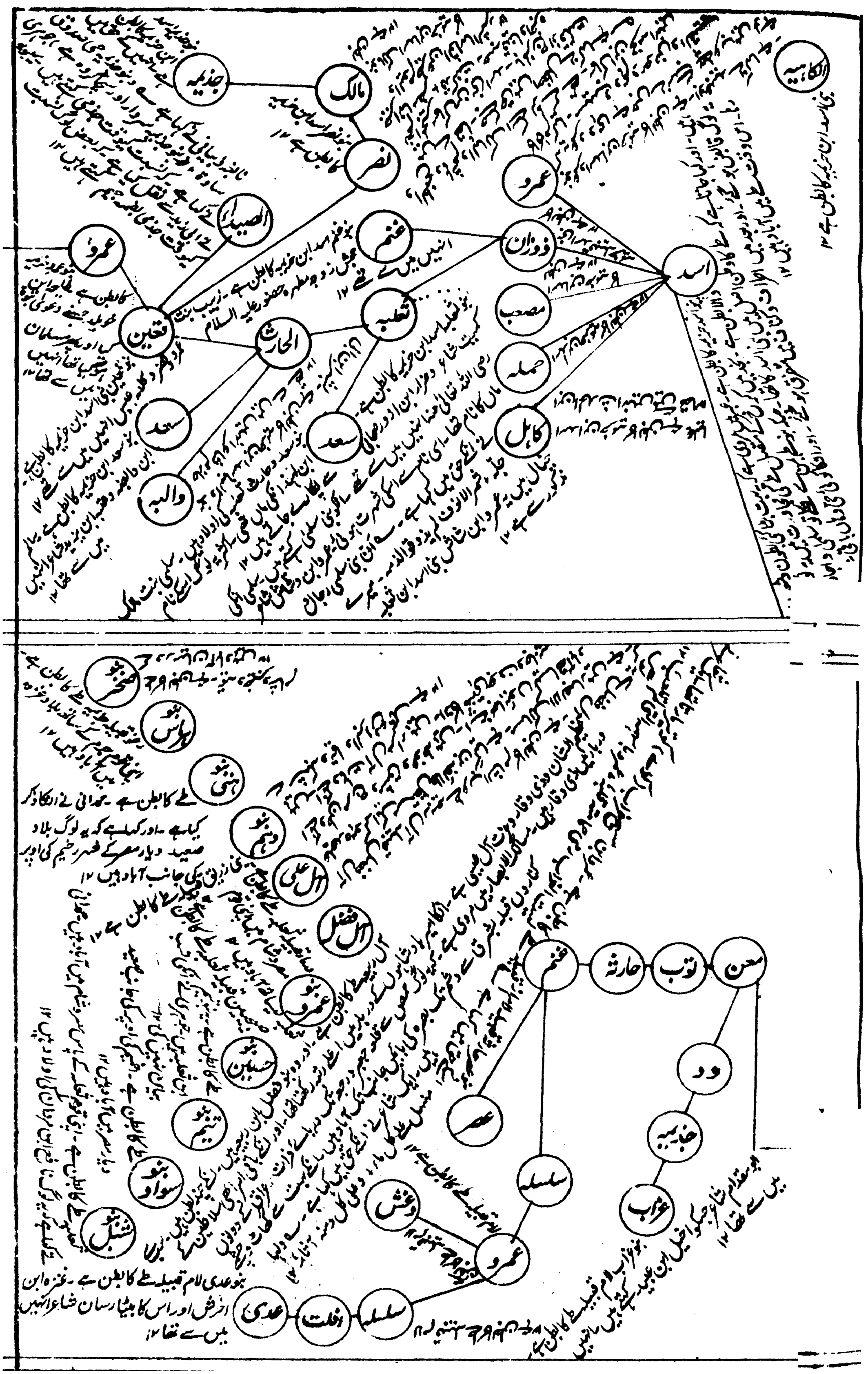
الکاہیہ
اسد
عمرو
دودان
مصعب
حملہ
کاہل
غنم
ثعلبہ
الحارث
سعد
سعد
والبہ
قعین
عمرو
الصیدا
نصر
مالک
جذیمہ
بنو صخر
بنو ہنی
بنو وہم
آل علی
آل فضل
بنو عمرو
بنو تیم
بنو سواد
بنو شبل
معن
ثوب
حارثہ
غنم
ود
جابیہ
عصر
سلسلہ
وحش
عمرو
سلسلہ
افلت
عدی
لے کا بطن ہے۔ ہمدانی نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ لوگ بلاد صعید دیار مصر کے شہر خیم کی اوپر کی جانب آباد ہیں ۱۲
بنو عدی لام قبیلے کا بطن ہے۔ عنترہ ابن الاخرس اور اس کا بیٹا رسان شاعر انہیں میں سے تھا ۱۲

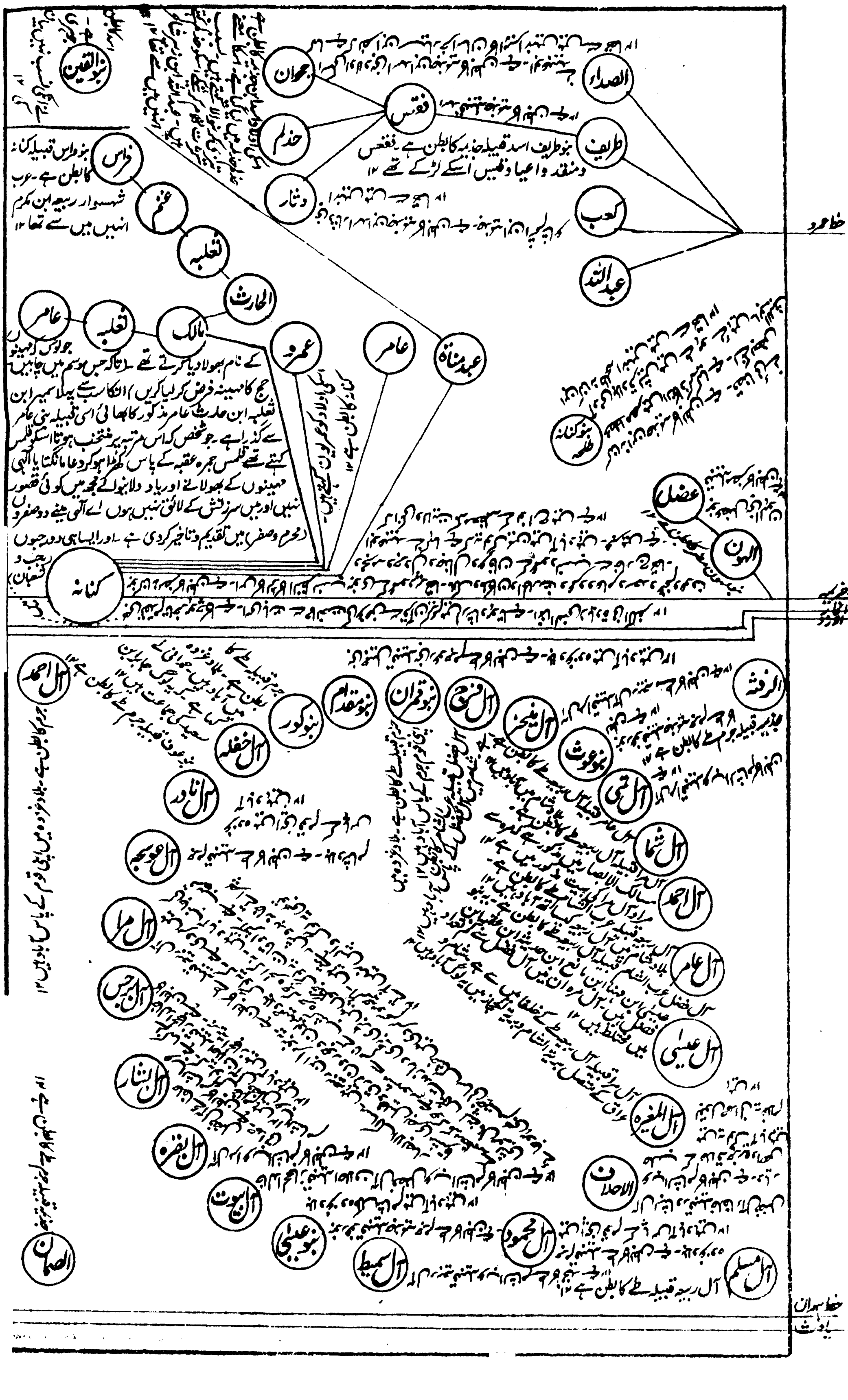
الصداء
طریف
کعب
عبداللہ
قعس
جحوان
حذلم
وثار
بنو القین
خطا عمرو
بنو طریف اسد قبیلہ خزیمہ کا بطن ہے۔ فقعس و منقذ و اعیا و فقس اسکے لڑکے تھے ۱۲
فراس
غنم
ثعلبہ
الحارث
مالک
ثعلبہ
عامر
عمرو
عامر
عبدمناة
بنو فراس قبیلہ کنانہ کا بطن ہے۔ عرب شہسوار ربیعہ ابن مکرم انہیں میں سے تھا ۱۲
جو لوگ مہینوں کے نام بھولا دیا کرتے تھے تاکہ جس موسم میں چاہیں حج کا مہینہ فرض کرلیا کریں انکا سب سے پہلا سمیر ابن ثعلبہ ابن حارث عامر مذکور کا بھائی اسی قبیلہ بنی عامر سے گذرا ہے۔ جو شخص کہ اس مرتبہ پر منتخب ہوتا اسکو قلمس کہتے تھے قلمس جمرہ عقبہ کے پاس کھڑا ہوکر دعا مانگتا یا الٰہی مہینوں کے بھولانے اور یاد دلانے کے بیچ میں کوئی قصور نہیں اور میں سرزنش کے لائق نہیں ہوں لے آئی بیٹے دو صفروں (محرم و صفر) میں تقدیم و تاخیر کردی ہے۔ اور ایسا ہی دو رجبوں (رجب و شعبان)
کنانہ
بنو کنانہ
عضل
الہون
خزیمہ
الرفشہ
آل منخر
آل فرج
بنو قران
بنو مقدام
بنو کور
آل خفلہ
آل احمد
آل نادر
آل عویجہ
بنو غوث
آل شما
آل احمد
آل عام
آل عیسی
آل المغیرہ
الاحلاف
آل مرا
آل الشار
آل مسلم
آل ربیعہ قبیلہ طے کا بطن ہے
آل سمیط
آل محمود
بنو علی
الصمان
جرم کا بطن ہے۔ علاوہ غزہ وہ میں اپنی قوم کے پاس آباد ہیں ۱۲

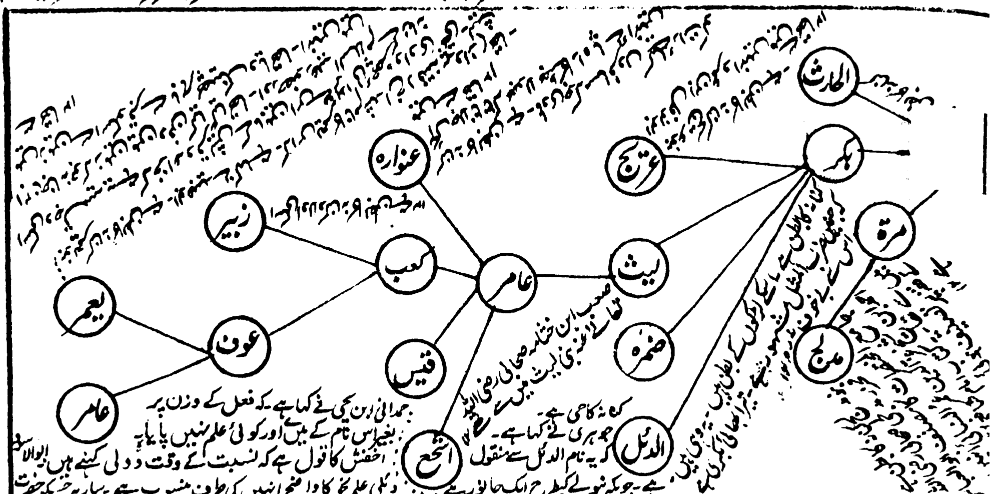

صعب ابن جثامہ صحابی رضی اللہ تعالے عنہ بنی لیث میں سے ہیں
حمدانی ابن یحی نے کہا ہے۔ کہ فعل کے وزن پر بغیر اس نام کے ہیں اور کوئی علم نہیں پایا ہے۔
کہ یہ کاسی ہے جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ نام الدئل سے منقول
اخفش کا قول ہے کہ نسبت کے وقت دؤلی کہتے ہیں ابوالاسود دؤلی علم نحو کا واضع انہیں کی طرف منسوب ہے۔ ساریہ جنکو حضرت
ہے۔ جو کہ نیولے کیطرح ایک جانور ہے
عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے منبر پر آواز دیا تھا۔ کہ یا ساریۃ الجبل (اے ساریہ پہاڑ سے مل جاؤ) اور عوف ابن اضبط انہیں میں سے تھا۔ جسکے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ والسلام نے عمرہ حدیبیہ کیوقت فرمایا جبکہ خزاعہ نے عرض کی تھی۔ کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تہامہ کے بہت تعجب خیز مکان میں تشریف لائے۔ تو حضور نے فرمایا کہ عوف ابن اضبط ہمیں تکلیف نہیں پہنچاتا اسلئے کہ وہ سب اسلام کی دعوت دیتے ہیں ۱۲
جسکے معنے اجتماع کے ہیں۔ یہ قوم بھی تفریق کے بعد مجتمع ہوئی۔ اسلئے قریش کہلانے لگے۔ یا اسلئے کہ یہ لوگ تجارت پیشہ تھے۔ اور یا اسلئے کہ حاجتمند کی حاجت پوری کیا۔

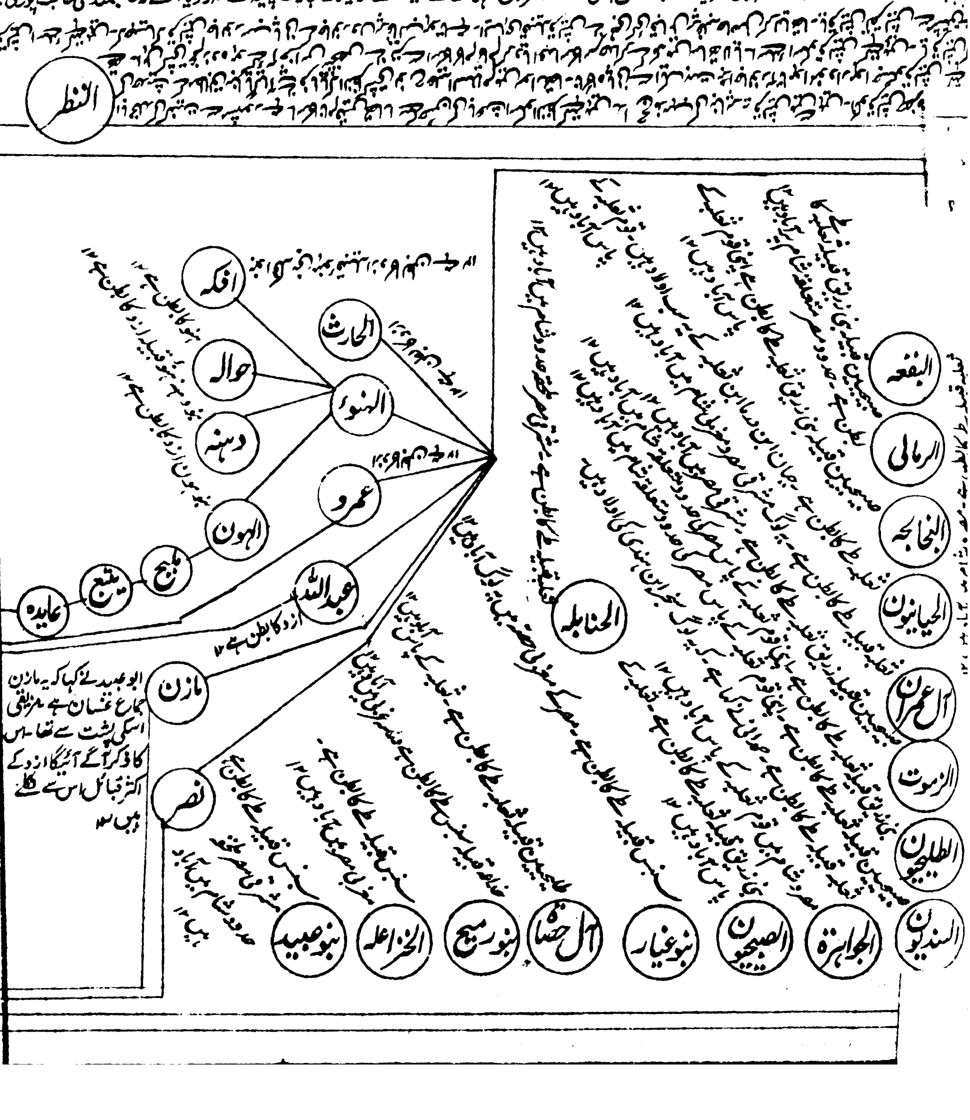

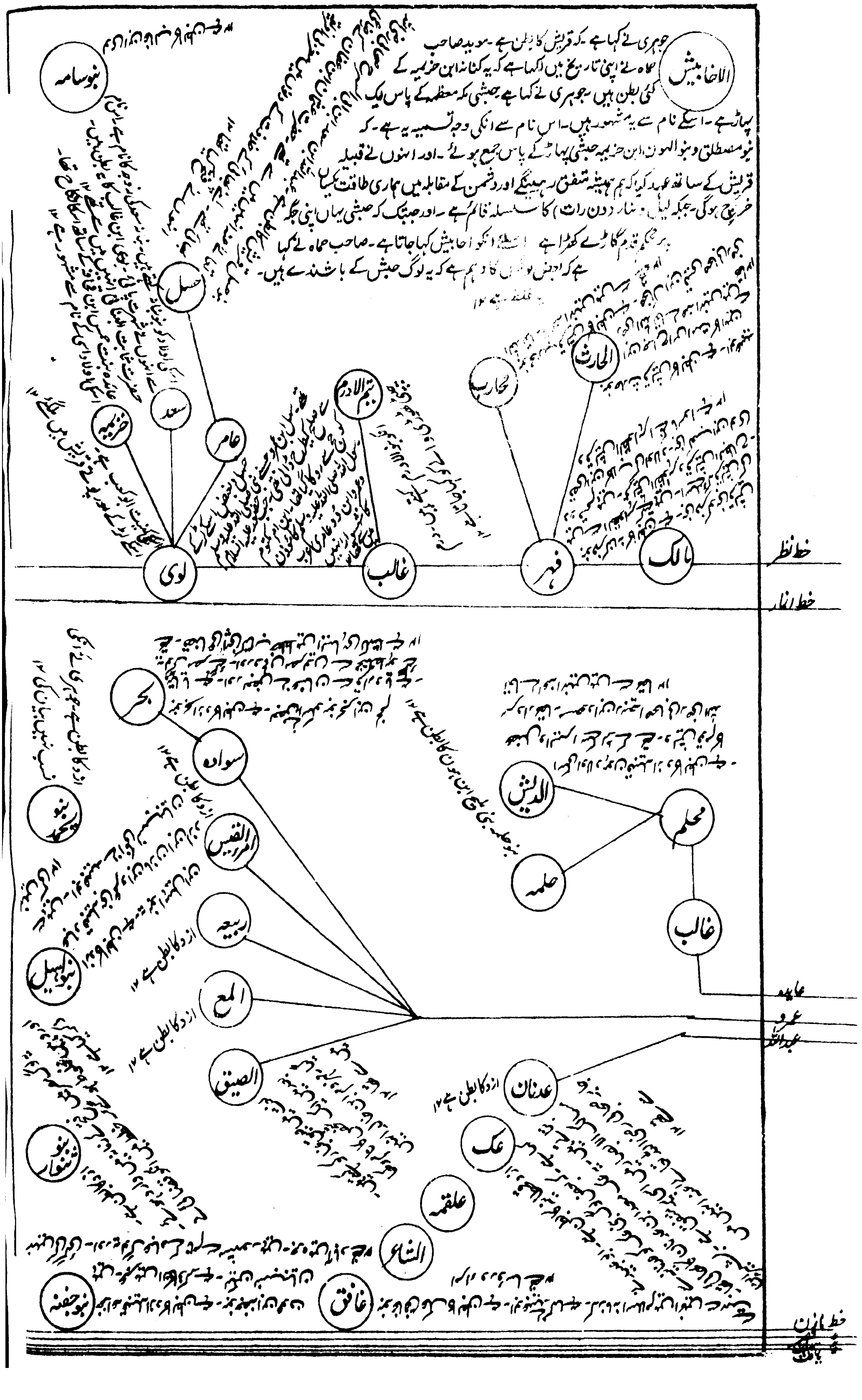

الاحابیش
جوہری نے کہا ہے۔ کہ قریش کا بطن ہے۔ مؤید صاحب حماہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ کنانہ ابن خزیمہ کے کئی بطن ہیں۔ جوہری نے کہا ہے۔ حبشی مکہ معظمہ کے پاس ایک پہاڑ ہے۔ اسکے نام سے یہ مشہور ہیں۔ اس نام سے انکی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ بنو مصطلق و بنو الہون ابن خزیمہ حبشی پہاڑ کے پاس جمع ہوئے۔ اور انہوں نے قبیلہ قریش کے ساتھ عہد کیا کہ ہم ہمیشہ متفق رہینگے اور دشمن کے مقابلہ میں ہماری طاقت یکساں خرچ ہوگی۔ جبکہ لیل و نہار (دن رات) کا سلسلہ قائم ہے۔ اور جبتک کہ حبشی یہاں اپنی جگہ پر مضبوط قدم گاڑے کھڑا ہے۔ اسلئے انکو احابیش کہا جاتا ہے۔ صاحب حماہ نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا وہم ہے کہ یہ لوگ حبش کے باشندے ہیں۔
بنوسامہ
حسل
خزیمہ
سعد
عامر
تیم الادرم
محارب
الحارث
لوی
غالب
فہر
مالک
خط نظر
خط انظار
بکر
سواد
امرء القیس
ربیعہ
المع
الصیق
بنو نہد
بنو نہیل
بنو شفار
بنو جفنہ
الدیش
محلم
حلمہ
غالب
عایدہ
عمرو
عبد اللہ
عدنان
عک
علقمہ
الشاہد
غافق
ازدکا بطن ہے ۱۲

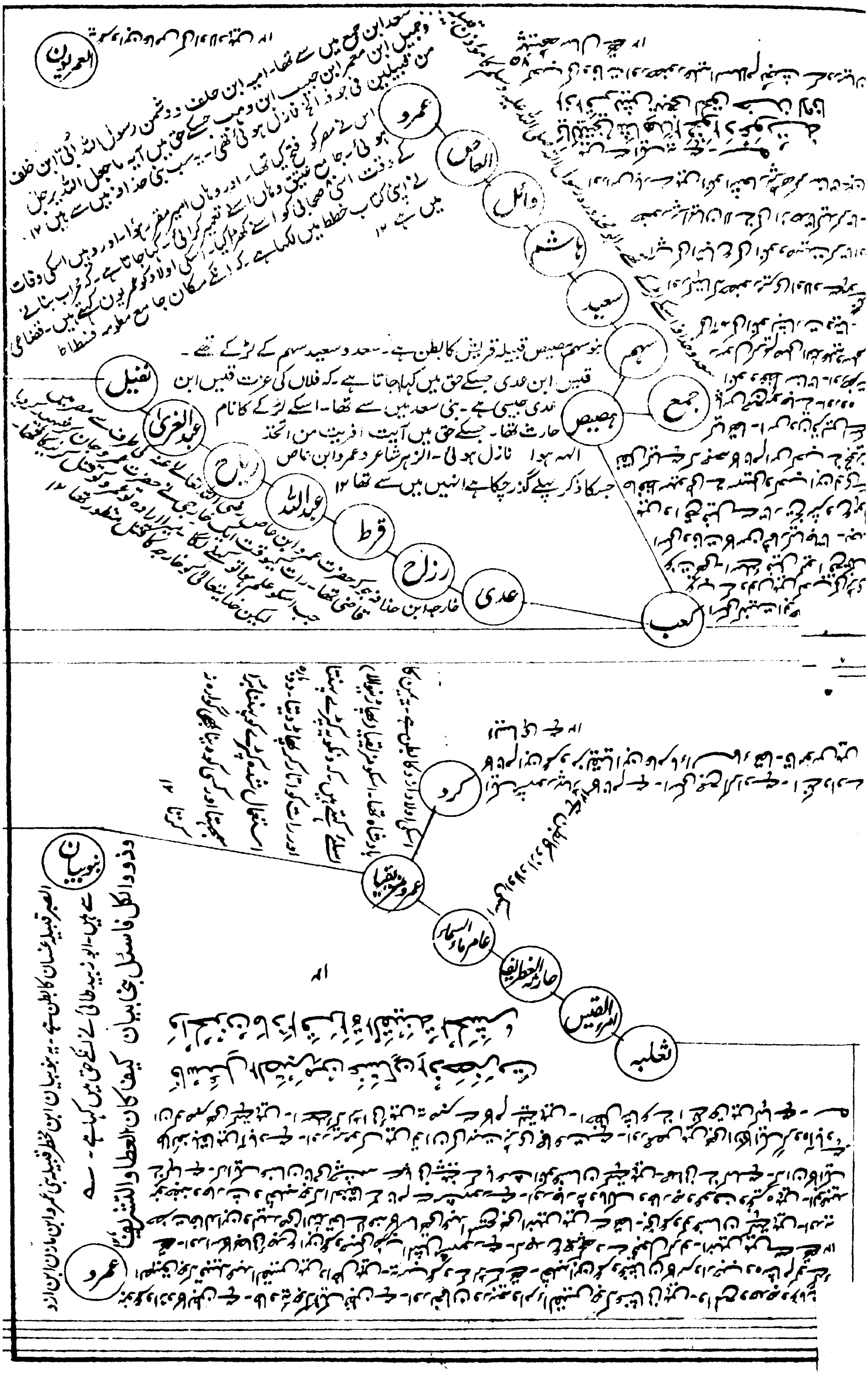
العمریون
عمرو
العاص
وائل
ہاشم
سعید
سہم
ہصیص
جمح
کعب
عدی
رزاح
قرط
عبداللہ
رباح
عبدالعزی
نفیل
سعد ابن جمح ہیں سے تھا۔ امیہ ابن خلف و دشمن رسول اللہ ابی ابن خلف وجمیل ابن معمر ابن حبیب ابن وہب جسکے حق میں آیہ ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ نازل ہوئی تھی۔ بسبب ہی صداونیں سے ہیں ۱۲
بنو سہم ہصیص قبیلہ قریش کا بطن ہے۔ سعد و سعید سہم کے لڑکے تھے۔ قیس ابن عدی جسکے حق میں کہا جاتا ہے کہ فلاں کی عزت قیس ابن عدی جیسی ہے۔ بنی سعد میں سے تھا۔ اسکے لڑکے کا نام حارث تھا۔ جسکے حق میں آیت افرءیت من اتخذ الٰہہ ہوا نازل ہوئی۔ الزہر شاعر عمرو ابن عاص جسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے انہیں میں سے تھا ۱۲
نبویان
کرد
عمرو مزیقیا
عامر ماء السماء
حارثہ الغطریف
امرؤ القیس
ثعلبہ
عمرو

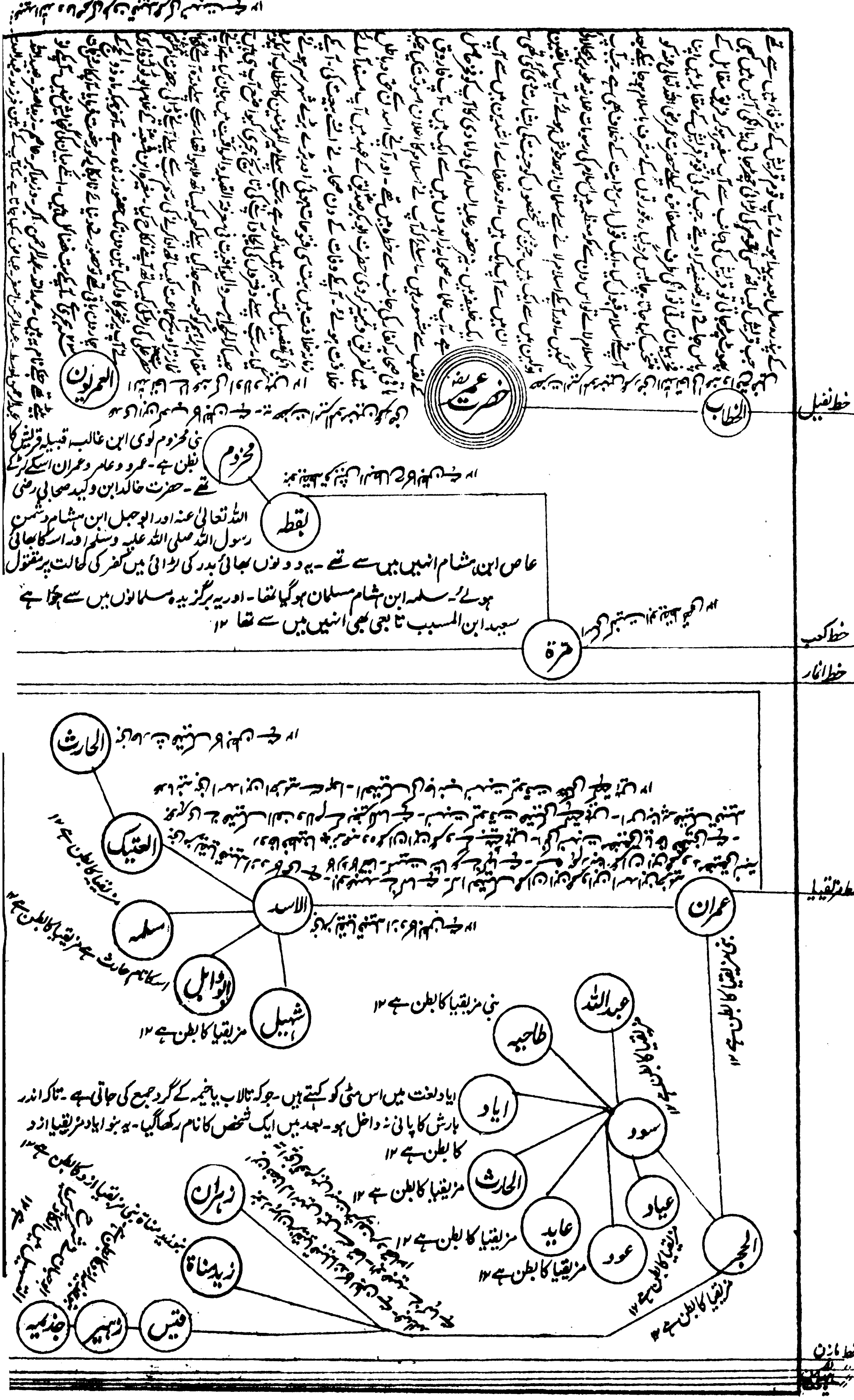
خط نفیل
الخطاب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ
العمریون
خط کعب
مخزوم
بقطہ
بنی مخزوم لوی ابن غالب قبیلہ قریش کا بطن ہے۔ عمرو و عامر و عمران اسکے لڑکے تھے۔ حضرت خالد ابن ولید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہل ابن ہشام دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکا بھائی عاص ابن ہشام انہیں میں سے تھے۔ یہ دونوں بھائی بدر کی لڑائی میں کفر کی حالت پر مقتول ہوئے۔ سلمہ ابن ہشام مسلمان ہو گیا تھا۔ اور یہ برگزیدہ مسلمانوں میں سے ہوا ہے
سعید ابن المسیب تابعی بھی انہیں میں سے تھا ۱۲
مرۃ
خط انمار
خط مزیقیا
الحارث
العتیک
الاسد
سلمہ
ابو وائل
شہیل
عمران
اسکا نام حارث ہے مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
بنی مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
عبد اللہ
طاجیہ
ایاد
سود
الحارث
عیاد
عابد
عود
الجحجب
ایاد لغت میں اس مٹی کو کہتے ہیں۔ جو کہ تالاب یا خیمہ کے گرد جمع کی جاتی ہے۔ تاکہ اندر بارش کا پانی نہ داخل ہو۔ بعد میں ایک شخص کا نام رکھا گیا۔ یہ بنو ایاد مزیقیا ازد کا بطن ہے ۱۲
مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
مزیقیا کا بطن ہے ۱۲
زہران
زید مناۃ
قیس
زہیر
جذیمہ
خط مازن

بنی مخزوم کا بطن ہے۔ ہمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی نسب کو حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاتے ہیں۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ آپکی نسب منقطع ہو چکی ہے۔ لہذا انکا اپنے آپ کو خالد ابن ولید کی طرف منسوب کرنا سراسر غلطی ہے۔ ہاں یہ لوگ آپ قریبی رشتہ دار ابن مخزوم سے ہیں یہی فخر انکے لئے کافی ہے۔ کہ قریش سے بن گئے۔ ہمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ آل مفضل عرب الشام کے حلیف ہیں ۱۲

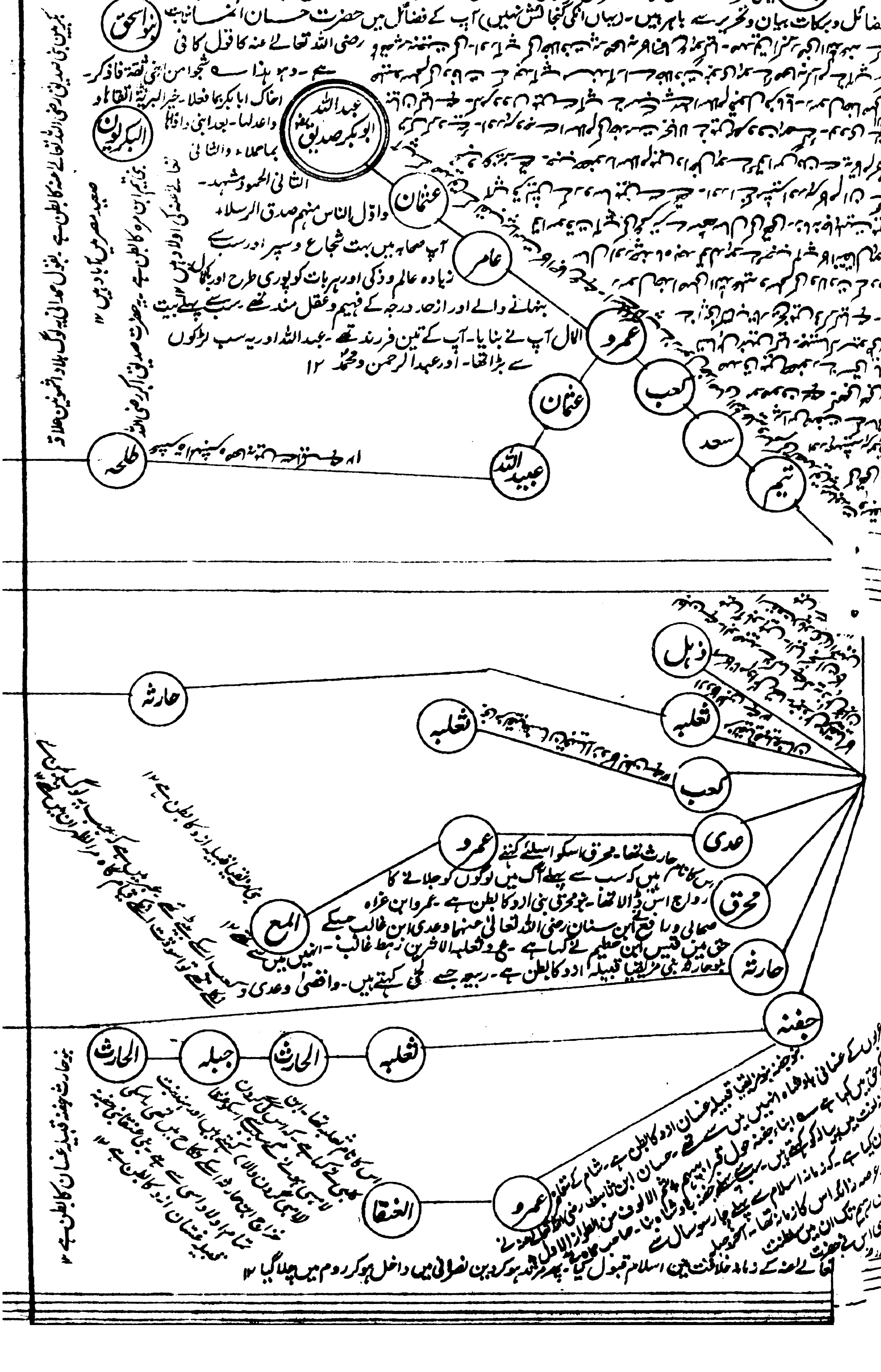

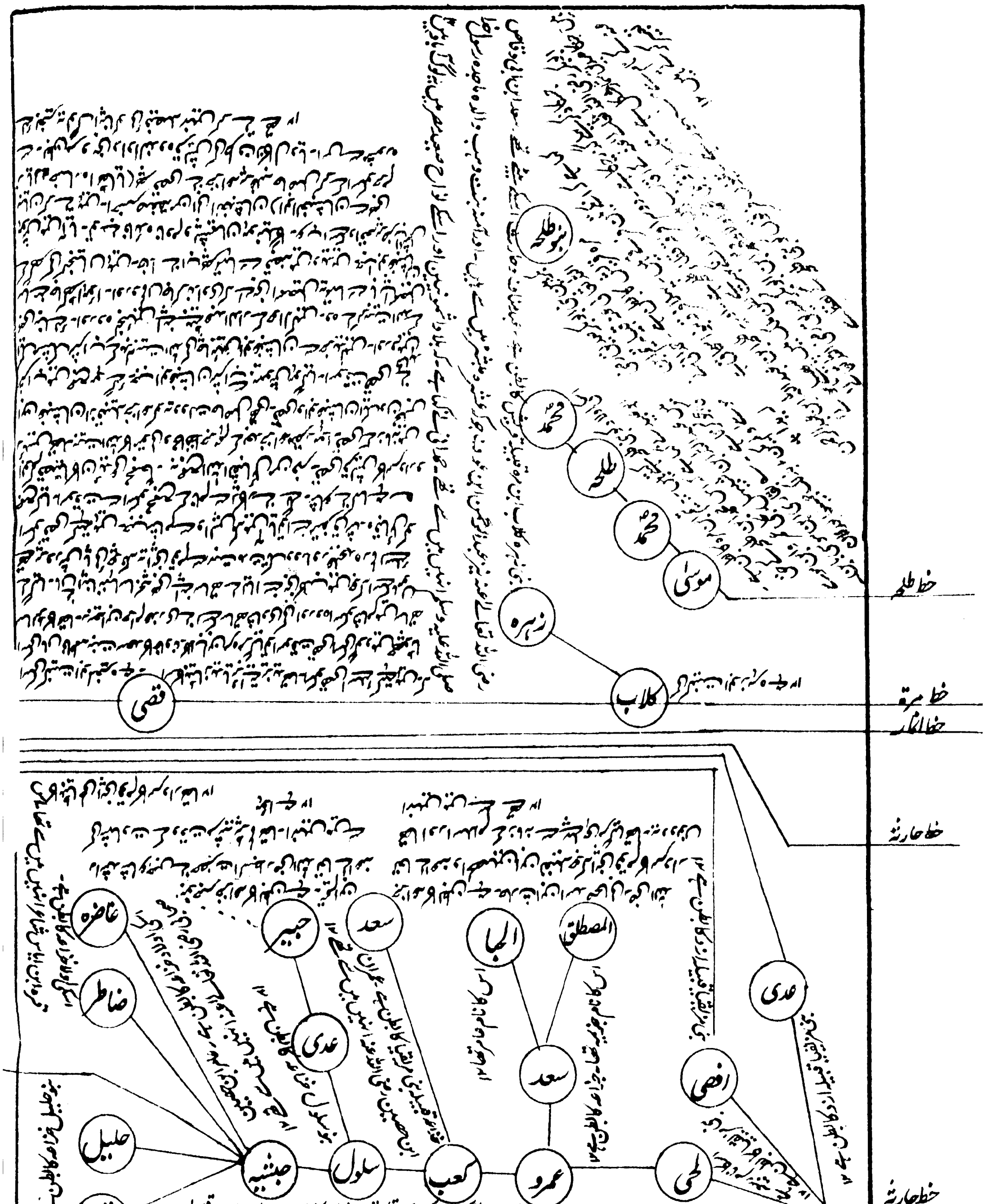

ابوعبید نے کہا ہے کہ یہ عمرو تمام قبیلہ خزاعہ کا باپ ہے۔ اسی سے اس قبیلہ کے بطون متفرق ہوتے ہیں۔ کعب و ملیح و عدی عوف و سعد یہ سب اسکے بطون ہیں۔ دوسری جگہ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ خزاعہ و اسلم و مالک وملکان بنی قصی ابن حارثہ ابن امرؤالقیس سے ہیں۔ عبر میں مذکور ہے کہ خزاعہ عمرو ابن عامر ابن ربیعہ جو کہ لحی ابن عامر ابن قمعہ ہے۔ کی اولاد ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے۔ خزاعہ کی نسبت میں مشہور ہے۔ کہ عمرو ابن لحی ابن قمعہ ابن الیاس ابن مضر ہے۔ عامر اسکے باپ کا چچا قمعہ کا بھائی تھا۔ سہیلی میں مروی ہے کہ حارثہ ابن ثعلبہ ابن عمرو ابن عامر نے لحی کے باپ کے بعد اسکی ماں کا خمنہ دار قمعہ کو بنایا اور اسکو حارثہ نے زینا متبنا گردانا اسلئے یہ اسکی طرف منسوب ہے۔ غرض نسب دونوں وجہوں سے صحیح ہے ازہری نے لیث سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شخص راستے میں ساتھیوں سے پیچھے رہ جائے تو کہتے ہیں تخزع فلان (فلاں شخص پیچھے رہ گیا) اور خزاعہ کو خزاعہ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ بقول ابن کلبی جب ازد مین سے نکلے تو بنو مازن ایک پانی پر جسے غسان کہتے تھے۔ اترے۔ اور بنو عمرو ابن لحی اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ اسکے بعد بنو اسلم و مالک و ملکان اپنی قصی ابن حارثہ نکلے بعد وہ بھی اپنی قوم سے جدا ہو گئے۔ اسلئے ان کو خزاعہ کہتے ہیں۔ عبر میں ہے کہ یہ لوگ مکہ معظمہ و مرالظہران اور انکے درمیان آباد تھے۔ اور یہ لوگ قریش کے حلیف تھے۔ جرہم کے بعد کعبہ شریف کی ولایت خزاعہ میں آئی۔ ایک مدت تک یہی بیت اللہ کے خادم رہے ہے۔ آخر الامر ابو غبشان نے قصی ابن کلاب کے ہاتھ ایک شراب کی مشک کے عوض بیچ ڈالی۔ قصی کے قصہ میں ہم اسکا بیان کر آئے ہیں ۱۲

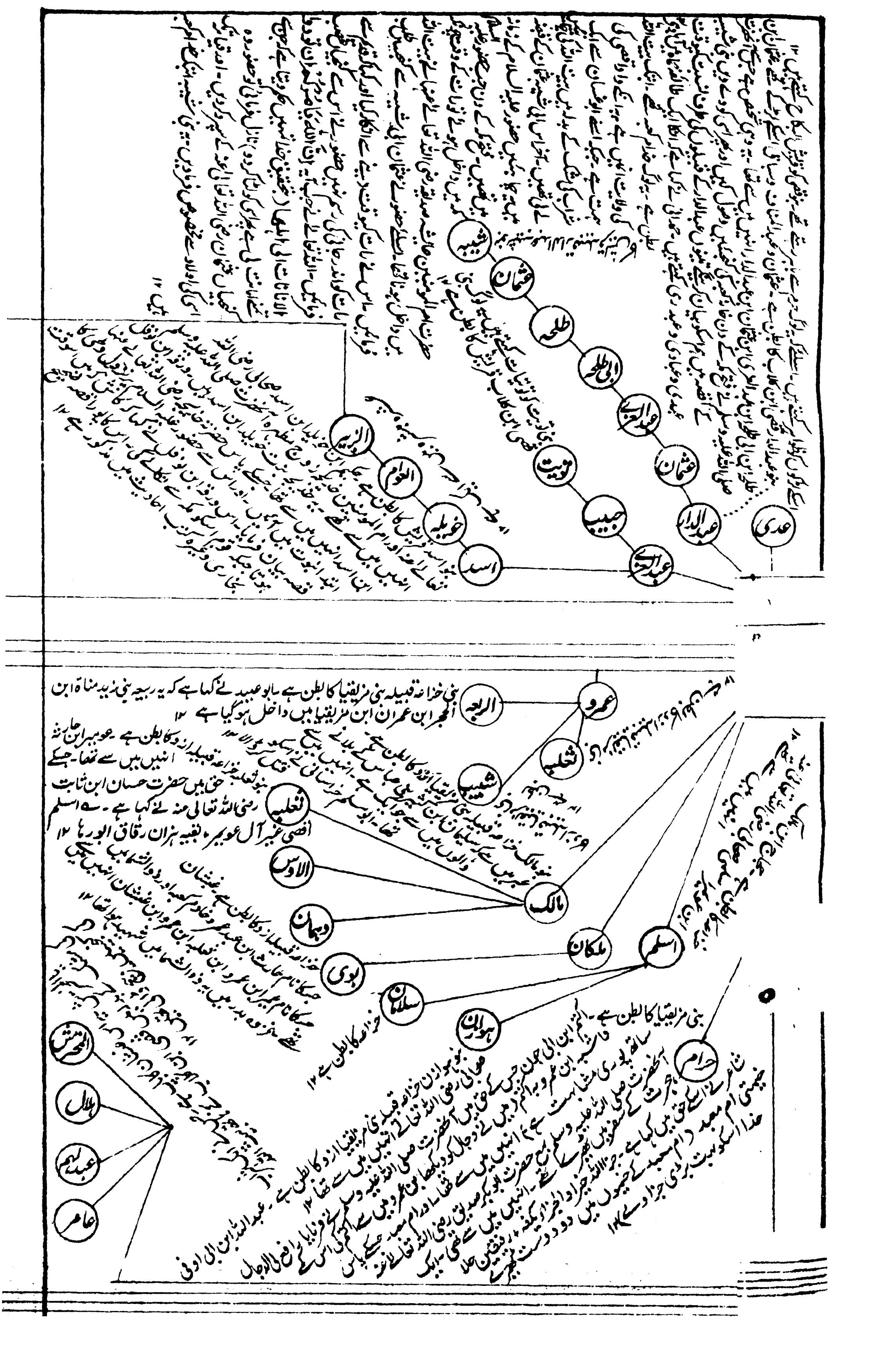
عدی
عبدالدار
عثمان
عبدالعزیٰ
ابی طلحہ
طلحہ
عثمان
شیبہ
حبیب
عبدالعزیٰ
حویرث
اسد
خویلد
العوام
الزبیر
عمرو
الربعہ
ثعلبہ
شبیبہ
ثعلبہ
الاوس
مالک
دیمان
ملکان
اسلم
سلمان
ہوازن
حرام
المحرش
ہلال
عبدنہم
عامر
بنی خزاعہ قبیلہ بنی مزیقیا کا بطن ہے
بنی مزیقیا کا بطن ہے
خزاعہ کا بطن ہے ۱۲

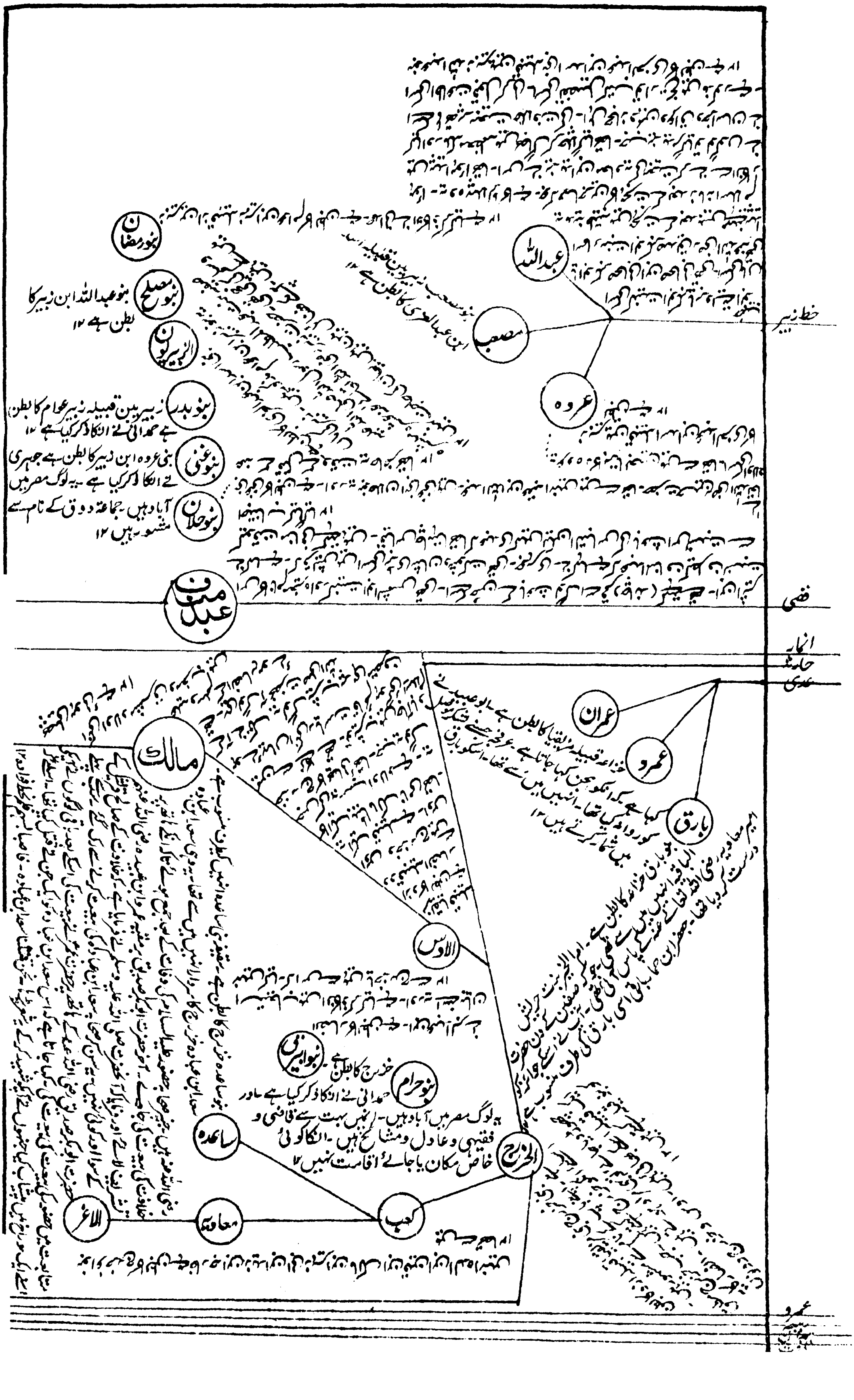
عبداللہ
مصعب
عروہ
خط زبیر
بنو رمضان
بنو مصلع
بنو عبداللہ ابن زبیر کا بطن ہے ۱۲
الزبیریون
بنو بدر
زبیریین قبیلہ زبیر عوام کا بطن ہے ہمدانی نے انکا ذکر کیا ہے ۱۲
بنو غنی
بنی عروہ ابن زبیر کا بطن ہے جوہری نے انکا ذکر کیا ہے یہ لوگ مصر میں آباد ہیں۔ جماعۃ دوق کے نام سے مشہور ہیں ۱۲
بنو حلان
عبد مناف
قصی
انمار
حارثہ
عدی
مالک
عمران
عمرو
بارق
الاوس
بنو حرام
خزرج کا بطن ہے ہمدانی نے انکا ذکر کیا ہے اور یہ لوگ مصر میں آباد ہیں۔ انہیں بہت سے قاضی و فقیہی و عادل و مشائخ ہیں۔ انکا کوئی خاص مکان پایا جائے اقامت نہیں ۱۲
ساعدہ
الخزرج
کعب
معاویہ
الاغر
عمرو

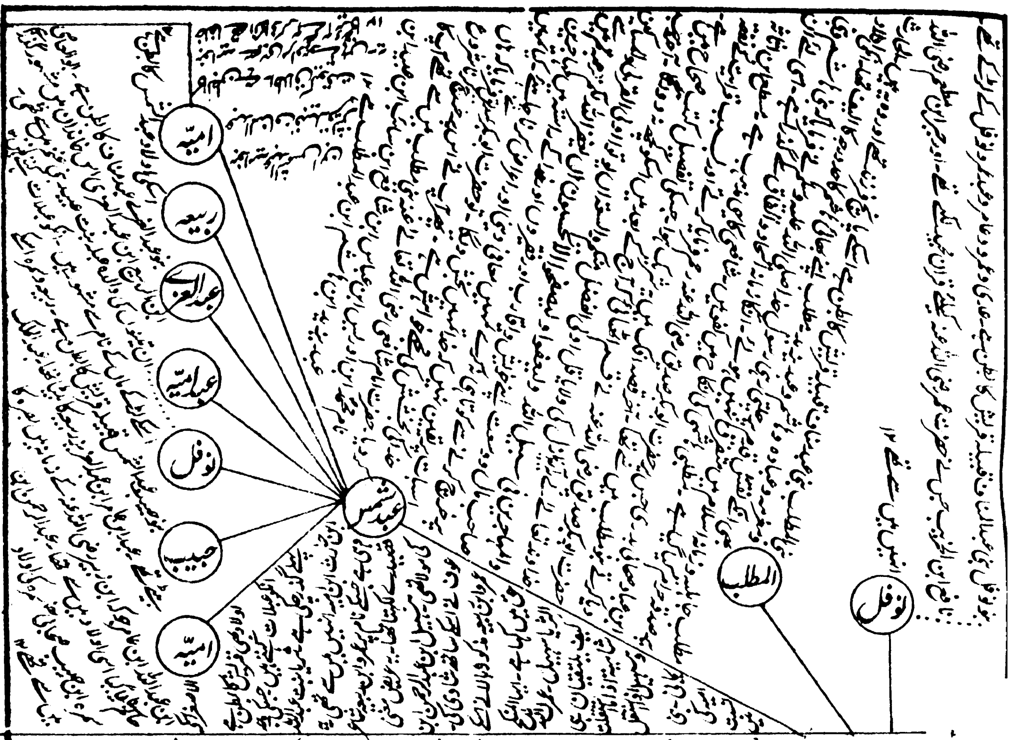

فوعد سب ہیں ۔ اُموی بضم ہمزہ ابی حیان نے شرح تسہیل میں ایسا ہی لکھا ہے ۔ اموی بفتح ہمزہ جوہری نے اپنی صحاح میں ایسا ہی کہا ہے ۱۲

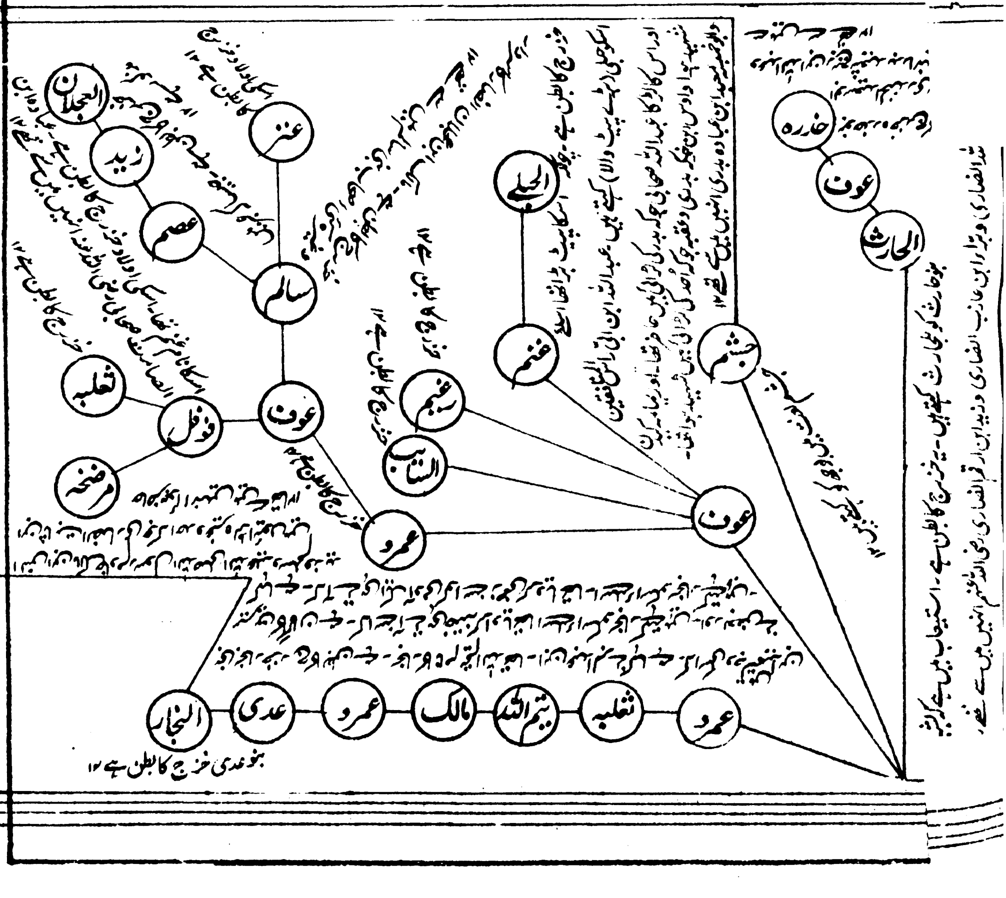

العباس

حضور علیہ السلام کے چچا تھے آپ کی اولاد کو عباسیوں کہتے ہیں - یہ بنی عبدالمطلب کا بطن ہے - آپکے نو فرزند تھے - فضل حضرت عباس کی کنیت بھی اسی کے نام پر تھی - عبداللہ جرامۃ عبید اللہ قثم - عبدالرحمن - معبد تمام کثیر حارث چھ بیٹوں کی والدہ سبابہ بنت حارث از قبیلہ بنی ہلال ابن عامر ابن صعصعہ تھی - آپکے چار بیٹوں کی قبریں بہت دور دور فاصلہ پر ہیں - عبداللہ کی قبر طائف میں اور عبید اللہ کی مدینہ طیبہ میں - اور قثم سمرقند میں مدفون ہے - اور معبد افریقہ میں آپ کی اولاد میں خلافت تھی - اسکے متعلق احادیث آئیں - جو کہ کتب احادیث میں مذکور ہیں - یہاں انکے بیان کی حاجت نہیں ۱۲

ابوطالب

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نام عبد مناف تھا - حاکم ابوعبداللہ نے کہا ہے کہ انکا نام انکی کنیت ہے - ابوعبید نے انساب میں ایسا ہی نقل کیا ہے - طالب جسکے نام پر آپکی کنیت ہے - اور اسکی نسب مٹ گئی ہے - وعقیل وجعفر وعلی کرم اللہ وجہہ آپکے بیٹے تھے - انکی ماں فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم تھی - ابن عبدالبر نے استیعاب میں لکھا ہے - کہ جعفر حضرت علیؓ سے دس سال بڑا تھا - اور عقیل جعفر سے دس سال بڑا اور طالب عقیل سے دس سال بڑا تھا - ابوطالب کی اولاد کو طالبیوں کہتے ہیں - یہ بنی عبدالمطلب ابن ہاشم کا بطن ہے ۱۲

ہاشم — عبدالمطلب — عبداللہ

خزرج کا بطن ہے - معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ انہیں میں سے تھے ۱۲

تزید — ساردہ — راشد — علی — سعد — ادی

بفتح تا و کسر زاء ۱۲

عضب — مالک — عبد حارثہ — حبیب — زید مناۃ — مالک

سلمہ — غنم — کعب — عدی — صبیب

بنی نجار قبیلہ خزرج کا بطن ہے ۱۲

دینار — الحسحاس — مالک — مالک — مازن

غنم — عامر — عمرو — معاویہ — عدی

بنی نجار قبیلہ خزرج کا بطن ہے

امیہ

خط النجار

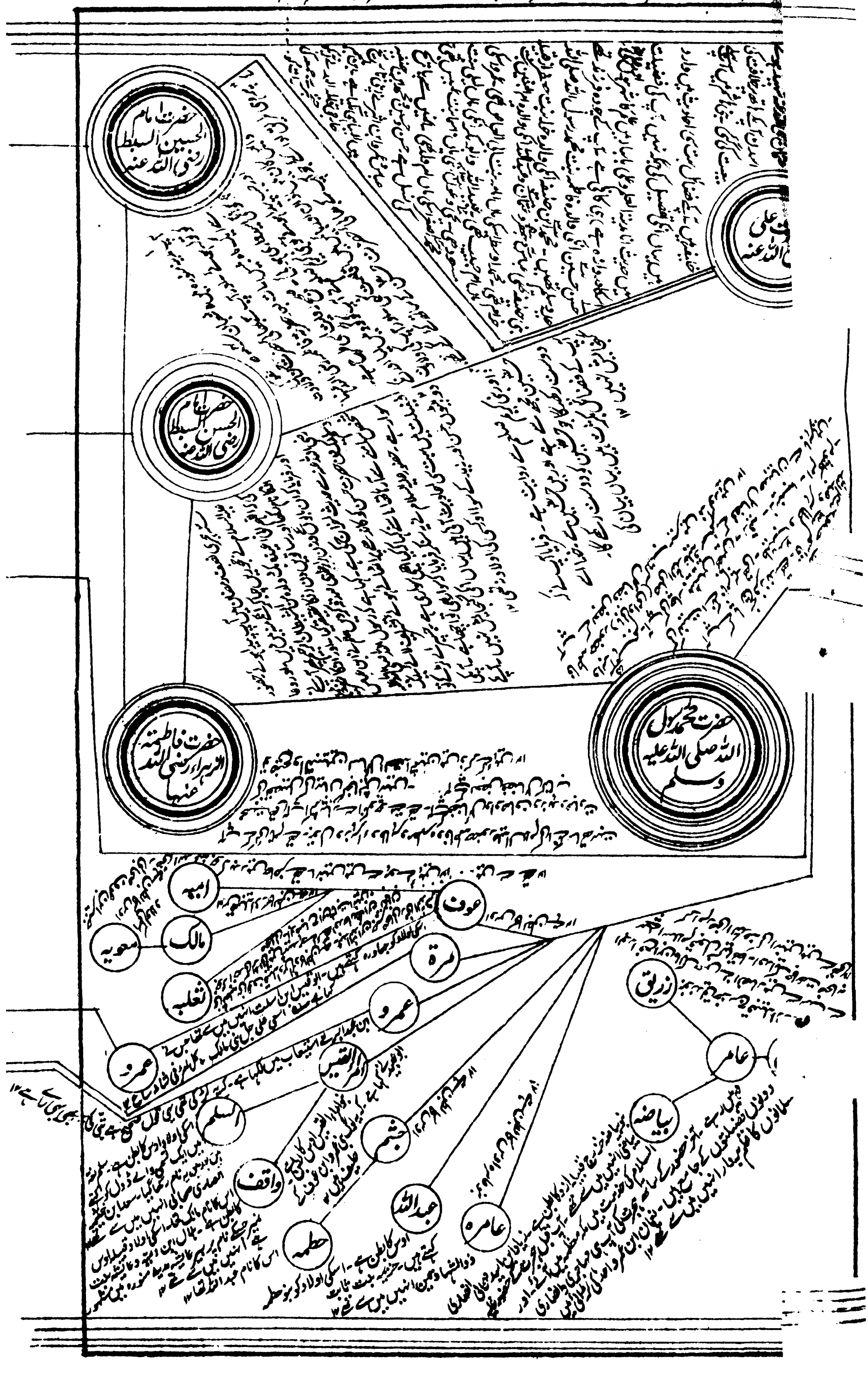

حضرت امام الحسین السبط رضی اللہ عنہ
حضرت امام الحسن السبط رضی اللہ عنہ
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عوف
امیہ
مالک
معویہ
ثعلبہ
مرۃ
عمرو
عمرو
اسلم
واقف
جشم
حطمہ
عبداللہ
عامرہ
زریق
عامر
بیاضہ

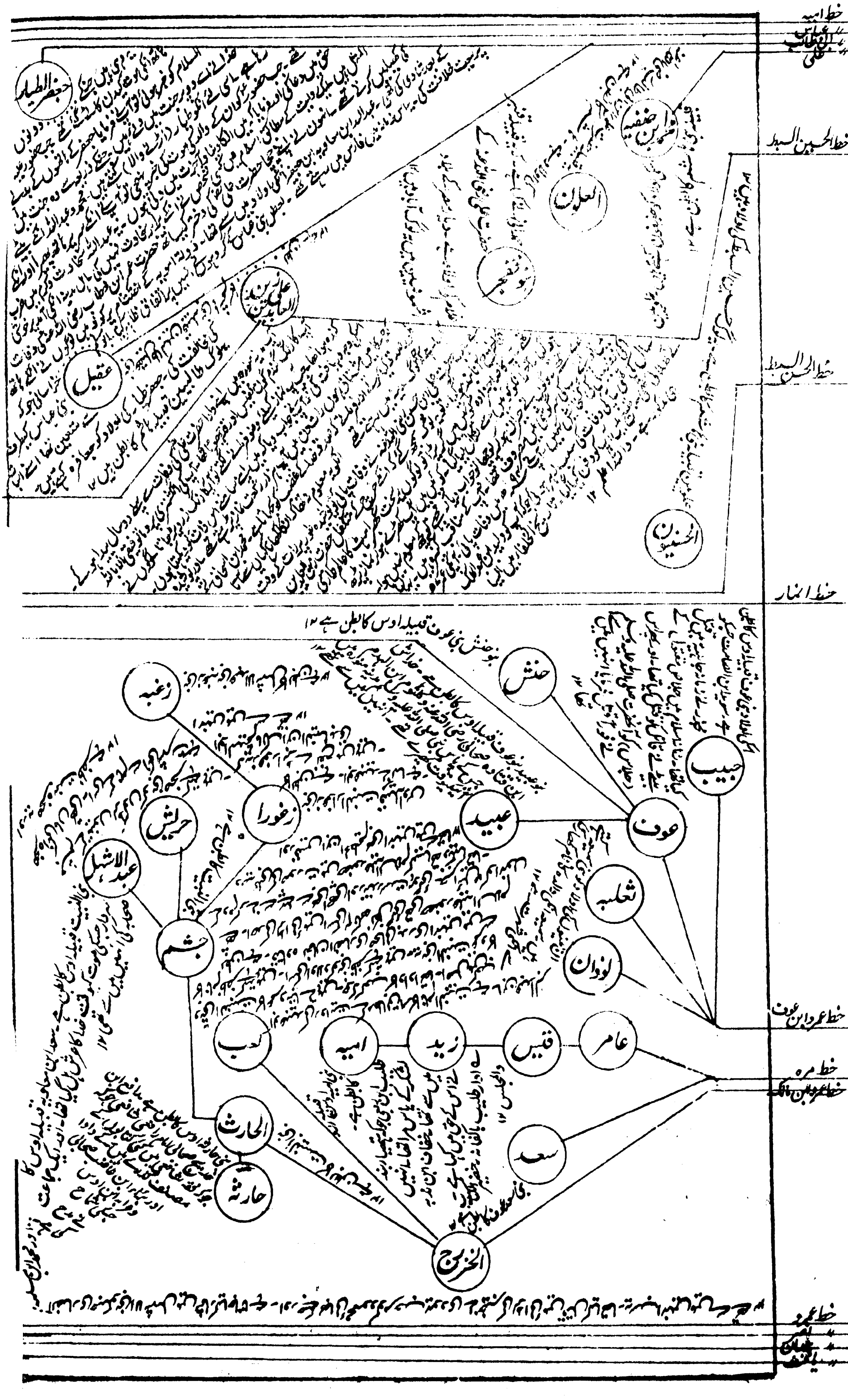
جعفر الطیار
عقیل
علی زین العابدین
محمد ابن حنفیہ
الحسنیون
حبیب
عوف
ثعلبہ
لوذان
حنش
عبید
زعورا
حریش
عبد الاشہل
جشم
کعب
امیہ
زید
قیس
عامر
سعد
الحارث
حارثہ
الخزرج
خط الحسین السبط
خط الحسن السبط
خط عمرو ابن عوف

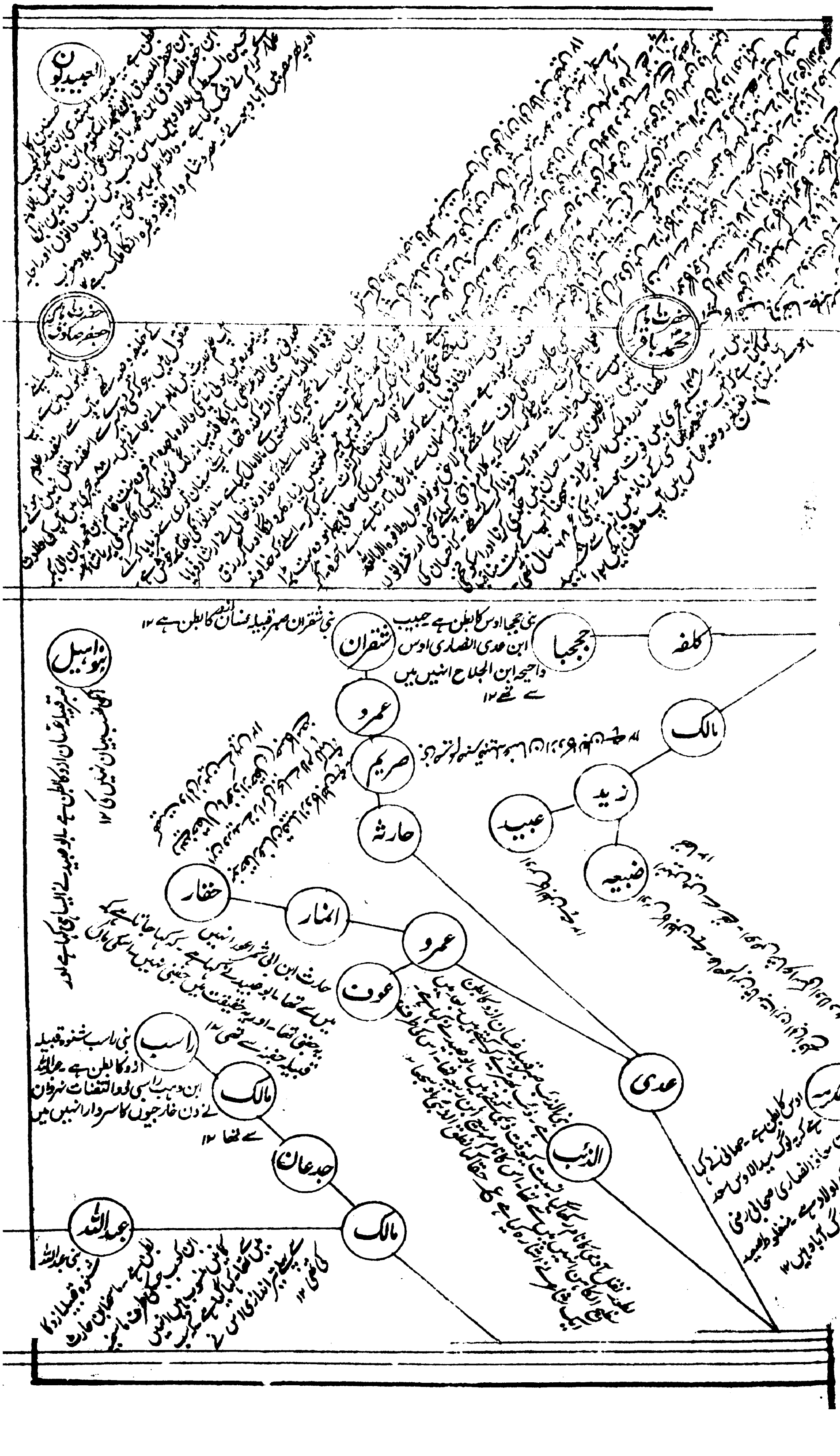

امام باقر
حضرت امام جعفر صادق
کلفہ
جحجبا
بنی جحجبا اوس کا بطن ہے حبیب
ابن عدی انصاری اوس
واحیحہ ابن الجلاح انہیں میں
سے تھے ۱۲
شنقران
بنی شنقران صمر قبیلہ غسان کا بطن ہے ۱۲
عمرو
صریم
مالک
زید
عبید
ضبیعہ
حارثہ
بنو ابیل
خفار
انمار
عمرو
عوف
حارث ابن ابی شمر
بعض حنفی تھا
قبیلہ حنفہ سے تھی ۱۲
راسب
بنی راسب
ابن وہب راسبی
کے دن خارجیوں کا سردار انہیں میں
سے تھا ۱۲
مالک
جدعان
مالک
عبد اللہ
عدی
الذئب
بنو عکرمہ
اوس کا بطن ہے
اس سے کہ یہ لوگ
انصاری صحابی رضی
اولاد ہے
لوگ آباد ہیں ۱۲

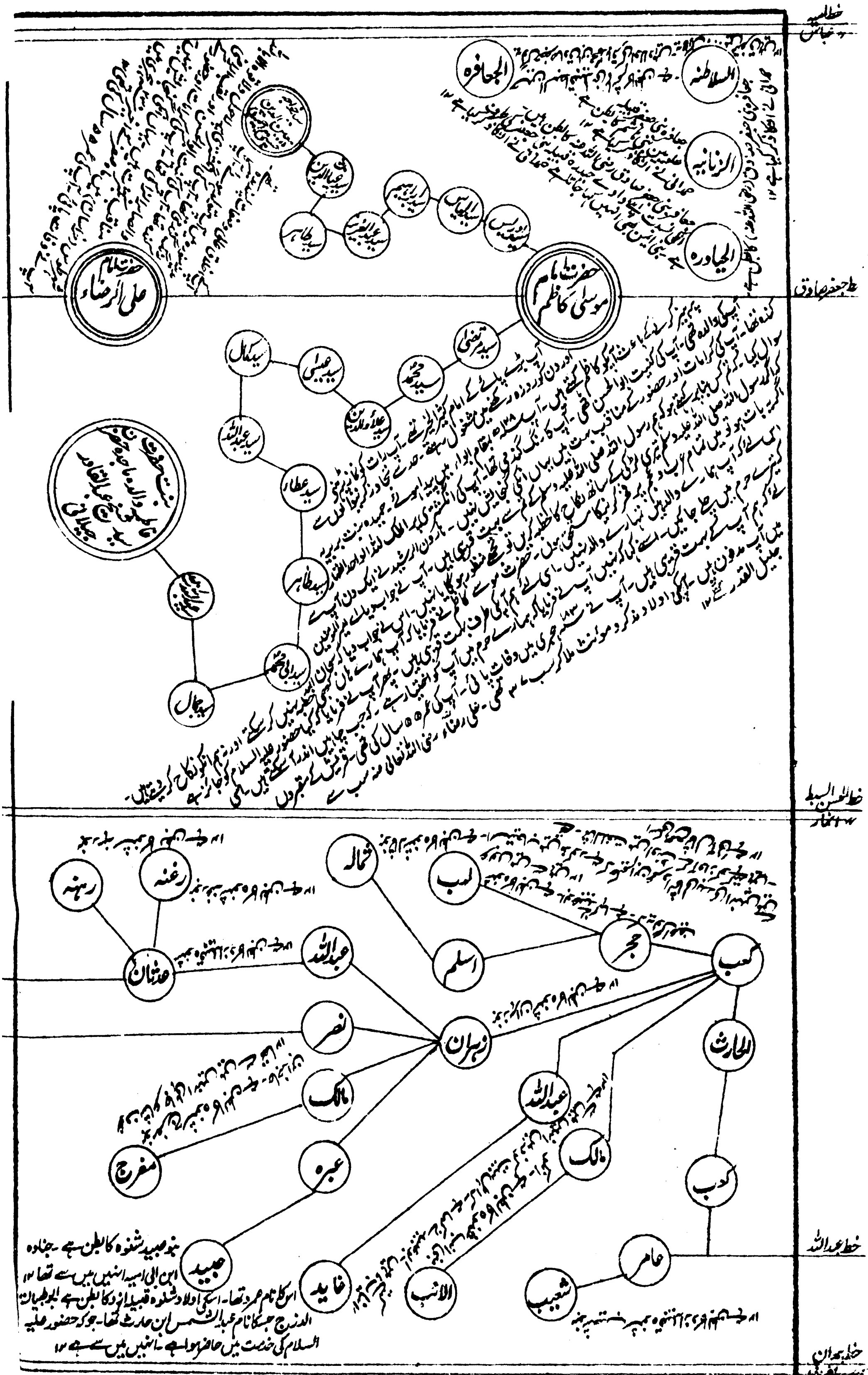
خط عباس
خط جعفر صادق
خط الحسن السبط
خط عبداللہ
خط ہمدان
السلاطنہ
الجمانوہ
الزنانیہ
الجیاورہ
حضرت امام موسیٰ کاظم
حضرت امام علی الرضا
سید مرتضیٰ
سید محمد
سید علاؤالدین
سید عیسیٰ
سید کمال
سید عبداللہ
سید عطار
سید طاہر
سید ابی محمد
سید جمال
لبب
ثمالہ
رغنہ
رہنہ
حجر
کعب
اسلم
عبداللہ
ہمدان
نصر
زہران
مالک
الحارث
مغرج
عبرہ
کدب
جبید
خاید
الاشب
عامر
شعیب
بنو جبید شنوہ کا بطن ہے۔ جنادہ ابن ابی امیہ انہیں میں سے تھا ۱۲
اس کا نام عمرو تھا۔ اسکی اولاد شنوہ قبیلہ ازد کا بطن ہے۔ ابو ظبیان الدرج جسکا نام عبدالشمس ابن حارث تھا۔ جو کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ انہیں میں سے ہے ۱۲

حضرت امام محمد التقی محمد الجواد رضی اللہ عنہ

آپکی ولادت ماہ رمضان کی ۹ تاریخ سنہ ۱۹۵ھ [illegible] ئی - آپکی والدہ ام ولد تھی اسکی کنیت ابو جعفر
جواد ہے - آپکا رنگ سفید - قد میانہ تھا - آپ [illegible] تھا رہ اللہ تھا - آپکے بعض [illegible]
کہ خلیفہ مامون جب بغداد میں آیا تو ایک شکار [illegible] - اسنے میں چند لڑکے کھیل رہے تھے - ان میں محمد
جواد بھی تھے لڑکے سوا سب لڑکے شاہی سواری کی ہیبت سے بھاگ گئے - انکی عمر اسوقت نو سال کی تھی مامون
نے پوچھا کہ اے لڑکے دوسرے لڑکوں کے ساتھ تو کیوں نہیں بھاگا - انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین راستہ تنگ
نہیں کہ فراخ کردوں اور میں مجرم نہیں ہوں کہ تجھ سے ڈروں اور مجھے تجھ سے اچھا گمان ہے - کہ تو ایسے شخص کو ضرر نہیں پہنچاتا جسکا
کوئی گناہ نہ ہو - مامون اس جواب سے متعجب ہوا - اور انکے والد پر رحمۃ اللہ علیہ پڑھا - اور انہیں اپنی حالت پر چھوڑ کر چلا گیا - جب عمارت شہر سے غائب
ہوا - تو باز کو چھوڑا ایک ساعت باز ہوا میں غائب رہا - اسکے بعد باز آیا اسکے منہ میں چھوٹی سی مچھلی تھی - جس کے آخری سانس تھے - مامون
باز کے منہ میں مچھلی دیکھکر متعجب ہو کر واپس لوٹا - پھر انہیں لڑکوں سے گذرا جن میں محمد جواد (رضی اللہ عنہ) کھیل رہے تھے جب مامون
انکے قریب آیا تو پوچھا کہ اے محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے - خدا نے انہیں فوراً الہام کے ذریعہ سے جتا دیا انہوں نے جواب دیا کہ خداوند
تعالی نے قدرت کے دریا میں مچھلی پیدا کی ہے - جسکو خلیفہ کا باز شکار کر لایا ہے - اہل مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ماندوں کو اسکی
خبر ہو جایا کرتی ہے - مامون تعجب میں پڑ گیا - اور حاضرین سے کہا کہ اگر تمہیں اسکی بات میں شک ہو تو اسے آزماؤ اور اس سے مناظرہ
کرو - سب کا اتفاق ہوا کہ انکے مقابلہ یحیی ابن اکثم کو مناظر بنایا جائے - اس نے چند مسائل دریافت کئے سب کا جواب عمدہ اور کھرا
پایا - اور اس نے آپ کے علم و فضل کا اندازہ لگا لیا - مامون نے یحیی سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اب یہ تم سے کچھ پوچھیں - اگرچہ ایک
ہی مسئلہ کیوں نہ ہو - یحیی نے کہا کہ بیشک پوچھیں اگر مجھے جواب آیا تو دیدونگا ورنہ ان سے استفادہ کرونگا - انہوں نے
سوال کیا کہ اس مسئلہ میں تمہاری کیا رائے ہے - کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دن کے پہلے حصہ میں بنظر شہوت دیکھا ہے - اور
وہ نظر اس پر حرام تھی - جب سورج سر پر آیا تو وہ حلال ہوگئی - اور جب زوال ہوا تو پھر وہ نظر حرام ہوگئی - اور جب رات ہوئی پھر نظر
حلال ہوگئی - جب نصف حصہ رات کا گذر گیا تو پھر نظر کرنی حرام ہوگئی - اور جب صبح ہوئی تو پھر وہ نظر اس پر حلال ہوگئی اور جب
سورج کا طلوع ہوا - تو پھر نظر کرنی حرام ہوگئی - پھر جب سورج سر پر آیا تو وہ نظر حلال ہو جاتی ہے - اب یہ بتائیں کہ کس وجہ سے حرام
اور حلال ہو جاتی ہے - یحیی نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں - آپ نے جواب دیا کہ یہ ایک شخص کی لونڈی ہے - کسی شخص اجنبی
نے دن کے پہلے حصہ میں اسکی طرف بنظر شہوت دیکھا تو یہ نظر حرام ہوگی - جب سورج سر پر آیا تو اسنے قیمت سے یہ لونڈی خرید لی تو اب نظر شہوت اسکی
طرف حلال ہو جائیگی - جب سورج زوال میں گیا تو یہ شخص اسکو آزاد کر دیتا ہے - تو اب پھر اسکی جانب نظر شہوت حرام ہو جائیگی - جب رات
ہوئی تو اس نے اسکے ساتھ نکاح کر لیا - اب پھر اسکی طرف نظر شہوت حلال ہو جائیگی - جب رات نصف ہوئی تو اس نے اس سے ظہار
(اپنی ماں سے تشبیہ دی) کیا اب پھر اسکی جانب نظر شہوت حرام ہو جائیگی - جب صبح نمودار ہوئی تو اسنے ظہار کا کفارہ ادا کر دیا اب پھر نظر
شہوت اسکی جانب حلال ہو جائیگی - جب سورج نکلا تو اس نے اسے ایک رجعی طلاق دیدی - اب پھر یہ عورت اس پر حرام ہو جائیگی - جب
سورج سر پر آیا تو یہ شخص مراجعت کر لیتا ہے - اب پھر حلال ہو جائیگی - مامون یہ جواب سنکر بے ساختہ چلا کر کہنے لگا کہ مجھے معذور رکھو - سب نے
جی ہاں کہا - مامون جواد کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی لڑکی ام فضل انسے نکاح کر دی - اور انہیں مدینہ منورہ کی طرف روانہ کر دیا - آپکا انتقال
بغداد میں ہوا اسلیئے کہ خلیفہ معتصم انکو مع انکی زوجہ کے مدینہ منورہ سے واپس لایا تھا - حضرت موسے کاظم انکے دادا کے قریب قریش
کے مقبروں میں انکی مزار ہے ۱۲

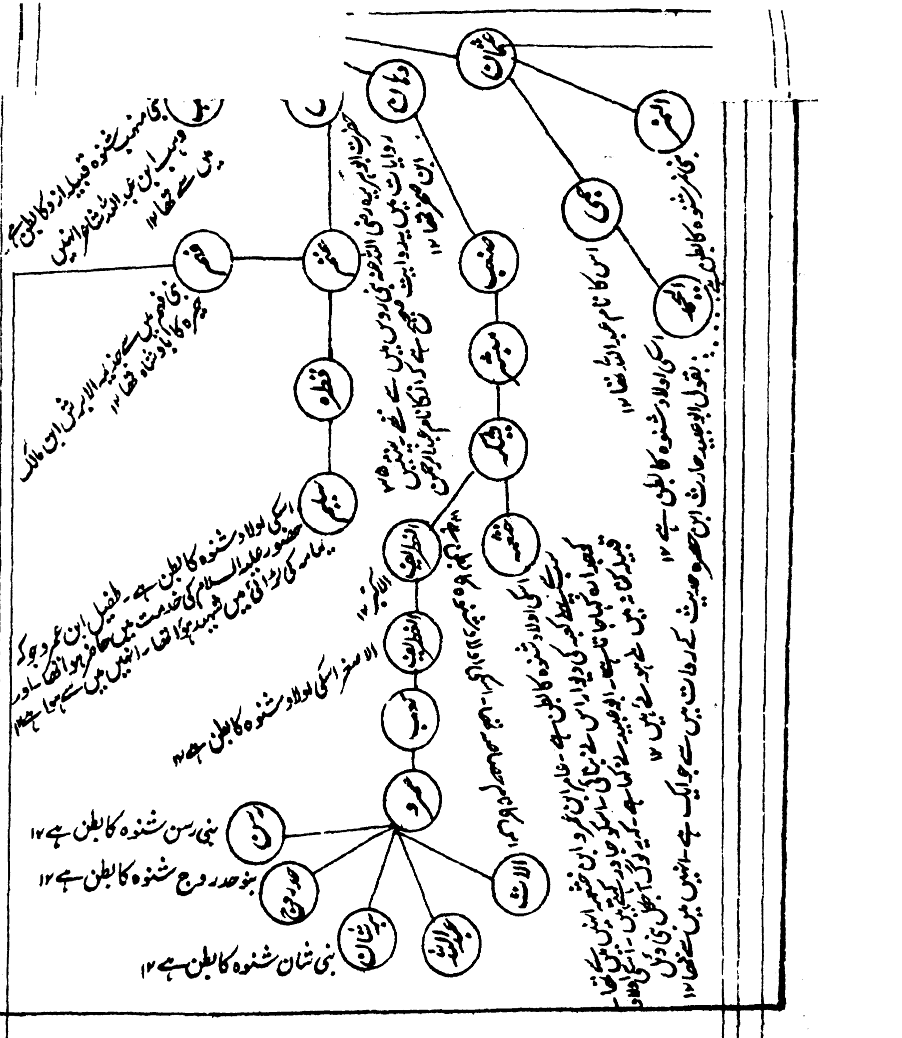

خط امیہ — بنی عباس

[illegible]

حضرت امام محمد نقی علی الہادی رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن العسکری رضی اللہ عنہ

آپ ۲۳۲ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ابو محمد آپ کی کنیت و الخالص لقب تھا۔ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا۔ آپ کی انگشتری پر سبحان من له مقالید السموات والارض کندہ تھا۔ ابو ہاشم نے روایت کی ہے کہ ایک زمانہ میں سخت قحط پڑا۔ خلیفہ المعتمد نے نماز استسقاء کا حکم دیا مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد نصاری نماز استسقاء کیلئے نکلے ان میں راہب تھا۔ وہ جب بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا اسی وقت بارش برسنی شروع ہو جاتی۔ لوگ جوق در جوق اسکے مذہب میں آنے لگے۔ خلیفہ المعتمد نے حضرت حسن سے فرمایا کہ آپ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتد ہونے سے بچاؤ۔ خلیفہ نے ایک مجلس مقرر کی جس میں راہب کو بلایا گیا۔ اور اظہار کرامت کی اس سے درخواست کی گئی۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو فوراً بارش برسنی شروع ہو گئی۔ حضرت حسن نے فوراً اسکو اسی حالت پر پکڑ لینے اور اس کے ہاتھ کو کھولنے کا حکم دیا۔ اس کے ہاتھ میں انسان کی ہڈی پائی گئی۔ وہ حضرت حسن عسکری نے لے لی اور فرمایا کہ اب پھر بارش کی دعا کر۔ جب اس نے ہاتھ اٹھائے تو جو بادل آسمان پر چھایا ہوا تھا۔ وہ سب بکھر گیا۔ لوگ تعجب میں ہوئے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ یہ ہڈی کسی پیغمبر کی ہے جو راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ جب کبھی کسی پیغمبر کی ہڈی نمودار ہو تو خدا کی قدرت سے بارش برسنی شروع ہو جایا کرتی ہے۔ خلیفہ نے اس امتحان کی درخواست کی جب آپ نے اس ہڈی کو کھول کر دکھایا تو فوراً بارش برسنی شروع ہو گئی۔ پھر اس ہڈی کو کفن دے کر دفن کیا گیا۔ آپ کا انتقال ۲۶۰ھ میں ہوا۔ آپ کی عمر ۲۸ سال کی تھی۔ آپ کی مزار سر من رائے میں ہے۔

خط محمد الجواد

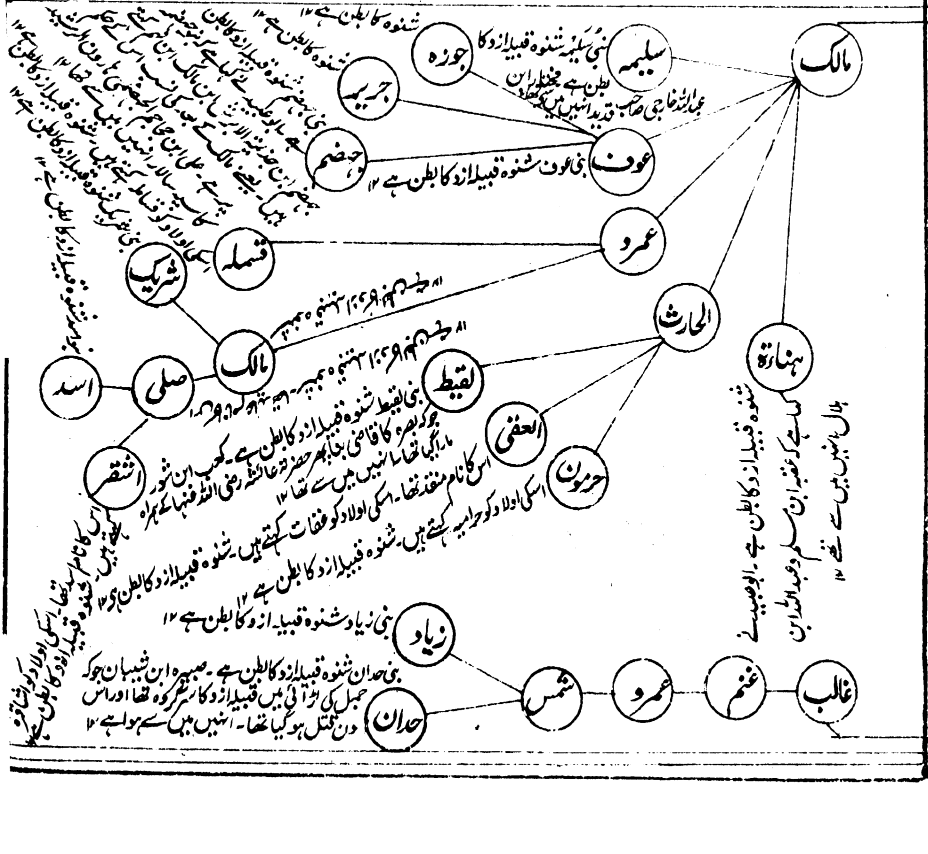

خط غسان

حضرت امام محمد المہدی

باپ کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال کی تھی آپ میانہ قد چہرہ و دانت خوبصورت بلند بینی کشادہ پیشانی تھے۔ شیعہ کا گمان ہے کہ آپ تہ خانہ میں غائب ہو گئے کسی کو آپ کا علم نہیں کہ کہاں ہیں۔ آپ کی حفاظت میں پاسبان کھڑے رہتے ہیں۔ آپ کا زمانہ غیوبت ۲۶۶ھ ہجری تھا قیامت کے پہلے آپ کا خروج ہو گا اور آپ جہاد کریں گے۔ دو دفعہ آپ غائب ہوں گے۔ ایک غیوبت بہت لمبی ہو گی۔ علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ مہدی آخر زمانہ میں آئے گا جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا۔ ان کے خروج کے متعلق کثرت سے احادیث منقول ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ۱۲

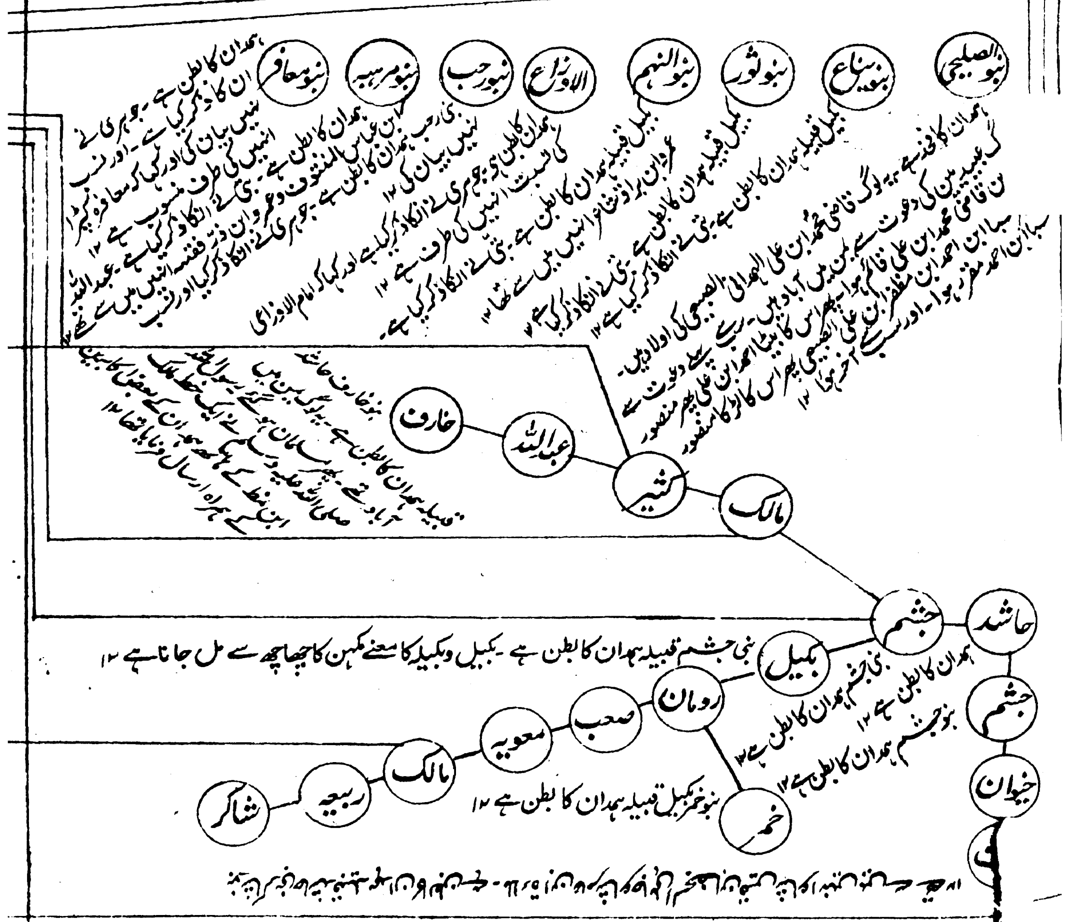

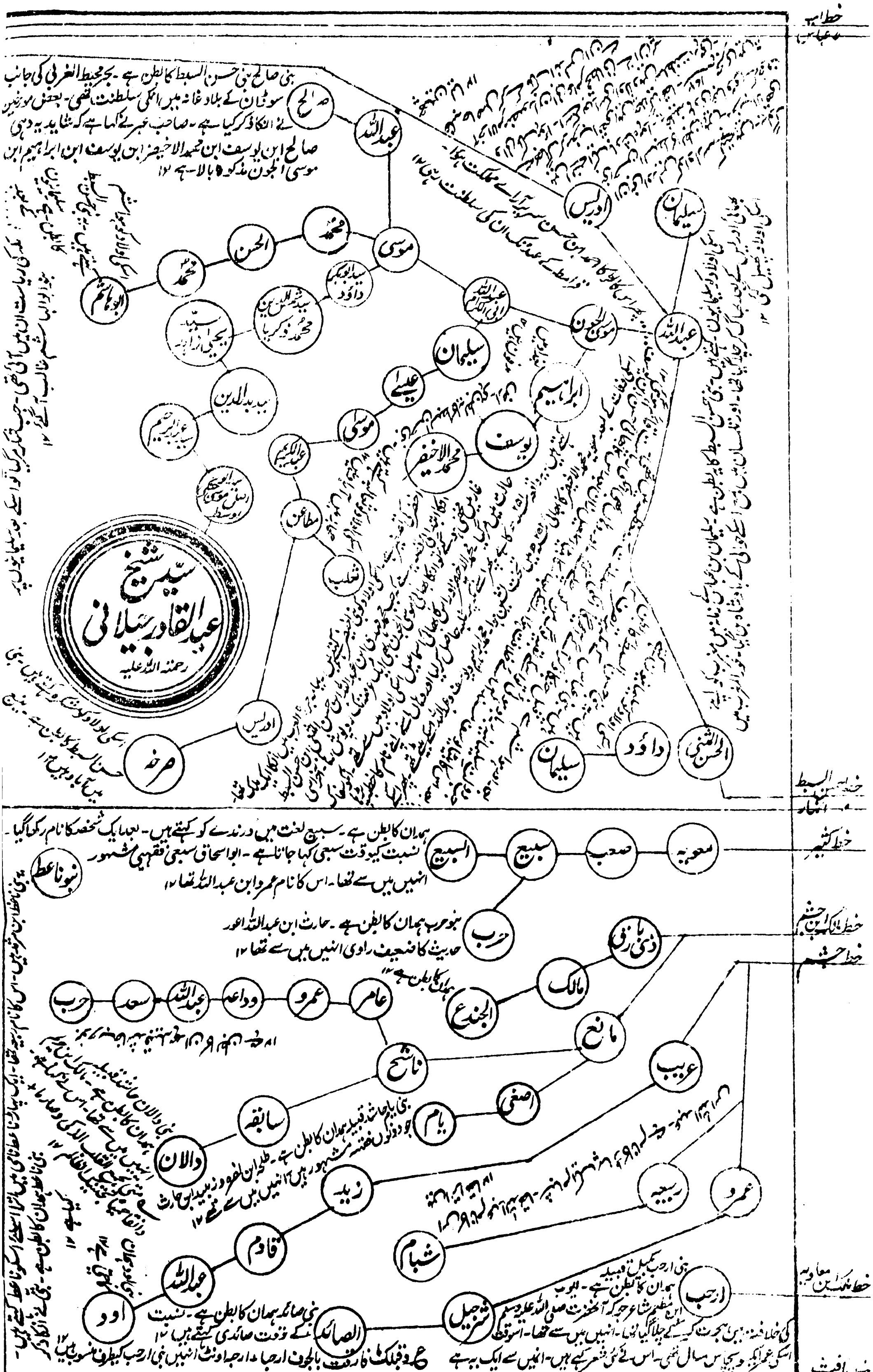

خطِ ابیض
خطِ احمر
بنی صالح بنی حسن السبط کا بطن ہے۔ بحرِ محیط الغربی کی جانب سوڈان کے بلادِ غانہ میں انکی سلطنت تھی۔ بعض مورخین نے انکا ذکر کیا ہے۔ صاحب عبر نے کہا ہے کہ شاید یہ وہی صالح ابن یوسف ابن محمد الاخیضر ابن یوسف ابن ابراہیم ابن موسیٰ الجون مذکورہ بالا ہے ۱۲
صالح
عبداللہ
موسیٰ
محمد
الحسن
محمد
ابو ہاشم
ادریس
سلیمان
عبداللہ
موسیٰ الجون
ابراہیم
یوسف
محمد الاخیضر
سلیمان
عیسےٰ
موسیٰ
عبدالکریم
مطاعن
ثعلب
داؤد
محمد
یحییٰ
عبدالدین
عبدالرحیم
ادریس
صرخد
داؤد
سلیمان
الحسن المثنیٰ
سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
خطِ حسن السبط
خطِ اسماعیل
ہمدان کا بطن ہے۔ سبیع لغت میں درندے کو کہتے ہیں۔ بعد ایک شخص کا نام رکھا گیا۔ نسبت کیوقت سبعی کہا جاتا ہے۔ ابو اسحاق سبعی فقہی مشہور انہیں میں سے تھا۔ اس کا نام عمرو ابن عبداللہ تھا ۱۲
معویہ
صعب
سبیع
السبیع
نونا عط
خطِ کثیر
حرب
بنو حرب ہمدان کا بطن ہے۔ حارث ابن عبداللہ اعور حدیث کا ضعیف راوی انہیں میں سے تھا ۱۲
خطِ مالک ابن جشم
خطِ جشم
ذی بارق
مالک
الجندع
عامر
عمرو
وداعہ
عبداللہ
سعد
حرب
ناشح
مانع
عریب
اصغر
یام
سابقہ
والان
زید
قادم
عبداللہ
اود
ربیعہ
عمرو
شبام
ارحب
شرحبیل
الصائد
خطِ معاویہ
خطِ یافث

ئی۔ ایام تشریق (ماہ ذوالحجہ) کے اخیر ۳۵ھ میں آپ مظلوم ہو کر شہید ہوئے۔ ایک روایت میں آپ کی شہادت جمعہ کے دن بتاریخ ۱۸ ذوالحجہ ہوئی اور

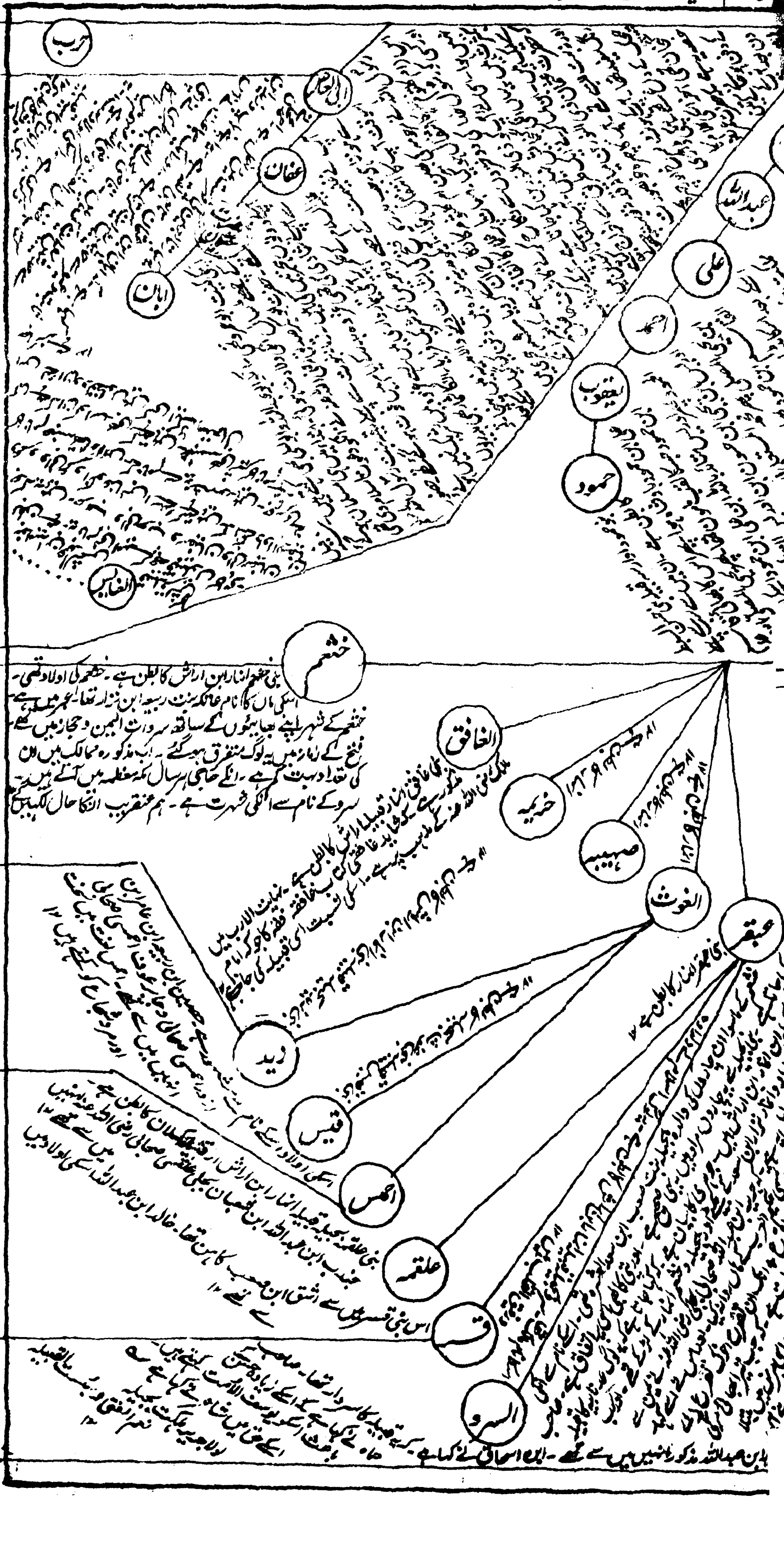

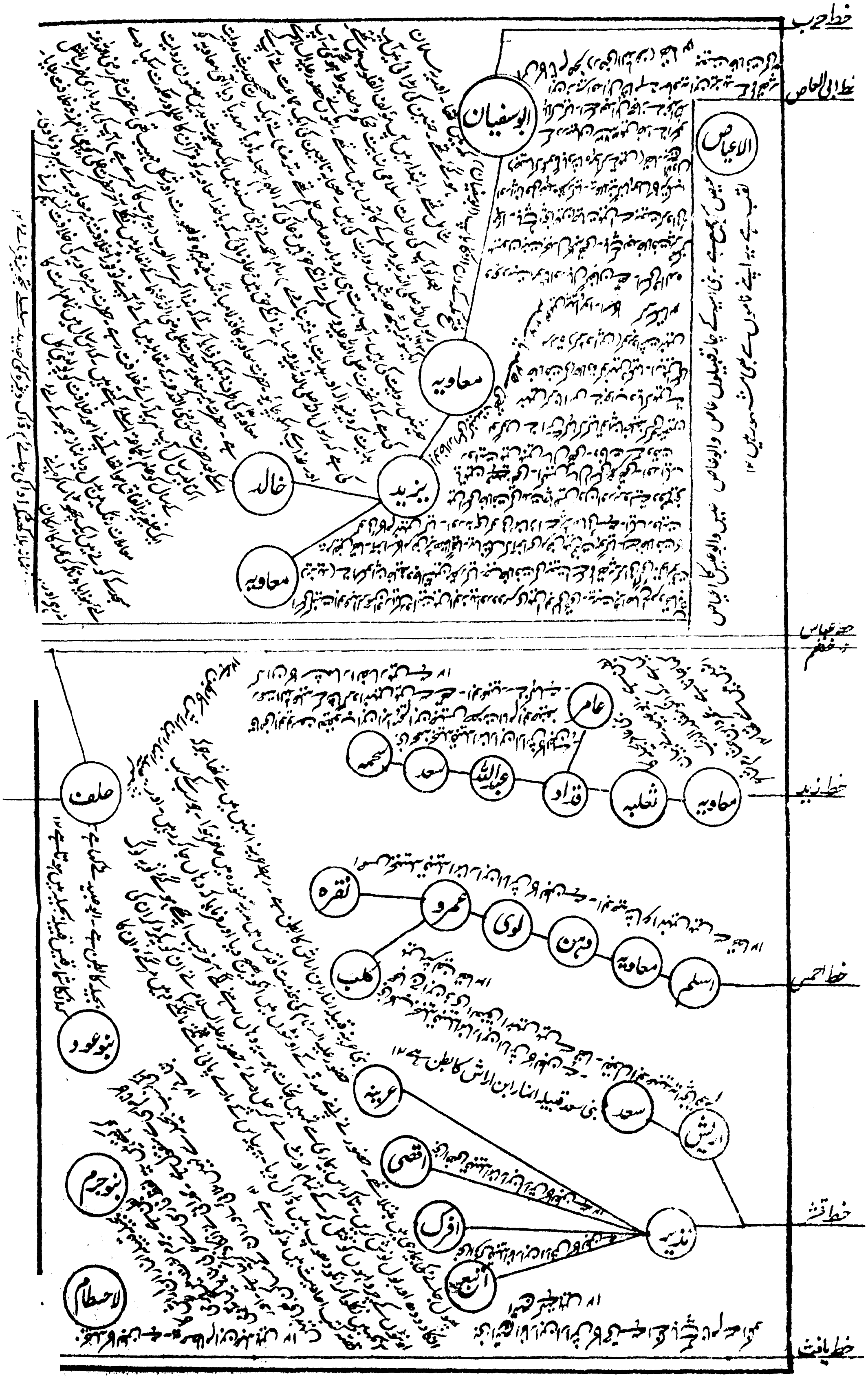

خط حرب
خط ابی العاص
ابوسفیان
الاعیاص
معاویہ
یزید
خالد
معاویہ
عام
معاویہ
ثعلبہ
قداد
عبداللہ
سعد
خط زید
حلف
نقرہ
عمرو
لوی
معاویۃ
اسلم
کلب
خط اسلم
بنو عود
عرینہ
سعد
اقصی
بنو جرم

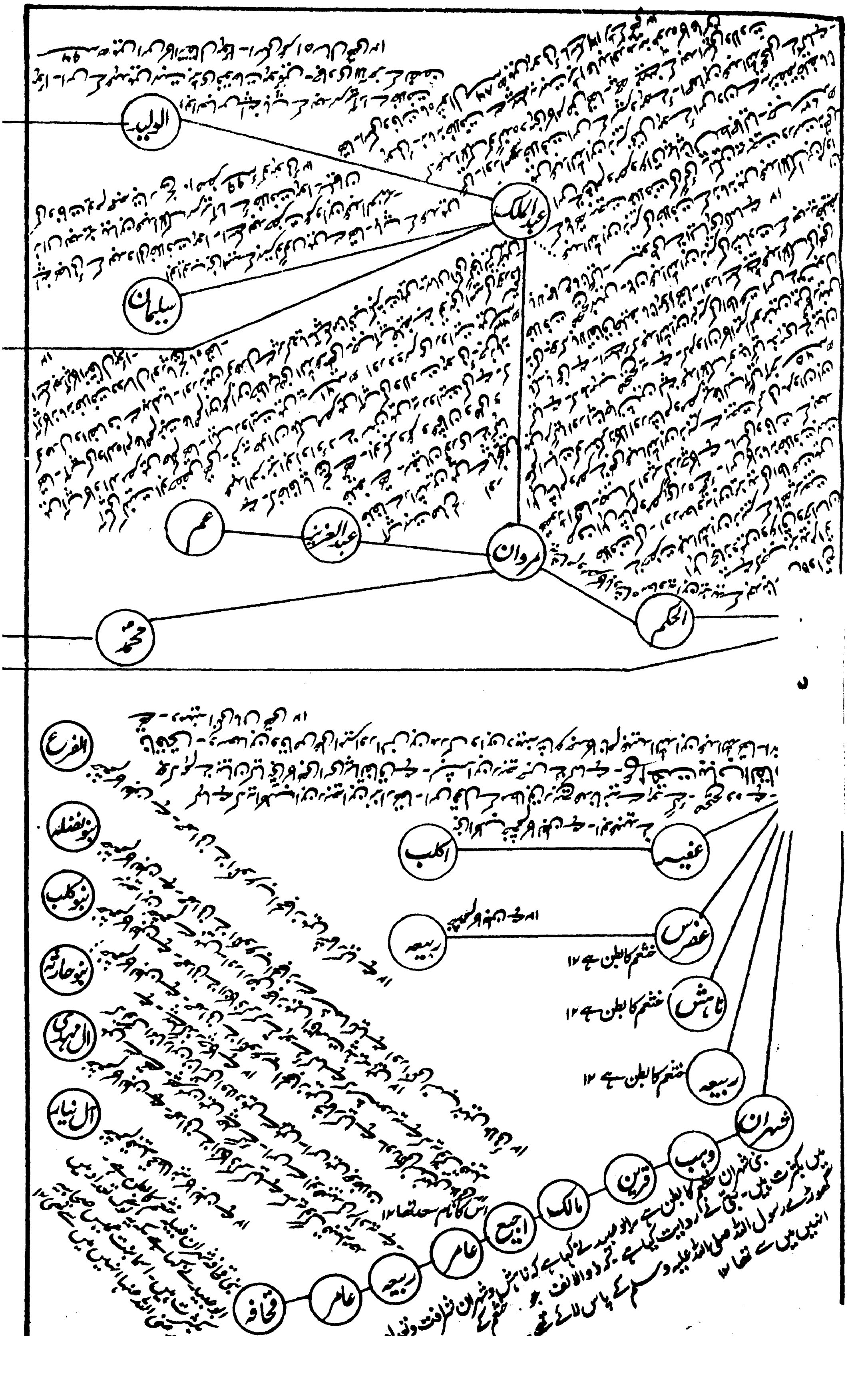
الولید
سلیمان
عبدالملک
عمر
عبدالعزیز
مروان
محمد
الحکم
الفرع
بنو کلب
بنو حارثہ
ال مہدی
الکلب
عنیبہ
ربیعہ
عفرس
خثعم کا بطن ہے ۱۷
ناہش
خثعم کا بطن ہے ۱۲
ربیعہ
خثعم کا بطن ہے ۱۲
شہران
وہب
قرین
مالک
اجیع
عامر
ربیعہ
عامر
قحافہ

یزید ناقص

ابوخالد اسکو ناقص کے لقب سے اسلئے ملقب کیا جاتا ہے کہ اسنے لشکر کی تنخواہ کم کر دی تھی اسنے اپنے چچے کے بیٹے ولید کو قتل کر دیا اور خود تخت نشین ہو گیا تھا۔ اس نے بھی خلافت سے نفع نہیں اٹھایا بلکہ اسی سال ساتویں ذوالحج کو مر گیا۔ اس کا زمانہ خلافت چھ ماہ تھا۔ ایک روایت میں اسکی عمر پینتیس ۳۵ سال اور دوسری روایت میں چھیالیس ۴۶ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ مرض طاعون سے فوت ہوا ۱۲

ابراہیم

ابو اسحاق اپنے بھائی یزید ناقص کے بعد بیعت خلافت سے سر برآرائے خلافت ہوا۔ ایک روایت میں اسکا ولی عہد تھا۔ اور دوسری میں ولی عہد نہیں تھا۔ اس نے حکومت صرف ستر دن کی اسکے بعد مروان ابن محمد نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور بیعت اسکو ... ہاتھ پر ہوئی۔ یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد واپس آ کر اسنے برضا و رغبت اپنے تمام اختیارات مروان کے سپرد کر دئے۔ اور خود بھی اسکے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اسکے بعد ابراہیم پنتیس سال زندہ رہا۔ سفاح کی لڑائی میں اسنے جسکو قتل کرنا تھا قتل کیا ۱۲

الولید

ابوالعباس خلیفہ فاسق ۹۰ھ میں پیدا ہوا جب اسکا والد فوت ہونے لگا تو یہ بہت چھوٹا تھا۔ چونکہ یہ بہت چھوٹا تھا اسلئے اسکو ولی عہد نہ بنایا۔ اور اپنے بھائی ہشام کو تخت نشین ہونیکی وصیت کی اور اسکے بعد ولی عہد ولید کو بنایا۔ ہشام کی وفات کے بعد یہ تخت نشین ہوا۔ یہ بہت بڑا شرابی اور حرمات اللہ کا مرتکب تھا۔ اس نے حج کا ارادہ اس غرض سے کیا کہ وہاں جا کر کعبہ کی چھت پر شراب نوش کرونگا۔ لوگوں کو یہ بات گوارہ نہ ہوئی۔ انہوں نے اسکو زجر و توبیخ کی آخر الامر جمادی الآخر ۱۲۶ھ میں قتل ہوا ۱۲

یزید

ہشام

ابوالولید ہشام ابن عبدالملک اپنے بھائی یزید کے بعد تخت نشین ہوا۔ یہ بہت بڑا عاقل و فہیم تھا۔ ربیع الآخر ۱۲۵ھ میں فوت ہوا ۱۲

معویہ

عبدالرحمن

ہشام

الحکم

عبدالرحمن

محمد

المنذر

عبدالملک

محمد

عبدالرحمن

الحکم

مروان حمار لقب جعدی

ابو عبدالملک بنی امیہ کا سب سے آخری بادشاہ تھا۔ اسکو حمار اور جعدی کے لقب سے اسلئے ملقب کیا گیا کہ لڑائی میں یہ نہایت صبر و تحمل سے کام لیتا تھا۔ اور بہادر اور شجاع تھا۔ مقابلہ کے وقت ... عرب میں ضرب المثل مشہور ہے۔ کہ فلاں شخص گدھے سے بھی زیادہ بردبار ہے۔ اسی لئے اسکو حمار کہتے ہیں۔ یا اس لئے کہ عرب سو سال کو حمار کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ چونکہ بنی امیہ کی سلطنت کو پورے سو سال گذر چکے تھے۔ اور یہ بادشاہ سو سال کے اختتام پر سریر آرائے ہوا تھا۔ اسی لئے حمار کے لقب سے اسکو ملقب کیا گیا۔ اسکو جعدی کہتے ہیں۔ جعد ابن درہم کی طرف منسوب ہونے کی باعث۔ ۷۲ھ میں جبکہ اس کا باپ جزیرہ کا حاکم تھا وہاں اسکی ولادت ہوئی۔ اسکی ماں ام ولد تھی۔ پہلے تخت نشین ہونے کی عہدوں پر متمکن ہو چکا تھا۔ شہسواری کے فنون اور حملہ کرنے کا عادی اور دشوار گذار راستوں کے طے کرنیکا شائق تھا۔ ابراہیم کے بعد بیعت خلافت ۱۲۷ھ میں کی گئی۔ اور نہایت وثوق سے تخت نشین ہوا۔ لیکن خلافت کی تہنیت کی رسم کسی نے ادا نہ کی اسلئے کہ ہر جانب سے بنی عباس کی شورش برپا تھی۔ ملکی انتظام بگڑا ہوا تھا۔ عبداللہ ابن علی سفاح کے چچا کی کمان میں بنی عباس نے اس پر حملہ کیا۔ اور یہ انکے مقابلہ کیلئے نکلا موصل کے قریب ایک گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جس میں مروان کو شکست ہوئی۔ یہ شام میں چلا آیا۔ عبداللہ بھی اس کے تعاقب میں تھا۔ پھر یہ مصر کی طرف بھاگا۔ اب عبداللہ کے بھائی صالح نے اس کا تعاقب شروع کیا۔ قریہ بوصیر میں ان کا مقابلہ ہوا۔ سنہ مذکور ماہ ذوالحج میں لڑائی کے دوران میں مروان مارا گیا ۱۲

جس نے ... باپ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا ... ماہ صفر ۲۷۵ھ میں فوت ہوا ۱۲

عبدالملک ابن عمر ... اندلس ... ۲۶۳ھ میں فوت ہوا ۱۲ اور دراہم پر ضرب لگائی۔ پہلے جب عرب اندلس کے اہل مشرق کے دراہم پر بھی یہی ضرب لگاتے تھے۔ بادشاہ ... اشتیاق میں مامون عباسی کا مشابہ تھا۔ سب سے پہلے اندلس میں فلسفہ کا رواج اسی نے دیا۔ ۲۳۸ھ میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

خط ولید

خط عبدالملک

خط محمد مروان

خط عباس

بانش

ابو العباس عبد اللہ السفاح رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

ابو جعفر عبد اللہ منصور رحمۃ اللہ علیہ

اسکی ماں سلامہ بربریہ ام ولد تھی۔ ۹۵ھ میں اسکی ولادت ہوئی۔ اسنے اپنے دادا کا زمانہ پایا ہے۔ مگر اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ اس نے اپنے باپ و عطا ابن یسار سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور اسکے بیٹے المہدی نے بھی اس سے روایت کی ہیں۔ اپنے بھائی کے عہد میں اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔ یہ بنی عباس میں ہیبت و شجاعت و حزم و رائے و جبروت اور خزانہ جمع کرنیکے لحاظ سے شہیر تھا۔ تمام قسم کی کھیلیں اس نے ترک کر دیں۔ یہ فہیم و عقلمند و علم دوست و ذکی الطبع تھا۔ اس نے بہتوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ملک کی بنیاد کو محکم کر دیا۔ یہ بہت بڑا فصیح بلیغ اور امرا کے حق میں خلیق تھا۔ لیکن با اینہمہ حرص و بخل کی طرف سے چھوٹا ہوا نہ تھا مگر چونکہ اپنے عمال و صاحبوں سے سخت حساب لیتا۔ اسلئے دانیقی (کوڑی کوڑی کا حساب لینے والا) کے نام سے مشہور ہو گیا۔ ۱۳۷ھ کے اول میں تخت نشین ہوا۔ سب سے پہلے ابو مسلم خراسانی کو جو کہ انکی سلطنت کی مضبوطی کا باعث تھا۔ اور انکا دایاں بازو تھا۔ اس نے قتل کرنے کا کام سر انجام دیا۔ سب سے پہلے عباسیوں اور علویوں میں اس نے فتنہ برپا کیا۔ اس سے قبل آپس میں ایک دونوں گروہ یک جان تھے جن علما نے انکی اعانت و مدد میں حصہ لیا تھا ان سب کو اس نے قتل کروا ڈالا۔ تمام ممالک پر منصور کا تسلط جم گیا اور لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت بیٹھ گئی۔ سوائے اندلس کے بنی امیہ کا تمام ملک اس کے زیر نگین آگیا۔ اندلس کے بچ جانے کی وجہ یہ ہے عبد الرحمن نے وہاں امیر المومنین کے لقب سے اجتناب کیا۔ اور یہ لقب منصور کیلئے موزون جانا۔ بلکہ صرف امیر کے لقب پر ہی اکتفا کر کے وہاں اپنے پیر مضبوط جمالئے۔ اسکے لڑکوں نے بھی اسبات کو ملحوظ خاطر رکھا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ ۱۵۸ھ میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

محمد

علی

عبد اللہ

حبر الامۃ علم کا دریا قرآن کا ترجمان خلفائے بنی عباس کا دادا تھا۔ آپ کی ولادت ہجرت سے قبل تین سال شعب میں ہوئی۔ بنی ہاشم کی اس کے نکلنے سے پہلے اسی میں حصر تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اسوقت انکی عمر تیرہ سال تھی ایک روایت میں پندرہ سال تھی۔ دوسری روایت کو احمد نے صحیح کہا ہے۔ اور بروایتے اسوقت یہ دس برس کے تھے۔ نبی سے صحیح روایت ہے کہ حضور نے انکے حق میں دعا فرمائی۔ کہ اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل اللہم علمہ الحکمۃ وتاویل القرآن اللہم بارک فیہ وانشر منہ واجعلہ من عبادک الصالحین اللہم زدہ علما وفقہا آپکے مناقب بکثرت ہیں۔ یہاں انکی گنجائش نہیں ۱۲

محمد

ہشام

حباب

یہ روپوش ہو گیا اور اسی حالت میں کسی نے اسے قتل کر ڈالا۔ اسکے بعد لوگوں نے ہشام مقتول کے بھتیجے سلیمان ابن الحکم المستنصر کے ہاتھ پر بیعت کی اور المستعین کے لقب سے اسے ملقب کیا۔ پھر اس سے سائنہ رہائی کرنے لگے ۴۰۳ھ میں قید کر دیا گیا۔ اسکے بعد عبد الرحمن ابن عبد الملک ابن ناصر المرتضیٰ کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ آخر سال یہ بھی قتل کیا گیا۔ اسکے بعد دولت امویہ کی جڑ کھوکھلی ہو گئی۔ اور اسکی بجائے کی سلطنت علویہ الحسینیہ کا قیام ہوا۔ اور یہ حمود قبیلہ اور اسی میں جنکا ذکر پہلے گذر چکا۔ الناصر علی ابن حمود محرم ۴۰۷ھ میں والی دولت اندلس بنا۔ ذی القعدہ ۴۰۸ھ میں یہ بھی مارا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی المامون القاسم ابن حمود تخت نشین ہوا۔ ایک عرصہ اسی خاندان میں سلطنت رہی جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے ۱۲

ہشام

المؤید باپ کے بعد تخت نشین ہوا ۳۹۹ھ میں قید ہوا محمد ابن ہشام ابن عبد الرحمن الناصر سریر آرائے خلافت ہوا

[illegible]

[illegible]

امۃ العزیز اور زبیدہ اس کا لقب تھا ۱۲

ابو عبداللہ محمد المہدی

ابو جعفر ہارون الرشید

ابو عبداللہ محمد الامین

[illegible]

ابو العباس عبداللہ المامون

[illegible]

ابو محمد موسیٰ الہادی

ہادی کی ولادت ۱۴۷ھ میں بمقام رے ہوئی۔ اسکی والدہ ام ولد تھی اسکا نام خیزران تھا۔
یہ اپنے باپ کا ولی عہد تھا اسکی وفات کے بعد اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی۔ باپ نے وفات کے وقت اسکو زنادقہ (کہ دہریے اور بے دین تھے) کے قتل کی وصیت کی
اسنے اس وصیت پر پورا عمل کیا۔ زنادقہ کا بہت سا گروہ اسنے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اسکو موسیٰ اطبق اسکے نام سے اسلئے پکارتے تھے کہ اسکے ہونٹ آپس میں ملتے نہیں تھے۔ باپ نے ایک غلام کو اسپر متعین کیا کہ جب ہونٹ کھلے رہیں تو اسکو جتا دے۔ جب یہ ہونٹ کھلے دیکھتا تو وہ غلام کہتا موسیٰ اطبق (اے موسیٰ اپنے ہونٹ ملا) یہ سن کر فوراً ہونٹ ملا لیتا۔ یہ نشہ دار چیزوں کا عادی اور کھیلوں کا مشتاق تھا۔ یہ گدھے پر سواری کیا کرتا۔ [illegible] نہیں سکتا تھا۔ باوجود ان سب باتوں کے یہ بہادر تھا۔ فصیح اللسان کلام کرنے میں عالم تھا۔ اسکی بڑی ہیبت تھی بعض نے لکھا ہے کہ یہ [illegible] جابر تھا

[illegible]

صاحب پہلے ہتھیار بندوں کو ننگی تلواروں اور تیر و کمانوں کے ساتھ اپنے سامنے چلانے کی رسم اسنے ڈالی اسکے عاملوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا اس کے زمانہ میں

ابو العباس احمد المستعین باللہ

ابو عبداللہ محمد معتز باللہ

[illegible]

ابو اسحق محمد معتصم باللہ

ابو الفضل جعفر المتوکل علی اللہ

[illegible]

ابو جعفر المنتصر باللہ

[illegible]

ابو جعفر ہارون الواثق باللہ

اسکی والدہ ام ولد رومیہ قراطیس نامی تھی۔ اسکی ولادت ۱۹۹ھ میں ہوئی۔ باپ کے عہد میں یہ ولی عہد تھا۔ بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۲۲۷ھ اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی۔ ۲۲۸ھ میں اشناس ترکی کو اس نے دو جڑاؤ وُشکے ہوئے ہار اور ایک جڑاؤ تاج دیکر اسکو بادشاہ تسلیم کیا۔ سیوطی نے کہا ہے کہ خلفائے عباسیہ میں سے یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے کسی کو تسلیم کیا ہو۔ اسلئے کہ اس کے باپ کے زمانہ میں ترکوں کا زور تھا۔ ۲۳۱ھ میں اس نے امیر بصرہ کی طرف حکم بھیجا کہ لوگوں کو خلق قرآن کے مسئلہ میں آزمائے۔ اس مسئلہ میں اس نے باپ کی پیروی کی۔ اخیر میں اس خیال سے باز آگیا۔ بمقام سر من رأی ۲۳۲ھ میں بروز چہارشنبہ ذوالحجہ کے چھ دن باقی تھے۔ اس کا انتقال ہوا ۱۲

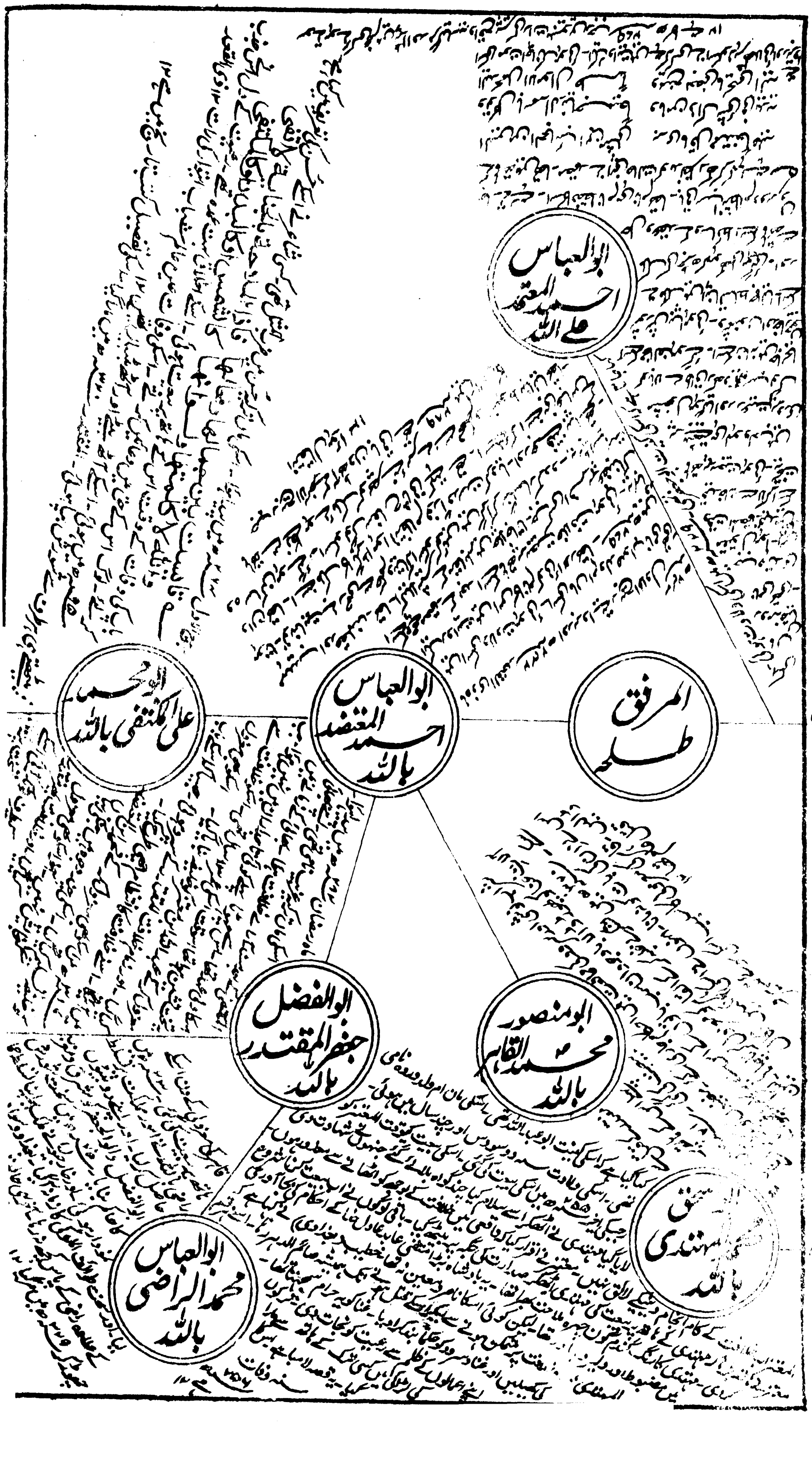
ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ
ابو العباس احمد المعتضد باللہ
ابو محمد علی المکتفی باللہ
الموفق طلحہ
خط المتوکل
ابو الفضل جعفر المقتدر باللہ
ابو منصور محمد القاہر باللہ
ابو العباس محمد الراضی باللہ

المطیع النا س نامی ام ولد کا بیٹا تھا۔ متقی کی معزولی کے وقت ماہ صفر ۳۳۳ھ میں اسکی بیعت ہوئی اسوقت اسکی عمر ۴۱ سال تھی ۔ اسکے ایام حکومت میں توزون مرگیا اور احمد ابن بویہ دار الخلافہ میں وارد ہوا ۔ اور خلیفہ کے سامنے آکر آداب بجالایا ۔ خلیفہ نے اسے معز الدولہ کا لقب عطا فرمایا ۔ آخر الامر معز الدولہ کا بول بالا ہوا ۔ اسنے خلیفہ کے اختیارات کو گھٹانا شروع کیا اور خلیفہ کی تنخواہ یومیہ پانچ ہزار درہم مقرر کردی۔ سب سے پہلے دیلم دعراق کو اسنے محکوم بنایا ۔ آخر الامر معز الدولہ نے خلیفہ کو معزول کیا اور اسکی آنکھیں نکال دیں ۔ اور فضل ابن المقتدر کے ہاتھ پر بیعت منعقد ہوئی ۱۲

ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ

ابو العباس احمد المستظہر باللہ

ابو القاسم عبد اللہ المقتدر بامر اللہ

محمد

ابو جعفر عبد اللہ القائم بامر اللہ

اسحق

ابو العباس احمد القادر باللہ

ابو اسحق ابرہیم المتقی للہ

ابو القاسم الفضل المطیع للہ

ابو بکر عبد الکریم الطائع للہ

[illegible]

اسکی والدہ ام ولد شعلہ نامی تھی ۔ مکتفی کی معزولی کے وقت اسکی بیعت کی گئی ۔ معز الدولہ نے اسکی تنخواہ یومیہ صرف سو [illegible] مقرر کردی اب خلیفہ کا اقتدار صرف بغداد و دیلم پر رہ گیا ۔ اور خلیفہ کا صرف نام ہی نام تھا ۔ ۳۳۶ھ الدولہ کا انتقال ہوگیا ۔ اور اسکی جگہ اسکا بیٹا بختیار متمکن ہوا ۔ خلیفہ مطیع نے اسے عز الدولہ لقب سے مخاطب کردیا تا مطیع کے عہد حکومت میں عبیدیوں کا مصر و شام پر تسلط ہوگیا ۔ عباس کے نام کا خطبہ وہاں جاتا بند کردیا گیا ۔ اور یہاں شیعوں کی حکومت قائم ہوگئی ۔ ۳۶۳ھ میں مطیع کو فالج گرا اور اسکی زبان ثقیل ہوگئی ۔ عز الدولہ کے حاجب سبکتگین نے اسکو اپنی معزولی اور اسکے لڑکے الطائع للہ کے [illegible] کا مشورہ دیا ۱۲

ابو منصور الفضل المسترشد باللہ

[illegible]

ابو جعفر منصور الراشد باللہ

۵۰۲ھ میں پیدا ہوا - اسکی ماں ام ولد تھی - ماہ ذی القعدہ ۵۲۹ھ باپ کے قتل کے بعد فوراً اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی - آخر اسکو معزول کیا گیا - اسکے چچا المستقفی کے ہاتھ پر بیعت کی گئی

[illegible]

ابو عبد اللہ محمد المقتفی لامر اللہ

ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ

ابو محمد الحسن المستضئ بامر اللہ

ابو العباس احمد الناصر لدین اللہ

ابو نصر محمد الظاہر بامر اللہ

[illegible]

۵۷۱ھ میں پیدا ہوا باپ کی وفات کیوقت اس سے بیعت ہوئی - خلافت کے عہدہ پر متمکن ہوتے ہی رعیت کے ساتھ نیک سلوک کرنا شروع کیا - بہت سی ضبط شدہ زمینوں کو معاف کر دیا اور ظلم کو مٹا دیا - ابن اثیر نے کامل میں لکھا ہے - کہ جب ظاہر تخت نشین ہوا - تو اس نے اس قدر عدل واحسان کیا کہ جو مدت سے نظر نہیں آیا تھا - اگر یہ کہا جائے کہ عمر و ابن عبد العزیز کے بعد اسکی مثل کوئی پیدا نہیں ہوا - تو بجا ہے - اسکے باپ کے زمانہ میں جو لوگوں کے مال لوٹے گئے تھے اور انکی جائیدادیں ضبط ہوگئیں انکی تلافی کر دی اور ناجائز محصول چھوڑ دئے - باقی ہر قسم کے ظلموں سے نجات دی - رجب کی ۱۴ سنہ ۶۲۳ھ میں نو مہینے اور چند دن خلافت کرنیکے بعد فوت ہوگیا (رحمۃ اللہ علیہ)

ابو جعفر منصور المستنصر باللہ

ماہ صفر ۵۸۸ھ میں پیدا ہوا - ایک ترکی کنیز اسکی ماں تھی - باپ کے بعد اس سے بیعت کی گئی - عہدہ خلافت پر متمکن ہوتے ہی عدل کو پھیلا دیا اور محکمہ قضاء کو انصاف سے پر کر دیا - اہل علم و دین کی عزت کی اور دین کا قلع قمع کیا - سنت نبویہ کی اشاعت کی اور فتنوں کو فرو کیا - لوگوں کو راہ سنت پر چلایا اور جہاد کا اعلان کر دیا - اور سرحدوں کی حفاظت کیلئے ایک لشکر عظیم مرتب کیا اور کئی قلعے فتح کر لئے - ہر طرف برکت پھیلا دی مدح ہونے لگی - شعار اسلام کو زندہ کیا - اسکے مناقب بہت ہیں - ۱۰ جمادی الآخری ۶۴۰ھ میں فوت ہوا - (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

محمد — الحسن — علی — ابی بکر

ابو العباس احمد الحاکم بامر اللہ

ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ

ابو القاسم احمد المستنصر باللہ

احمد الحاکم بامر اللہ

سنہ ۷۰۱ھ میں اپنے باپ کے عہد میں اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت منعقد ہوئی۔ اپنے والد کی جگہ بیٹھا۔ ۷۳۸ھ میں خلیفہ اور سلطان کے درمیان ناراضی ہوئی۔ سلطان نے برج میں لے روک دیا اور لوگوں کا اس کے پاس آنا جانا بند کر دیا۔ پھر قوص کی طرف اس کو اور اس کے اہل و عیال کو جلاوطن کر دیا۔ اور اس کے وظائف موقوف کر دیئے۔ ان سب کی تعداد ایک سو سے زیادہ تھی۔ مستکفی نے ۷۴۰ھ ماہ شعبان میں وفات [illegible]

[illegible]

ہی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا۔ اور تاتاریوں کے ہاتھ سے طرح طرح کی اذیتیں اٹھائیں۔ تھوڑی مدت کے بعد مر گیا۔ خدا اس کا قصور معاف کرے اور نہ

معزول کرکے اپنے بیٹے المستکفی کو جو کہ ابراہیم کا چچا تھا - ولی عہد گردانا - خلیفہ المستکفی اور سلطان کے درمیان نزاع کا باعث ابراہیم تھا - پہلے خلیفہ وسلطان ایک جان بنے ہوئے تھے - اپنے چغلیوں سے دونوں کے کان بھر کر ایک نزاع عظیم کی طرح ڈالی جب مستکفی قوص میں فوت ہونے لگا - تو اپنے بیٹے احمد کی خلافت کی وصیت کی لیکن سلطان نے اسکی بات کو نہ مان کر ابراہیم کو خلیفہ تسلیم کیا - جب سلطان پر موت کے آثار نمودار ہوئے - تو ابراہیم کی بیعت پر نادم ہوا - اور اسے معزول کرکے احمد کو حاکم کے لقب سے تخت نشین کیا - یہ واقعہ اول محرم ۷۴۲ھ کا ہے ۱۲

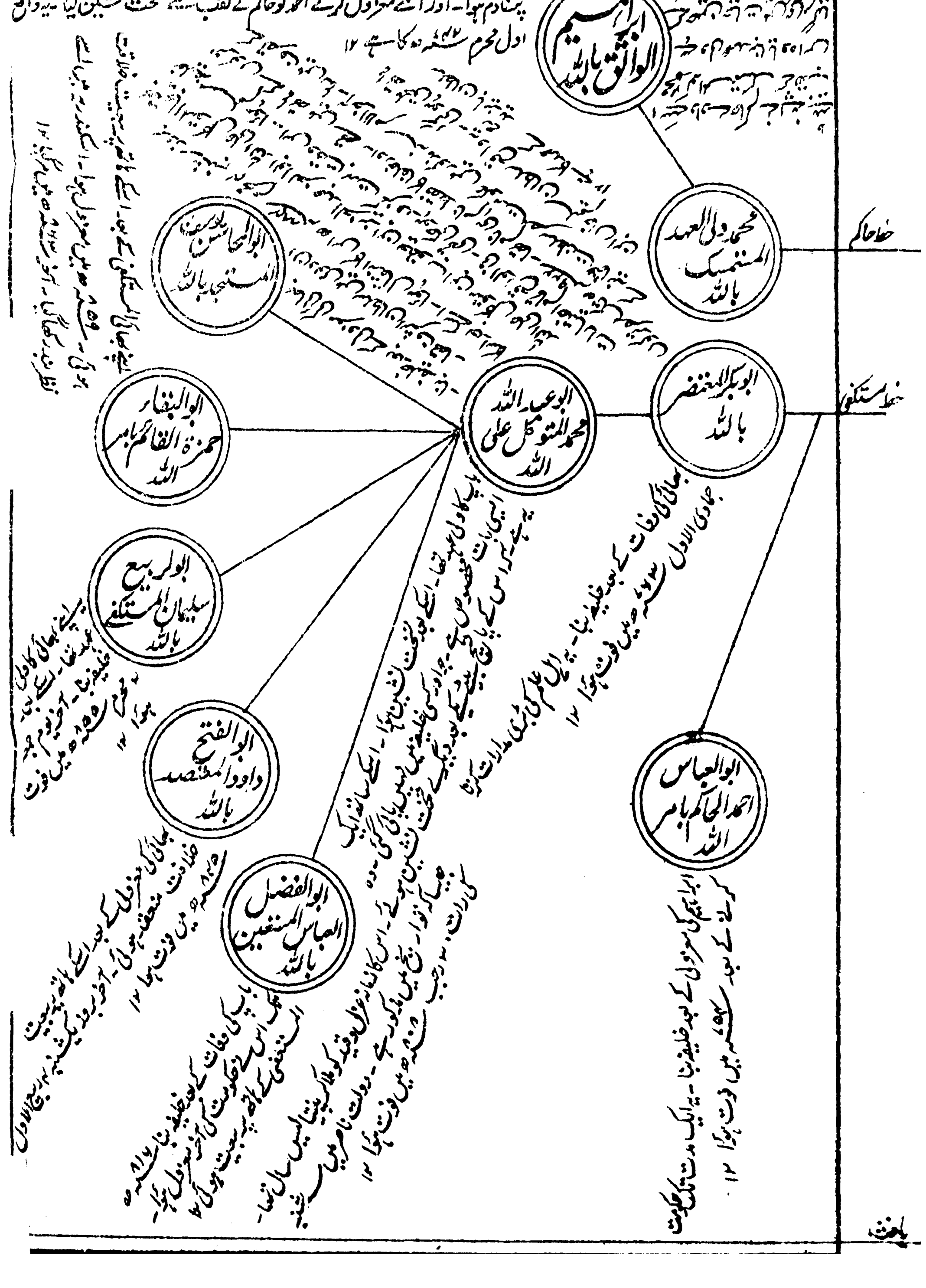

سلاطین آل عثمان خلد اللہ تعالےٰ ملکہم کے بیان میں۔ یہ نام جو ذیل میں مندرجہ ہیں یہ قدیم ترکی زبان میں ہیں۔ یہ کسی
ضبط میں نہ تھے آخر ہم اس طور انکو ضبط میں لائے

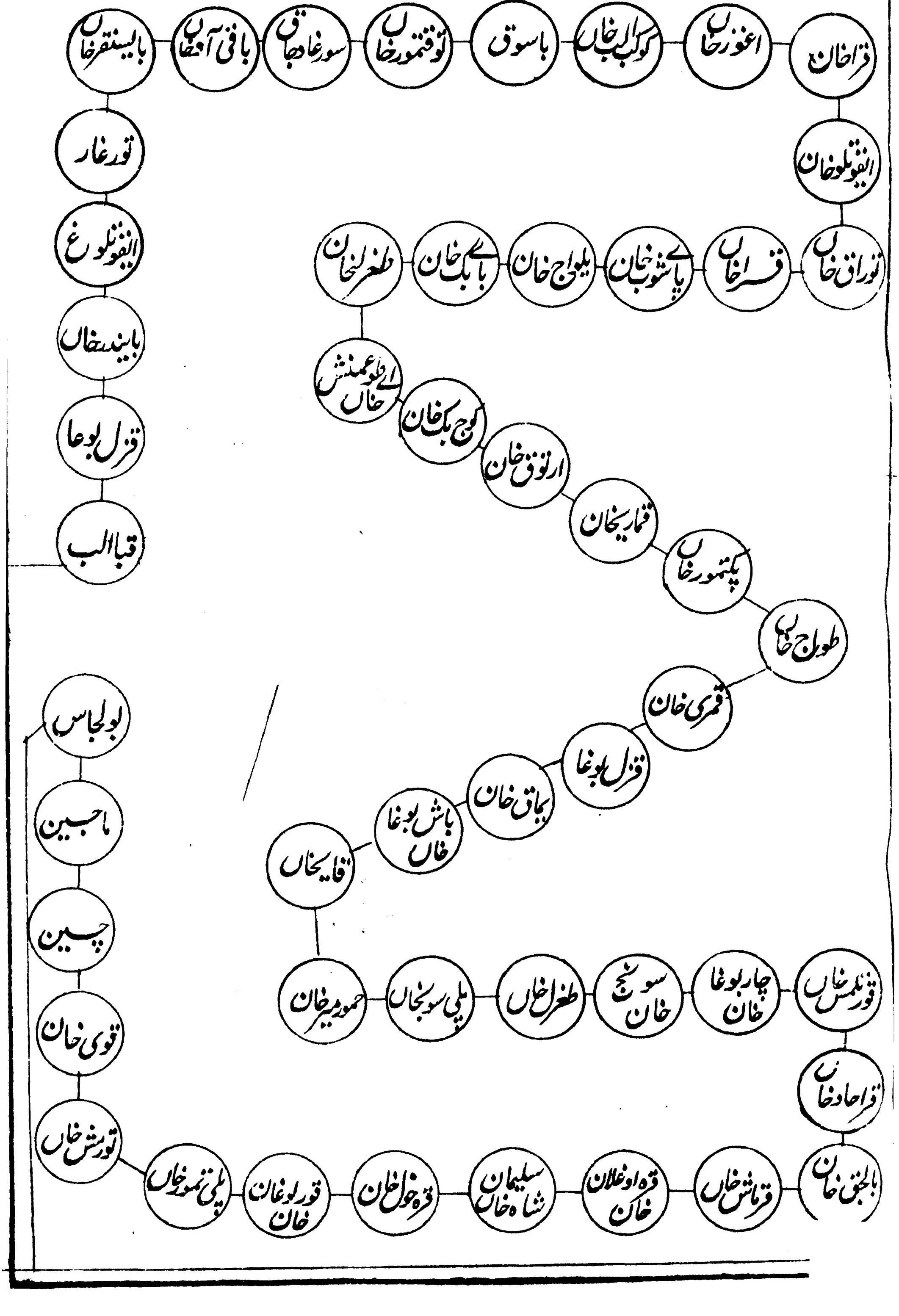

... یہ سلیمان شہر ماہان متصل ... شاہ ... تھا۔ جب چنگیز خان نے حملہ کیا۔ اور ... کو آگ لگائی۔ اور سلطان علاؤ الدین خوارزم شاہ کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا۔ تو یہاں کے لوگ متفرق ہو کر کہیں سے کہیں پھیل گئے۔ سلطان سلیمان شاہ باندہ ماہان سے پچاس ہزار خاندانوں کو اپنے ساتھ لیکر ارض روم کی طرف نکلا۔ بمقام حلب دریائے فرات کو عبور کیا۔ سلیمان شاہ اپنے گھوڑے سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔ وہاں سے اسکو نکال کر قلعہ جعبر کے سامنے مدفون کیا گیا۔ اس کے ساتھی ترکمان اطراف اکناف میں متفرق ہوگئے۔ اب تک کی اولاد برداشت فرواشت میں مشغول ہے۔ سلیمان شاہ کے چار بیٹے تھے۔ دو جن کے نام سنقر و ... تھے۔ عجم کی طرف لوٹ آئے اور دو روم کی طرف چلے گئے۔ اور وہ ارطغول و کون دوغدی تھے۔ یہ سلطان علاؤ الدین سلجوقی کے دربار میں حاضر ہوئے یہ بلاد قرمان کا والی تھا۔ اور کونیہ بھی اس کے ملک کے ساتھ ملحق تھا۔ سلطان نے ان کی تعظیم کی اور اپنے ملک میں اقامت کی اجازت فرمائی انہوں نے کفار کے ساتھ جہاد کرنے کا اذن چاہا اور ایک طائفہ ترکمانوں کا جہاد پر کمر بستہ ہوگیا۔ ان کا کام ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ ہی رہا۔ اس طائفہ کا مرکز قرہ حصار و بیلجک کے درمیان تھا۔ وہیں انہوں نے اقامت اختیار کی اور ہمیشہ غزا و جہاد اور کفار کے قلع قمع میں مصروف رہے۔ ... کے مطابق صحیح روایت جیسا کہ تاریخ مکہ میں ہے سنہ ۶۲۸ھ میں ارطغول کا انتقال ہوگیا۔ اور ایک روایت میں اس کا انتقال سنہ ۶۸۹ھ میں ہوا۔ ارطغول نے اپنے پیچھے شریف و پاکیزہ اور بہادر اولاد چھوڑی اور ایک عظیم الشان درخت کا بیج بویا۔ جو کہ آخر پھلا پھولا یعنی سلطان عثمان اس کا خلف الرشید ہوا سنہ ۶۵۶ھ میں پیدا ہوا جب ... اپنے والد کے ساتھ ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ اور کفار کے ساتھ لڑائی میں شامل ... نے اس کی ... نجابت کو دیکھ کر اس پر ہر قسم کی مہربانی کی۔ اور اس کی عزت کو بڑھایا اور ... کی اور شاہی علم اور نقارہ و باجا جو کہ شاہی نشان ہے مزین کر کے اس کی طرف بھیجے۔ تاکہ اس کا حوصلہ بڑھ جائے۔ جب نقارہ و باجا اس کے سامنے رکھ کر بجایا گیا تو یہ اُن کی آواز سنتے ہی تعظیم کیلئے کھڑا ہوگیا۔ اس وقت سے آج تک آل عثمان کا قاعدہ ہوگیا ہے۔ کہ جب ان کے دروازہ پر نوبت یا باجا بجایا جائے۔ تو وہ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تاریخ مکہ میں ایسا ہی مذکور ہے غازی عثمان سنہ ۶۹۹ھ میں تخت نشین ہوا اس نے چند قلعے فتح کئے۔ اور تمام عمر غزا و جہاد اور کشور کشائی اور کفار کے مقابلہ میں صرف کی۔ آخر سنہ ۷۲۶ھ میں فوت ہوا علیہ الرحمۃ۔ ۲۶ سال اس نے حکومت کی یہ فقرا کو ہمیشہ کھانا کھلاتا اور اس کا کام شمشیر زنی تھا۔ اس کا خرچ بکثرت تھا اکثر فراخ حوصلگی سے انعام دیتا یہ بڑا بہادر اور جری تھا اپنے پیچھے سوائے اپنی زرہ و تلوار کے جنکے ساتھ لڑائی کرتا اور چند گھوڑوں اور بکریوں کے گلوں کے جو کہ مہمانوں کی خاطر تھیں اور کچھ نہ چھوڑا۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

شاہ سلیمان — ارطغول — السلطان عثمان غازی — السلطان اورخان خان

سنہ ۶۷۸ھ میں پیدا ہوا۔ اپنے باپ کے بعد سر آرائے مملکت ہوا۔ ۳۵ سال اس نے حکومت کی۔ ۸۳ سال اس کی کل عمر تھی۔ بروسہ کو فتح کرکے اس نے اپنا دار الخلافہ بنایا۔ اس نے بہت سے شہر و قلعے فتح کئے۔ جہاد و فتح بلاد میں باپ سے بھی بڑھ گیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو اور بھی وسیع اور اپنا بول بالا کیا۔ نصاریٰ اور باقی کفار عساکر اسلامیہ کے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور اس نے ان کے حملے کو مسلمانوں کے ملک سے روک لیا۔ دشمنوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بلاد روم ایلی سے چلکر اناطیہ تک اس پر حملہ کیا جائے۔ تاکہ سلطان اورخان کو اس کے محل میں قتل کریں سلطان کا نہایت ہوشیار لڑکا مراد بک نامی تھا۔ اس نے سلطان سے اذن چاہا کہ میں دشمنوں کے اناطیہ پہنچنے سے پہلے ہی ایلی کی جانب پیشقدمی کرکے ان کو روک لیتا ہوں۔ باپ نے لڑکے کی نجابت و شجاعت و قابلیت کو دیکھ کر ایک جرار لشکر جس میں بڑے بڑے مشہور بہادر اور نامی شجاع تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیا۔ یہ لشکر روم ایلی کی جانب بڑھا اور لشکر کفار سے جا مزاحم ہوا۔ دشمن کو ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہ ہوئی۔ اور وہ اس وقت اناطولیہ کی طرف عبور کرنا چاہتے تھے۔ وہاں دونوں لشکروں میں جنگ عظیم ہوا جس میں کفار کے بے حساب آدمی مارے گئے۔ اور باقی ماندہ نے قلعوں میں جا پناہ لی۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کے بے حساب آدمی قتل و قید کئے۔ خدا نے اسلام کو فتح عنایت فرمائی اور نصاریٰ کو بری طرح شکست و ذلت نصیب ہوئی۔ مسلمانوں نے چند قلعے فتح کر لئے۔ اب خوشی خوشی مراد بک اپنے باپ کی طرف لوٹا۔ سلطان اورخان نے بہت لڑائیاں کیں اور کفار کا بڑا بھاری دشمن تھا۔ اچھی زندگی بسر کی۔ اور اپنا نیک کام پیچھے چھوڑ گیا۔ سنہ ۷۶۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

السلطان مراد خان اوّل

ذی الفار ۷۲۶ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۷۶۱ھ میں بروسہ میں تخت نشین ہوا۔ ۳۱ برس اس نے حکومت کی۔ ۶۵ برس اس کی عمر تھی۔ اس نے بہت سے شہر فتح کئے۔ ان میں سے ایک شہر ردانہ ہے۔ جو کہ ۷۶۲ھ میں فتح ہوا۔ سب سے پہلے غلاموں کو پکڑ کر ینگچری یعنی لشکر جدید کی اس نے ترتیب دی۔ اور ان کو ٹوپی کا پہنایا۔ جو کہ نمدے کا ایک جامہ پیٹھ تک ہوتا ہے۔ کفار کے دلوں پر اس کا بڑا رعب طاری تھا۔ نصاریٰ اپنے بادشاہوں کے ساتھ جمع ہوئے۔ سلطان مراد نے اُن سے لڑائی کی جس میں کفار کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔ اور ان کا بادشاہ بھی مارا گیا۔ اور کفار کے ایک بادشاہ بلواش نامی نے اطاعت قبول کر لی۔ اور سلطان کے پاس آیا تاکہ دست بوسی کرے۔ اس نے اپنی آستین میں خنجر چھپایا تھا جب ہاتھ چومنے لگا۔ تو سلطان کو خنجر سے شہید کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۷۹۲ھ کا ہے۔ اس وقت سے سلاطین عثمانیہ کا قانون ٹھیرا ہے۔ کہ ایلچی وغیرہ بادشاہ کے پاس ہتھیار سے مسلح ہو کر نہ جائے۔ اور یہ کہ اوّل اس کی تلاشی لی جائے۔

السلطان یلدرم بایزید خان

۷۴۸ھ میں پیدا ہوا جب تخت نشین ہوا۔ تو اس وقت اس کی عمر ۴۴ سال تھی۔ اس نے ۱۴ سال حکومت کی۔ جب یہ تخت نشین ہوا۔ تو نصاریٰ کے کئی قلعے اور ان کے شہر اور بہت سا علاقہ اپنی قلمرو میں داخل کر لیا۔ بعض نصاریٰ نے تیمور سے درخواست کی کہ بلاد روم کی طرف توجہ مبذول فرماویں۔ لیکن اس کا رخ حلب و دیگر بلاد شام کی طرف ہو گیا۔ اس نے وہاں قتل عام و خونریزی اور لوٹ مار شروع کر دی۔ جیسا کہ کتب تواریخ میں موجود ہے۔ تیمور اپنی لوٹ مار و قتل و غارت کرتے ہوئے آذر بائیجان پہنچا۔ اب بایزید پاشا نے کر لیکر اس کے مقابلہ کو بڑھا۔ دونوں لشکروں میں ایک عظیم جنگ ہوئی۔ بایزید کے لشکر کا ایک حصہ بھاگ کر اور سلطان کو چھوڑ کر تیمور سے جا ملا۔ اس لڑائی میں سلطان کا بیٹا سلطان مصطفےٰ مارا گیا۔ اور بایزید کے لشکر کے قدم اکھڑ گئے۔ بایزید بمعہ چند آدمیوں کے اکیلا مقابلہ میں کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ اپنی تلوار سمیت تیمور تک پہنچ گیا۔ تیمور کا لشکر اس کی دلیری دیکھ کر عاجز آ گیا۔ آخر انہوں نے کسی وجہ سے بایزید کو قید کر لیا۔ اسکو غصہ کی وجہ سے ایسا بخار چڑھا۔ کہ اسی بخار میں ۸۰۵ھ کو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے لڑکوں عیسیٰ و موسیٰ و سلیمان و قاسم و محمد نے ملک تقسیم کر لیا۔ اور ان کا آپس میں نزاع و قتال بارہ سال تک شروع رہا۔ آخر جب سلطان محمد مستقل بادشاہ ہوا۔ تو ملک میں امن قائم ہوا۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

السلطان محمد خان

۸۱۶ھ میں مستقل بادشاہ ہوا۔ ۷۷۷ھ میں اس کا تولد ہوا۔ اس کی عمر ۴۹ سال تھی اس ۹ سال حکومت کی۔ یہ بڑا بہادر اور جری مجاہد فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کئے۔ اس نے اپنی جان کو غزا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کئے اور کئی نیک کام میں بڑا حصہ لیا۔ سب سے پہلے عثمانیوں میں سے اس نے حرمین الشریفین کے خدام کے لئے وظائف مقرر کئے۔ ۸۲۵ھ میں فوت ہوا۔

السلطان مراد خان دوم

۸۰۶ھ میں پیدا ہوا جب تخت نشین ہوا۔ تو اس وقت اس کی عمر ۱۸ سال تھی۔ اس نے ۳۱ برس سلطنت کی۔ یہ بہت بڑا شجاع و جری صف شکن حملہ آور تھا۔ یہ فراخ دل سے انعام دیتا۔ اس نے بڑی فتوحات کر کے ملک کو کشادہ کیا۔ اور دین کی اشاعت کی۔ اور کفار کو سخت ذلیل کیا یہ ہمیشہ کفار سے جہاد کرتا رہا۔ آخر جب اس کا بیٹا سلطان محمد بڑا ہوا۔ تو اس نے بیٹے کی قابلیت کو دیکھ کر تخت نشین کر دیا۔ اور خود گوشہ نشینی اختیار کی۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

السلطان محمد خان

۸۳۶ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۸۵۶ھ میں جب کہ اس کی عمر پورے بیس برس ہو گئی تو تخت نشین ہوا۔ ۳۱ برس اس نے حکومت کی۔ یہ سلاطین عثمانیہ میں بہت بڑا سلطان دلیر اور شجاع ہوا ہے۔ اس نے حکومت کا بہت عمدہ انتظام کیا اور ملک کو پہلے سے بھی کشادہ کر لیا۔ اور رعایا کے لئے قوانین وضع کئے۔ اس کے مناقب جمیل اور خیرات جزیل بکثرت ہیں۔ اس نے بڑے بڑے جہاد کئے۔ اور فتوحات حاصل کیں۔ اس کی بڑی فتح قسطنطنیہ کا قبضہ ہے۔ پچاس دن سخت محاصرہ کرنے اور کفار کا دم ناک میں کر دینے کے بعد بروز چہار شنبہ ۲۰ جمادی الآخر ۸۵۷ھ کو قسطنطنیہ فتح ہوا۔ کفار کے بڑے گرجے میں نماز ادا کی جس کا نام آیا صوفیہ تھا۔ اس گرجے کی صلیبیں اور تصویریں توڑ دیں۔ اور اہل اسلام کی مسجدوں کے سامان سے مزین کیا۔ اور دور دراز سے بڑے بڑے علمائے کرام بلوا کر اس مسجد میں رکھے۔ اور ان کو انعامات سے مالا مال کر دیا۔ ان کی بدولت استنبول تمام دنیا کا مرکز اور علم و کمال کا معدن بن گیا۔ اور ہر فن کے کامل لوگ قسطنطنیہ میں جمع ہو گئے۔ اس کی وفات ۸۸۶ھ میں ہوئی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ کذا فی تاریخ مذکور۔

السلطان بایزید خان

غازی ۸۵۶ھ میں پیدا ہوا۔ جب تخت نشین ہوا تو اس وقت اس کی عمر تیس سال تھی۔ اس کی کل عمر ۶۲ سال تھی سلاطین عثمانیہ میں اس کا نام روشن و ہویدا ہوا۔ اس نے بہت سے قلعے اور ملک فتح کئے۔ اس کے بھائی سلطان جم نے اسکے ساتھ لڑائی کی جس میں سلطان جم کو شکست ہوئی۔ اور یہ فرار ہو کر مصر میں چلا گیا۔ وہاں سے ایک لشکر لیکر واپس آیا۔ اور پھر لڑائی کی اور پھر دوبارہ شکست اٹھائی۔ اور بھاگ کر ۸۸۷ھ میں نصاریٰ سے جا ملا۔ سلطان بایزید نے ایک غلام کو حجام کی صورت میں اس کے پاس بھیجا۔ جب سلطان جم نے اس غلام کو دیکھا تو اسکی طرف انگشت کرنے لگا۔ اور اس کا کام دریافت کیا اور حجامت کرنے کو کہا۔ اس حجام نے سلطان جم کا سر زہر آلود استرے سے مونڈا جسکی زہر سلطان کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اور سلطان مر گیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ سلطان بایزید نے بہت نیک کام کئے۔ اس کے چند بیٹے تھے جو سب بادشاہ بنے اور اسکے پوتے بھی تھے۔ سلطان جہان شاہ و سلطان احمد و سلطان قورقود و سلطان محمود و سلطان عبداللہ و سلطان علم شاہ .... انہیں میں سے تھے مگر سب سے نجیب و ہوشیار سلطان سلیم خان تھا۔ جب یہ سب بڑے ہو گئے۔ تو والد نے ان کو سناجق عالیہ بلاد روم کی طرف بھیجا۔ سب سے بڑے بیٹے احمد کو اماسیہ کا مع اسکے متعلقات کے بادشاہ بنایا اور اسکے ولی عہد بنانے کی توقع کی مگر جو خدا کو منظور ہو رہی ہوتا ہے اور سلطان جہان شاہ کو ولایت قرمان کا مع اس کے متعلقات کے گورنر بنایا اور ایسا ہی سلطان قورقود کو مملکت شاوہ معہ اسکے متعلقات کے حاکم گردانا۔ اور سلطان سلیم کے لئے ملک طرابزون مخصوص کیا خدا کے علم میں اس نے بادشاہ ہونا تھا۔ باقی بایزید کے بیٹے اپنے اپنے ملکوں پر قابض ہو گئے۔ اور سلطان بایزید کو مرض نقرس لاحق ہو گیا۔ جو کہ سلاطین آل عثمان میں بکثرت پایا جاتا ہے سلطان ضعیف ہو گیا اور نقل و حرکت و سفر ترک کر دیا۔ چونکہ لشکر ایک مدت سے بیکار پڑا ہوا اکتا گیا تھا اس لئے لشکر نے ایک قوی مضبوط سلطان کی تلاش کی جو کہ نقل و حرکت کا پورا کام سرانجام دے۔ باین صفت موصوف سوائے سلطان سلیم کے اور کوئی نہ تھا۔ یہ اپنے سب بھائیوں سے بیدار مغز و ہوشیار تھا لشکر کا میلان اسکی طرف ہو گیا۔ اس نے بھی لشکر کا دل اپنے حسن اخلاق و الطاف کی بدولت لے لیا۔ آخر الامر اپنے والد کے مقابلہ میں نکلا لیکن شکست کھائی۔ پھر دوبارہ مقابلہ کے لئے آیا۔ سلطان بایزید نے جب دیکھا کہ ارکان دولت اور لشکر کے دل سلطان کی طرف میلان ہیں۔ اس پر وزراء نے بھی یہی مشورہ دیا۔ کہ آپ سلطان سلیم کو تخت نشین کر دیں۔ اور خود اپنی بقیہ عمر آرام سے ادرنہ میں گذاریں۔ جہاں کہ آپ کی ہر قسم کی عزت و تعظیم ہو گی وزراء کے مشورہ سے سلطان کو اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ سوجھا کہ سلطان سلیم کو تخت نشین کر کے خود گوشہ نشینی اختیار کرلے بایزید نے اپنے بیٹے سلیم کو بلا کر عنان سلطنت اسکے ہاتھ میں دی۔ اور خود معہ چند خواص کے ادرنہ کی جانب روانہ ہوا۔ جب قریہ جورلو میں پہنچا تو وہاں اس کو کسی نے شہید کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۹۱۸ھ کا ہے کذا فی تاریخ مکہ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے عجم کی طاقت کو گھٹایا۔ اور مصر و تمام عرب اپنی قلمرو میں داخل کرلیا۔ سنہ ۸۷۲ھ اماسیہ میں پیدا ہوا۔ سنہ ۹۱۸ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے کل ۹ سال حکومت کی اس لئے کہ یہ بڑا خون ریز سفاک و ظالم تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے ظالم کی عمر گھٹا دینا ابتداء سے اپنی عادت میں جاری رکھا ہے۔ یہ سلطان بہت جابر و ظالم تھا۔ سزا دینے میں بڑی بے رحمی سے کام لیتا۔ لوگوں کے حالات کی تفتیش کرتا اور لڑائی کا بڑا دلیر و زبردست تھا۔ ملکی حالات کے تجسس میں رہتا۔ جب سلطان سلیم تخت نشین ہوا تو اس کے مقابلہ میں اس کا بھائی سلطان احمد نکلا دونوں بھائیوں میں بڑی لڑائی ہونیکے بعد سلطان احمد کو شکست ہوئی۔ سلطان احمد کا لشکر بھاگ گیا یہ اکیلا معہ تھوڑے سے لشکر سے میدان میں کھڑا رہا اسکو قید کرکے سلطان سلیم کے پاس لائے اس نے اس کو بتاریخ ۹ صفر سنہ ۹۱۹ھ کو پھانسی کی سزا دی۔ سلطان قورقود بھاگا۔ مگر بھاگنے نے اس کو کوئی نفع نہ پہنچایا۔ آخر قید ہو کر بھائی کے حکم سے پھانسی دیا گیا۔ اور یہی سلوک سلطان محمد بن سلطان شاہنشاہ و سلطان عثمان ابن سلطان علم شاہ اور سلطان مصطفےٰ و سلطان اورخان و سلطان سلیمان سلطان محمود کی اولاد کے ساتھ کیا۔ ان کے چھ لڑکوں کو جو کہ ابھی گھوارے میں تھے۔ ایک ہی رات میں بمقام بورسا پھانسی دیدیا تمام شہر اس رات میں بے دردی کا عالم دیکھ رو رہا اور چلا رہا تھا۔ جب سلطان سلیم کو ملکی کھٹکا نہ رہا۔ اس نے دوسرے بادشاہوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اور کئی ملک فتح کرکے ان پر قبضہ کرلیا۔ اس نے شاہ اسمٰعیل ابن شاہ حیدر سے لڑائی کی جب مقابلہ ہوا۔ تو شاہ اسماعیل کو شکست ہوئی۔ سلطان نے اس کے بعد مراجعت کی۔ اور مصر کی طرف متوجہ ہوا۔ دولت چراکسہ کو شکست دیکر حلب و شام و مصر وغیرہ پر کئی شدید لڑائیوں کے بعد قابض ہوگیا۔ اور دولت چراکسہ کا اس سے خاتمہ ہی ہوگیا۔ یہ تمام ممالک ٹرکی کے ساتھ ملحق ہوگئے۔ آخر سنہ ۹۲۶ھ میں مرگیا۔ کذا فی تاریخ مذکور۔

سنہ ۹۵۳ھ میں پیدا ہوا۔ سنہ ۹۸۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ بیس سال اس نے حکومت کی۔ یہ سلطان بڑا ادیب اور قصیدہ گو تھا اور علم میں مشہور تھا اس نے بڑے بڑے عالیشان آثار چھوڑے ہیں۔ سنہ ۱۰۰۳ھ میں فوت ہوا۔

السلطان مصطفےٰ خان

یہ بڑا عابد ومتقی تھا۔ دنیا اور اسکی نمائش کیطرف متوجہ نہوا۔ اس سے اسکو پوری نفرت تھی۔ ایک شاعر نے خوب
کہا ہے ؎ لاحت له الدنیا تریه خلاعة لکنه بغرورها لم یخدع وزینت له وقد تجملت لها
فابی وطلقها طلاق المودع ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۲۶ھ میں تخت نشین ہوا اسنے
تخت نشینی پر گوشہ نشینی کو ترجیح دی۔ اور ربیع الاول ۱۰۲۷ھ میں اپنے بھتیجے سلطان
عثمان ابن سلطان احمد کو تخت نشین کردیا۔ جب لشکر نے اس سلطان کو قتل کرڈالا تو پھر ۱۵
صفر ۱۰۳۱ھ کو سلطان عثمان کی جگہ سلطان مصطفےٰ خان تخت نشین ہوا۔ چونکہ انکی رغبت دنیا داری کی طرف نہ
تھی۔ اس لئے پھر دوبارہ تخت کو ترک کرکے چہارشنبہ کے دن ۲۰ ذی القعدہ ۱۰۳۲ھ کو اپنے بھتیجے سلطان مراد خان
ابن سلطان احمد خان کو اپنی جگہ سریر آرائے مملکت کروانا۔ اور خود ان قضیوں سے نجات حاصل
کی ۱۲

السلطان عثمان خان

ملک المجاہد ۱۰۱۳ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۲۶ھ میں اپنے چچے سلطان مصطفےٰ خان کے تخت چھوڑنے کے
بعد تخت نشین ہوا۔ سیاست ملکی کو عمدہ طریقہ سے نبھایا۔ ۱۰۳۲ھ میں فرنگیوں سے لڑائی کی جسمیں اسکو
فتح حاصل ہوئی۔ وہاں سے واپس آکر حج کا ارادہ کیا۔ اسکی خبر تمام جہات میں پھیل گئی۔ مصر ودمشق وحلب وغیرہ میں اسکی سواری
کا پورا انتظام کیا گیا۔ بتاریخ ۱۵ رمضان المبارک لشکر نے اسے قتل کرڈالا۔ پھر اس کے چچے سلطان مصطفےٰ خان کو تخت
نشین کیا گیا۔ ایک شاعر نے کہا ہے ؎ قضی عثمان سلطان البرایا باسیاف العساکر والجنود ووافته المنیة فی السلو
مورخہ کشمان الشہیدی ۱۲

السلطان سلیمان خان

۱۰۵۳ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۱۰۹۹ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی
کفار پر حملہ کردیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی
مصلحت سمجھ کر صلح کرلی۔ ۱۱۰۲ھ میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے
حکومت کی ۱۲

السلطان احمد خان

یہ بڑا محسن ورعیت پرور تھا [illegible] حضرت علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

السلطان مراد خان

۱۰۲۱ھ میں پیدا ہوا۔ اپنے چچے سلطان مصطفےٰ خان کے بعد
تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا صاحب ہیبت اور محسن تھا۔ اس نے ملک کی
اصلاح کی [illegible] شعائر اسلام کو قائم کیا۔ ایک جرار لشکر کی غارت [illegible]
[illegible] فتح کرکے قسطنطنیہ کو واپس لوٹا
اسکے مناقب تاریخ میں بکثرت موجود
ہیں۔ ۱۰۴۹ھ میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

السلطان ابراہیم خان

۱۰۲۸ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۱۰۴۹ھ میں تخت نشین ہوا۔ [illegible]

السلطان احمد خان

۱۱۰۲ھ میں پیدا ہوا۔
۱۱۵۵ھ میں تخت نشین ہوا۔
اس نے جیدہ کریدیر پر چڑھائی کی
اور سوائے ایک قلعہ کے تمام ملک
فتح کرلیا۔ کیونکہ
یہ قلعہ بہت سخت
ومضبوط تھا۔
۱۱۵۸ھ تک حکومت
کرتا رہا۔ آخر فوت
ہوگیا۔ اس کا زمانہ
حکومت ۸ سال اور ۵
ماہ تھا ۱۲

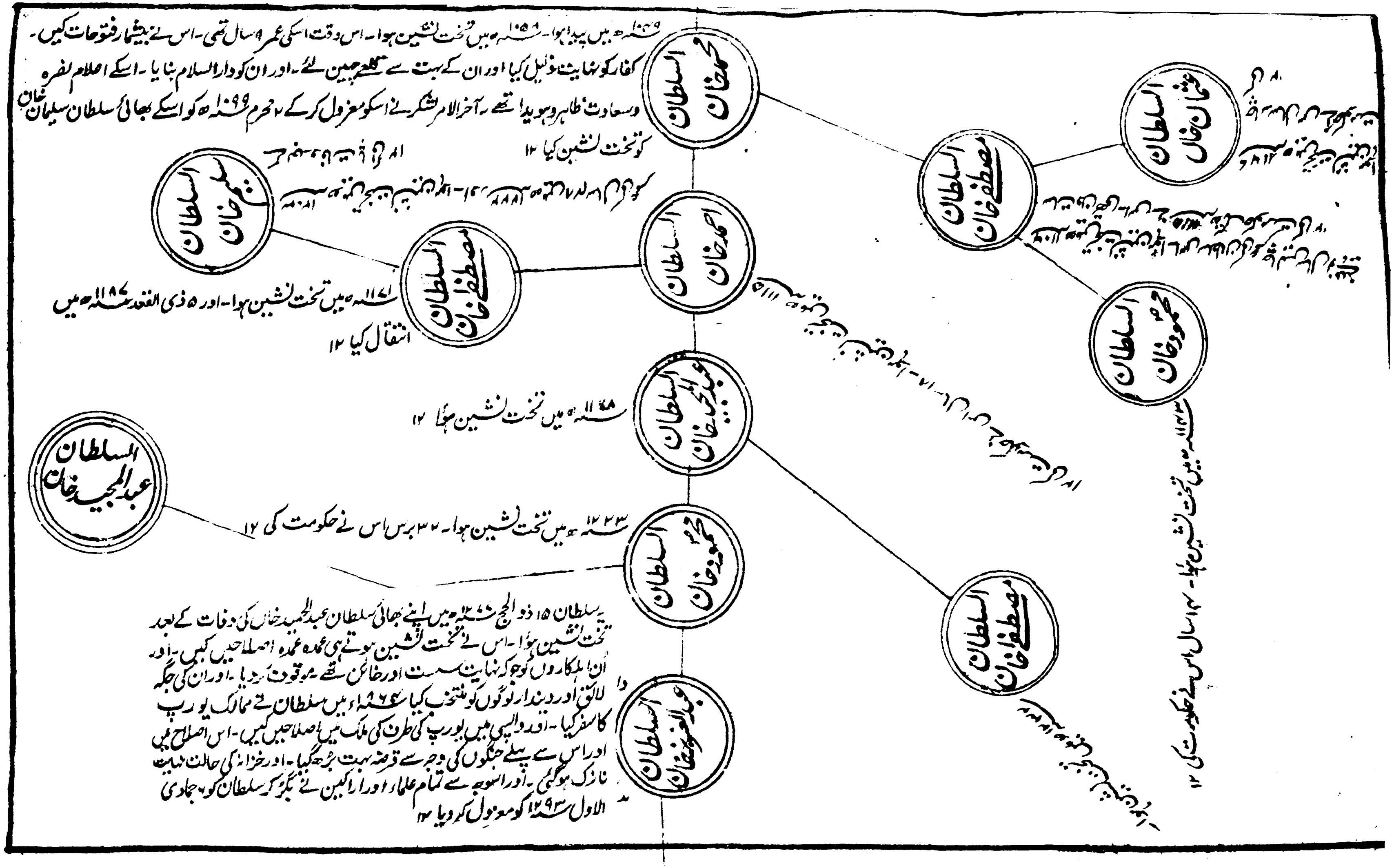
السلطان محمد خان
۱۰۵۹ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۵۸ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت اسکی عمر ۹ سال تھی۔ اس نے بیشمار فتوحات کیں۔
کفار کو نہایت ذلیل کیا اور ان کے بہت سے قلعے چھین لئے۔ اور ان کو دار السلام بنایا۔ اسکے اعلام نصرہ
وسعادت ظاہر وہویدا تھے۔ آخر الامر لشکر نے اسکو معزول کر کے ۲ محرم ۱۰۹۹ھ کو اسکے بھائی سلطان سلیمان خان
کو تخت نشین کیا ۱۲
السلطان احمد خان
السلطان سلیم خان
السلطان مصطفےٰ خان
۱۱۷۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور ۵ ذی القعدہ ۱۱۸۷ھ میں
انتقال کیا ۱۲
السلطان عبد الحمید خان
۱۱۸۷ھ میں تخت نشین ہوا ۱۲
السلطان محمود خان
۱۲۲۳ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۳۲ برس اس نے حکومت کی ۱۲
السلطان عبد المجید خان
السلطان عبد العزیز خان
یہ سلطان ۱۵ ذو الحجہ ۱۲۷۷ھ میں اپنے بھائی سلطان عبد المجید خان کی وفات کے بعد
تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی عمدہ عمدہ اصلاحیں کیں۔ اور
ان اہلکاروں کو جو کہ نہایت سست اور خائن تھے موقوف کردیا۔ اور ان کی جگہ
لائق اور دیندار لوگوں کو منتخب کیا۔ ۱۲۸۴ھ میں سلطان نے ممالک یورپ
کا سفر کیا۔ اور واپسی میں یورپ کی طرف کی ملک میں اصلاحیں کیں۔ اس اصلاح میں
اور اس سے پہلے جنگوں کی وجہ سے قرضہ بہت بڑھ گیا۔ اور خزانہ کی حالت نہایت
نازک ہو گئی۔ اور اسوجہ سے تمام علماء اور ارکین نے بگڑ کر سلطان کو ۶ جمادی
الاول ۱۲۹۳ھ کو معزول کردیا ۱۲
السلطان مصطفےٰ خان
۱۱۱۵ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۱۸ سال اس نے حکومت کی ۱۲
السلطان مصطفےٰ خان
السلطان عثمان خان
السلطان محمود خان
۱۱۴۳ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۲۴ سال اس نے حکومت کی ۱۲

[illegible]

السلطان رشاد خان محمد خامس

[illegible]

السلطان مراد خان خامس

یہ سلطان ۔ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ کو تخت نشین ہوئے۔ آپ نہایت ہی خلیق شخص گذرے ہیں۔ آپ نے کوئی جیسا انتظام نہیں کیا۔ انکے زمانہ حکومت میں بہت بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سرویہ کو مغلوب کیا۔ آخر ۲۹ اگست کو بعارضہ فالج بیمار ہو گئے۔ اور بموجب فتوے شیخ الاسلام انہوں نے تخت سے استعفا دے دیا ۱۲

امیر المومنین سلطان محمد وحید الدین خان غازی (سلطنت عثمانیہ کے موجودہ فرمان روا) خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

سلطان عبد المجید خان ثانی

یہ سلطان ۱۲۹۳ھ میں تخت نشین ہوئے۔ آپ کے عہد حکومت میں سرویہ اور مانٹی نیگرو کو جنگ کے دوران میں پے در پے شکستیں دی گئیں۔ اور ترک سرویہ کے مالک ہو گئے۔ انہوں نے ملکی انتظام میں بہت بڑی بڑی اصلاحیں کیں فوج کو مزید ترقی دی۔ حجاز ریلوے مکہ معظمہ سے لیکر دمشق تک تیار کرائی۔ غرضیکہ سلطنت عثمانیہ کو بہت ترقی ہوئی۔ اور ہمیشہ کفاروں کو شکست دیتے رہے۔ فتح ہمیشہ ان کے قدموں پر رہی۔ دولت عثمانیہ میں آپ جیسا باہمت کوئی سلطان نہیں گذرا۔ آخر ۲۷ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ کو آپ معزول کر دیئے گئے۔ اور قصر بلد یزم میں محصور کئے گئے۔ جہاں آپ ۱۱ فروری ۱۹۱۸ء کو انتقال کر گئے ۱۲

ساتواں باب اُن قبائل کے بیان میں کہ جن کا ذکر نسابوں نے تو کیا ہے لیکن ان کو کسی معینہ قبیلہ سے نہیں ملایا

میں خدا کے بھروسے پر شروع کرتا ہوں۔ (بنی اسعد) بروزن فعل۔ عرب کا ایک بطن ہے جوہری نے صحاح بن اسعاد ذکر کیا ہے لیکن ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔

(بنی تیم) اسد کا بطن ہے۔ جوہری نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ کس قبیلہ بنی اسد میں ہے۔ (آل حجو) عرب کا بطن ہے بلاد مغرب میں جربہ کے راستہ پر قابس کے نواح میں آباد ہے۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے لیکن کسی خاص قبیلہ سے نہیں ملایا گیا۔ اور کہا ہے کہ ان میں بہت سے مشائخ ہیں۔ ... ودیید وغیرہ بھی انہیں مشائخ سے ہیں۔ (آل سلطان) حمدانی نے ان کو عرب برية الحجاز میں شمار کیا ہے۔ اور کسی خاص قبیلہ سے ان کا نسب نہیں ملائی۔ عرب کے آل مری کے حلیفوں میں سے ان کو شمار کیا ہے۔ (آل ظفیر) حمدانی نے عرب البریہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کے ساتھ ان کو نہیں ملایا۔ اور کہا ہے کہ یہ آل مری عرب الشام کے خلفا ہیں۔ (آل عیسےٰ) حمدانی نے عرب الحجاز سے ان کو شمار کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسب نہیں کی۔ نہایت الارب نے جس آل عیسیٰ کا پہلے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے یہ نہیں۔ (آل غزی) عرب برية الحجاز کا بطن ہے حمدانی نے ان کو عرب برية الحجاز سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (آل نطاح) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا شمار عرب العذار قبیلہ عرب المسیب جو کہ بلاد عراق میں آباد ہیں۔ میں کیا ہے۔ اور ان کی نسبت کسی قبیلہ کی طرف نہیں کی۔ پھر حمدانی نے لکھا ہے کہ عرب العذار خلفا اور ملوک تاتار کی اطاعت نہیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ لوگ اپنے نیستانوں کی پناہ میں اپنی عمریں مزے سے بسر کیا کرتے۔ (آل ابی فضل) آل ربیعہ عرب الشام کے حلیف ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ سعد العشیرہ کی طرف منسوب ہے۔ اور بعض نے ان کو بنی ہلال سے ملایا ہے۔ (اولاد ابی طالب) افریقہ کے عربوں کا بطن ہے۔ کعوب افریقہ کے امراء اولاد ابی اللیل سے ان کی عداوت ہے۔ مسالک الابصار میں ہے۔ کہ ان کے کئی قبائل ہیں۔ (اولاد الوبریہ) عرب کا بطن ہے۔ بنی زید ابن حرام ابن جذام کے حلیف ہیں۔ جون میں آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کو نہیں ملایا۔ (اولاد صورت) عرب کا بطن ہے۔ بلاد مغرب کی غربی جانب لشری کے متصل آل حجو و کعوب کے درمیان یہ لوگ آباد ہیں۔ صاحب عبر نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ چھوٹا سا طائفہ ہے۔ (البرجان) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسبت نہیں کی۔ اور اس نے ان کو عرب نطاح قبیلہ عرب برية الحجاز میں شمار کیا ہے۔ مسالک الابصار میں ہے کہ شہر بریک و نعام جو کہ وادی منیع کے قریب ہیں یہ وادی ایسی ہے کہ اگر اس کا راستہ کسی چھوٹی سی چیز سے بند کیا جائے۔ تو کوئی شخص اندر نہیں جا سکتا اور احسی و قطیف کے سواروں کا راستہ بھی یہی ہے۔ جو کہ بحرین سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ ان کے حق میں کسی نے کہا ہے ؎

لعلك توطيني نعاما واهله ۔۔۔ وان بان بالحجاج عنه طريقي

(الجبور) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر عرب بطائح العراق میں کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا اور کہا کہ یہ لوگ مشیخہ ابن زریق قبیلہ سنبس میں آباد ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے نیستانوں کی پناہ میں رہتے اور خلفا کی اطاعت نہیں کرتے تھے۔ آخر میں انہوں نے مکانوں کی رہائش اختیار کی اور اہل مد ... اور ان کی اقامت وہیں نیستان میں ہی رہی۔ خدا تعالےٰ کہیں سے ان کو رزق پہنچا دیتا تھا۔ (الحداریہ) عرب جو کہ بعد بجاة میں آباد ہیں۔ ان کا بطن ہے۔ شہابی نے ان کا ذکر اپنی کتاب التعریف میں کیا ہے اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ اور کہا ہے۔ ان کا ایک شیخ سمرہ ابن مالک نامی تھا۔ بڑا ذی اقتدار اور صاحب شان و شوکت تھا۔ حبشیوں اور سوڈانیوں سے ہمیشہ برسرپیکار رہتا۔ اور ان کے مال و قیدی پکڑ لاتا۔ ان سے بڑے بڑے نشانات و افعال محمودہ باقی

ہیں۔ اور اس نے ذکر کیا ہے۔ کہ سلطان نے اس کو قبیلہ عربان جو کہ قوص و مشور کے متصل ہے۔ .... فتح کیا (الخفار الحملیہ) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے عرب العارض میں ان کا شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ اور کہا ہے۔ کہ العارض وشم کے ورے ہے۔ اور وشم وہ ہے۔ کہ جہاں کہ آل فضل کی انتہا ہے جب کہ آل فضل بّر (جنگل) میں پھیلے تھے۔ (الخرسان) عرب کا بطن ہے۔ ان کو عرب بریۃ الحجاز آل مری عرب الشام میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (اللدّواس) عرب کا بطن ہے۔ یمن میں آباد ہے۔ شہابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الربعیون) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کا شمار بن زید ابن حرام ابن جزام بن کہ جوف میں آباد ہیں کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں کی۔ (الردالیون) عرب کا بطن ہے۔ ان کو اصلاف بنی زید ابن حرام ابن جذام شمار کیا ہے۔ اور ان کی انساب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ ان کے مساکن بنی زید کے ساتھ جوف میں ہیں۔ (الرفیدات) جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ عرب کا حی رفیدہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ لخم کا حی ہیں۔ نابغہ کی مراد اس شعر میں یہی لوگ ہیں ؎ سناتی الرفیدات من سودی ومن عمی۔ (الرزاق) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو اصلاف آل مری عرب الشام سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (السرحیین) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کو حلفائے آل فضل سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (الضبیبات) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل فضل کے خلیفوں میں سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (العائذ) حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ عرب میں بکثرت ہیں۔ مصر میں عائذ جذام اور اور حجاز میں عائذ ربیعہ مشہور ہیں۔ اور عائذ قریہ کا شمار ثعلبہ میں اس وقت سے ہونے لگا جب کہ ثعلبہ و جذام فرار ہوتے تھے۔ (العفقان) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ارض برک و نعام میں آباد ہے حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (العتق) عبر میں ہے کہ یہ حجر حمیر اور حجر ابن ذی رعین ہے اور سعد العشیرہ قبیلہ کنانہ ابن خزیمہ کا بطن ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے۔ کہ ان کو عتق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برسر پیکار ہوا۔ خدا نے حضور علیہ السلام کو فتح دی۔ یہ قید ہوئے۔ حضور نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ اس وقت سے ان کو العتق (آزاد شدہ) کہتے ہیں۔ کتاب کے ابتدا میں گذر چکا ہے۔ کہ سوائے تین قبائل کے جو کہ تنوخ و غسّان و العتق ہیں باقی تمام عرب ایک ہی باپ کی اولاد ہے۔ زید الحارث العتقی صحابی انہیں میں سے تھا۔ عبد الرحمن ابن قاسم امام مالک رضی اللہ عنہ کا ساتھی بھی انہیں میں سے تھا۔ (المرابدہ) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو بریک و نعام اور اس کے حوارمی عرب الجزع میں سے شمار کیا ہے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (العنیمیون) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو ثعلبہ قبیلہ طے شامیوں کا جو کہ مصر کے متصل ہیں۔ سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی تنوخ) جوہری نے کہا ہے کہ یہ یمن یعنی قحطانیہ کا حی ہے۔ اس نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان کیا۔ المؤید صاحب حماۃ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ قضاعہ میں سے ہیں۔ ابو عبید نے کہا ہے۔ کہ یہ تین بطن نزار و احلاف و فہم ہیں۔ اور ان کو بنی تنوخ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ شام کے مقام تنخ میں مالک بن زہیر ابن عمر ابن فہم ابن تیم اللہ ابن اسد ابن وبرہ ابن تغلب ابن حلوان اور مالک ابن فہم مالک ابن زہیر کے پیچھے کے پاس اقامت پذیر ہوئے تھے۔ ابن سعید نے کہا ہے۔ کہ بعض لوگ ضجاعمہ و دوس کو جو کہ بحرین میں رہتے تھے۔ تنوخ کہتے ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ معرہ جو کہ شام میں ہیں۔ تنوخ کے ساتھی تھے۔ یعنے ان کی کثیر جماعت انہیں کی وجہ سے منع ہوئی ہے۔ (الاحلاف) تنوخ کا فرقہ ہے۔ اور یہ عرب کے عام جیوں میں سے ہیں۔ (الاحارثہ) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کو مصر کے عربوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنو بریدہ) عرب کا بطن خزاعہ کے احلاف میں سے ہے۔ (بنی بیاضہ) عرب کا بطن ہے۔ قطیا مشرقی مصر شام کی حدود پر یہ لوگ آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا (بنی جارم) عرب کا بطن ہے جوہری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور بعض کے قول والجارمی عمید ہا سے اس نے استشہاد پکڑ لیا ہے۔ (بنی جرم) عاملہ قبیلہ

قحطانیہ یا عدنانیہ میں بڑا اختلاف الرائے ہے۔ (بنی حارثہ) عرب کا لبطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل مرو کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حارثہ) بھی عرب کا لبطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی خاص قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور کہا ہے کہ یہ لوگ بجبنین ہیں۔ اور شام میں اقامت پذیر ہیں۔ (بنی حدان) بنی سعد کا لبطن ہے حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ یہ کن سعود میں سے ہیں۔ (بنی حلیجہ) عرب کا لبطن ہے حمدانی ان کو عرب الحجاز میں شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حماص) عرب کا لبطن ہے۔ دیار مصر کے مشرقی بر (جنگل) سیوطیہ میں آباد ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ لخم قبیلہ قحطان سے ہیں۔ اور مشہور شہر شرق حماس انہیں کی طرف منسوب ہے۔ (بنی حی) عرب کا لبطن ہے۔ حمدانی نے آل فضل عرب الشام سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی خلیفہ) جنیبین مالک ابن خبیب کے رہط کا لبطن ہے۔ یہ لوگ دقہلیہ و مزاحیہ دیار مصر میں آباد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ بنی حصین کے حلیف بنی عبید کے مقابلہ میں ہیں۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ہر ہیط میں حراز نامی ان کا ایک موضع ہے۔ (بنی رعین) عرب کا لبطن ہے۔ قضاعی نے ان کو اپنی خطط میں بیان کیا ہے۔ کہ یہ لوگ ان میں سے ہیں۔ جو کہ فتح مصر کے وقت مصر میں گئے اور وہیں مختلط ہو گئے تھے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی رمیم) عرب کا لبطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل فضل عرب شام کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی (بنی زبید) عرب کا لبطن ہے۔ غوطہ دمشق میں آباد ہیں۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں کہ کس زبید سے ہیں (بنی سعد) عرب صرفد کا لبطن ہے۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ جذام سے ہیں۔ اور اس نے یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ کس سعد جذام کے قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (بنی سماک) عرب کا لبطن ہے۔ حمدانی نے بحیرہ کے عربوں میں سے جو کہ ہرقہ سے عقبہ کبیرہ تک آباد ہیں۔ ان کو شمار کیا ہے اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شکل) عرب کا لبطن ہے۔ جوہری نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شما) عرب کا لبطن آل ربیعہ عرب الشام کے خلفاء میں سے ہیں۔ حمدانی ان کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شمر) عرب کا لبطن ہے۔ اجا و سلمی لام کے جوار میں آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی صدر) صدر یہ بھی عرب کا لبطن ہے۔ صدر یہ شام سے مصر تک خشکی کا راستہ ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی عائذ) قریہ کا لبطن ہے حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے قریہ کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (بنی عمر) عرب کا لبطن مصر میں آباد ہے۔ (بنی کلب) عرب کا لبطن دیار مصر۔ نہایت الارب کے مصنف نے کہا ہے۔ کہ یہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ پہلے لبطون سے ہیں۔ یا ان کلب سے ہیں۔ جن کا ذکر پیچھے آیا ہے۔

آٹھواں باب۔ اُن قبائل کے بیان میں کہ جن میں نسابوں کا اختلاف ہے کہ یہ عرب سے ہیں یا نہیں

خدا کے بھروسے پر شروع کرتا ہوں۔ (البربر) ایک بڑا جیل بلاد مغرب اور بعض مصر میں آباد ہیں۔ ان کی نسب میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عربی ہیں۔ آگے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اوزاع سے ہیں جو کہ یمن میں آباد ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ غسان وغیرہ سے ہیں۔ سیل عرم کے زمانہ میں یہ لوگ پراگندہ ہوتے تھے۔ مسعودی نے ایسا ہی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ابرہ ذو المنار یمن نے جب عرب سے لڑائی کی تھی۔ تو وہ ان سے پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ یہ لقمان ابن حمیر ابن سبا کی اولاد ہیں۔ جب اس نے اپنی اولاد کا ایک گروہ مغرب میں بایں غرض روانہ کیا تھا۔ کہ ... جا کر آبادی کریں۔ تو ان کی وہاں نسل پھیل گئی۔ اور یہ لوگ قبیلہ لخم جذام سے ہیں۔ جو کہ فلسطین ملک شام میں آباد تھے۔ اور فارس

کے کسی بادشاہ نے انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا۔ آخر یہ لوگ مصر میں وارد ہوئے۔ تو وہاں کے بادشاہ ولخ وہاں اقامت پذیر ہونے سے ابن کورو کا۔ بعض نے کہا ہے کہ افغشان ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ بر ابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور اس (بر ابن قیدار) نے بدچلنی کے کام شروع کر دیئے۔ تو باپ نے ناراض ہو کر اُسے گھر سے نکال دیا۔ اور کہا کہ اسے بر بر چلا جا تو بر بر ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ لوگ بربر ابن تملی ابن مازیغ ابن کنعان ابن حام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور سہروا شتے تمثیلاً ابن ماراب ابن عمرو ابن عملاق ابن اود ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور بروا شتے اخلاط ابن کنعان و العمالیق کی اولاد ہیں۔ اور ایک روایت میں حمیر و مصر و قبط سے ہیں اور ایک روایت میں بنی اسرائیل کے بادشاہ جالوت کی اولاد ہیں۔ اس کے سوا بھی اقوال ہیں۔ یہ بہت سے قبائل اور بڑے بڑے شعوب اور متفرق طوائف ہیں۔ (ابرنش) بربر کا بطن ہے یہ لوگ برنش ابن بربر کی اولاد ہیں۔ (بنی لواتہ) اپنے باپ لواتہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بنر ابن بربر کا بطن ہے۔ یہ لواتہ اصغر ابن لواتہ اکبر ابن زحیک ابن مادغش ابن بربر کی اولاد ہیں۔ اس کے سوا بھی اقوال ہیں۔ ان کے بہت سے بطن ہیں۔ (البلاربہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی ابی کثیر) لواتہ بربر کا بطن ہے (بنی ارداحہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی اسرات) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الجلاس) حد خاص لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی الحجاج) مزورہ قبیلہ لواتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الحکم) مزورہ قبیلہ لواتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الشعریہ) حمدانی نے کہا ہے۔ یہ لواتہ کے حلیف ہیں۔ (بنی اوربہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے اور اوربہ ابن برنس ابن بربر کی اولاد ہیں۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ (بنی اوریغ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ ان کو اوریغہ کہتے ہیں۔ (اولاد زعازع) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (الحواسنہ) بنی زریعہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (الضیاعنہ) بنی زریعہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (القراططہ) بنی مزوش قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی برکین) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی حمار) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی دیکان) مکلاتہ قبیلہ بتر بربر کا بطن ہے۔ (بنی روحین) لواتہ کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (بنی زربہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی زمور) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زناتہ) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ (بنی زنارہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی سوارہ) کتامہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ (بنی زوارہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ نحریسہ قبیلہ ببر بربر کا بطن ہے۔ (بنی زواعہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ ضریسہ البتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زوبلہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زید) زریہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی زیری) صنہاجہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ (بنی سدراتہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی سومانہ) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ عبر میں ان کا ذکر ہے۔ (بنی شہدن) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی صالح) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی صہاجہ) البراسن قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی ضریسہ) البتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عامر) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی عبدالحق) بنی مرین قبیلہ زناتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عبدالولو) زناتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عبید) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عجیشہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عرہان) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی علی) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی غزاوسین) مزورہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی غمارہ) مصمودہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے (بنی قطران) ہوارہ قبیلہ بربر یا حمیر کا براختلاف آراء کا بطن ہے۔ (بنی قطوفہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی کنامہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی کریب) ہوارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی محدول) لواتہ کا بطن ہے (بنی مجرش) ہوارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مختار) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مرین) زناتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مزاتہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مسلم) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (مصفوفہ) مرد میں زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی مصلہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مصمودہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مغیلہ) بنی فاتن ضریہ قبیلہ بتر بربر کا بطن ہے۔ عبر میں ان کا ذکر ہے۔ (بنی نزر) بنی بلال قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی سہلورہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی نہا

مصمودہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ ابوحفص مہدی ابن تومرت کا ساتھی انہیں میں سے ہے۔ (ہوارہ) اور یغہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ اور اور یغ ابن برنس ابن بربر کی اولاد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ بر ابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ یمنی عرب ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ عاملہ سے ہیں۔ جو کہ قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ المسور ابن السکاسک ابن وائل ابن حمیر کی اولاد ہیں۔ اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ السکاسک ابن اشدس ابن کندہ کی اولاد ہیں۔ مغرب میں ان کا بہت بڑا گروہ آباد ہے۔ ان کے بہت سے گروہ ہیں۔ حمدانی نے بعض کا ذکر کیا ہے۔ (بنی واہلہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی یحیٰ) لواتہ کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الوسوہ) کہا جاتا ہے۔ کہ الوسوہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی ہلال) لواتہ کا بطن ہے۔ ان کے بہت سے بطن ہیں۔ (بنی جاد وخاص) بنی ہلال قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے ان کی شہرت ہے۔ (بنی حدیدی) لواتہ کا بطن ہے۔

نانواں باب قبل از اسلام عربوں کے دینوں اور ان کے علوم کے بیان میں

مخفی نہ رہے (خدا سب کو توحید پر محکم رکھے) کہ عربوں کے دین مختلف تھے۔ ایک گروہ ان کا دہر کو مؤثر بالذات تسلیم کرتا۔ اور صانع کو اپنی مصنوعات سے معطل قرار دیتا۔ خدا نے ان کا یہ قول قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ جو کچھ ہے دنیا ہی ہے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور دہر (زمانہ) کے سوا کوئی ہمیں نہیں مارتا۔ اس کا پورا بیان اور اس کا جواب اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور عربوں کا ایک گروہ خدا کو تو مانتا لیکن قیامت کا منکر تھا۔ خدا نے ان کی تردید آیہ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ۔ کیا انسان اس طرف خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا۔ جب وہ بالکل بیکار تھا۔ اور ہمارے لئے مثالیں تراشتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔ تو کہہ دے کہ ان کو وہ زندہ کریگا جس نے ان کو پہلے زندہ کیا۔ وہ ہر چیز کو بہتر جانتا ہے
اس آیہ کا شان نزول اور اس کی دلالت کی وجہ التوضیع والتبیین لمسائل العقد الثمین میں پوری وضاحت سے مذکور ہے۔ اور ان کا دیگر گروہ بتوں کی پوجا کرتا۔ سب سے پہلے عرب کے لئے عمرو ابن ربیعہ نے جسے لحی ابو خزاعہ کہتے ہیں جیسا کہ کتاب مذکور میں بیان کیا ہے۔ بت بنایا۔ قبیلہ کلب کے بت کا نام وُدّ تھا۔ یہ ایک بہت بڑے قد کے آدمی کی طرح بنایا ہوا تھا اس پر دو کپڑے پہنائے ہوئے تھے۔ ایک چادر تھی اور ایک روپہ کا دوپٹا۔ اور ایک تلوار اس کی کمر پر باندھی ہوئی اور ایک ہاتھ کمان لئے کھڑا تھا۔ اور قبیلہ ہذیل کے بت کا نام سواع تھا۔ اس کے حق میں شاعر نے کہا ہے۔ ؎

تراهم حول قیلهم عکوفا کما عکفت هذیل علی سواع

اور قبیلہ مذحج کے بت کا نام یغوث اور ہمدان کا بت یعوق اور یہ ایک شہر حوان میں نصب کیا ہوا تھا۔ ہمدان اور ان کے متعلقین اس کی پرستش کرتے۔ اور نسر حمیر کا بت ملک سبا کے موضع بلخ میں تھا۔ اس کی حمیر اور ان کے متعلقین پوجا کرتے۔ ذو نواس کے زمانہ تک اسی ضلالت میں منہمک رہے۔ آخر اس نے ان کو توبہ کرائی۔ یہ پانچ بت وہی ہیں۔ جو کہ قوم نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بنائے تھے ان سے عربوں کے ہاتھ میں آنے کی کیفیت کتاب کے ابتداء میں گذر چکی ہے۔ قریش کے بت کعبہ اور اس کے نواح میں نصب تھے۔ ان کا سب سے بڑا بت ہبل تھا۔ جو کہ سرخ عقیق سے انسان کی شکل پر بنایا ہوا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ ایسا ہی قریش کو ملا۔ انہوں نے وہ ہاتھ سونے کا نیا بنا کر اس کے ساتھ جوڑ دیا۔ یہ بت سب سے پہلے خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر نے نصب کیا تھا۔ اساف ونائلہ بھی ان کے بت تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ کہ اساف قبیلہ کا ایک شخص تھا جس کو اساف ابن یعلی کہتے تھے۔ اور نائلہ زید ابن جرہم کی بیٹی تھی

اساف اس پر ایمن میں عاشق ہو گیا۔ یہ دونوں حج کے لئے مکہ میں آئے۔ جب کعبہ میں دونوں داخل ہوئے۔ تو لوگوں کو وہاں نہ دیکھ انہوں نے کعبہ میں زناہ کیا۔ خدا نے ان کو پتھر بنا دیا۔ لوگوں نے ان کو وہاں سے نکال کر باہر رکھ دیا تاکہ اور لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ جب کوئی زمانہ گذرا اور قریش میں بت پرستی کا رواج ہوا۔ تو قریش و خزرعہ نے ان (اساف و نائلہ) کی پرستش شروع کردی۔ اور جو حاجی باہر سے آتے وہ بھی ان کو معبود جانتے۔ اور لات و عزیٰ و منات و ذوالحلیفہ و ذوالکفین و ذوالشرٰی و بہم و سعیر و الفلس و عم انس وغیرہ یہ سب عرب کے بت تھے۔ سب کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ جب خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور عرب میں اسلام کا چرچا ہوا۔ تو یہ سب بت کعبہ سے نکال دیئے گئے۔ اور عرب کا ایک گروہ یہودیۃ اور ایک نصرانیۃ اور ایک صابئیۃ کی طرف جھکا ہوا تھا۔ یہ (صابئیہ) کے اعتقاد منجمین (ستارہ شناسوں) کی طرح تھے۔ یہ لوگ سبع سیارہ کو متأثر بالذات ملنتے اور یہ کہتے کہ فلاں ستارے کی برکت سے مینہ برستا ہے۔ اور ایک فرشتوں اور ایک جنوں کو اپنا معبود جانتا۔ غرضیکہ ان میں ابتداء سے چند رسومات چلے آتے تھے۔ جو کہ انہوں نے ان کو اپنے دین کی جز و سمجھا ہوا تھا۔ اسلام نے ان کے بعض افعال کو باقی رکھا۔ اور بعض کے کرنے سے ممانعت کردی۔ یہ لوگ حج و عمرہ کرتے۔ اور احرام باندھ کر طواف کی رسم بجا لاتے۔ اور صفا و مروہ میں سعی کرتے۔ اور تمام مواقف میں کھڑے ہوتے۔ اور جمروں کو رمی کرتے اور جو جنبی ہوتا وہ غسل کرتا۔ اور ہمیشہ کے مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) کی ان میں رسم تھی۔ اور یہ لوگ سر کے بالوں کی مانگ نکالتے۔ اور مسواک و استنجا کرتے۔ اور ناخن تراشتے۔ اور بغلوں کے بال اُتارتے۔ اور ماؤں اور بیٹیوں کے نکاح کو حرام سمجھتے۔ اسلام نے ان سب ان سب رسومات کو بوجہ مخصوص باقی رکھا۔ اور یہ لوگ باپ کی عورت سے نکاح کرنا معیوب جانتے۔ اور اس کو خیزن کہتے اور چور کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اور دو بہنوں کا نکاح ایک وقت میں جائز سمجھتے اسلام نے اس کی ممانعت کردی۔ اور یہ لوگ ظہار کو طلاق کہتے۔ اور عورت وفات کی عدت میں سال بھر بیٹھتی۔ اور یہ لوگ اپنے مقدمات کا فیصلہ جبکہ ان پر مشکل آجاتا۔ تو اپنے کاہنوں سے فیصلہ کراتے۔ اور پرندوں سے فال پکڑتے۔ ان کے فال کے کئی طریق تھے کبھی تو پرندے کے نام سے فال لی جاتی۔ اور کبھی دائیں بائیں جانب اس کے پرواز سے اور کبھی اُس کے آواز اور کبھی اُس کی آواز کی مقدار سے اور کبھی اُس کے اترنے سے تفاؤل کرتے تھے۔ شریعت نے اس کو باطل ٹھیرایا۔ اور ان کے کئی علم تھے۔ (۱) علم انساب۔ (۲) علم نجوم۔ (۳) تاریخ۔ (۴) تعبیر خواب۔ اور ان کے ہاں علم قیافہ کا بھی رواج تھا۔ اس کے باہر بنی مدلج تھے۔ گم نام کا پتہ معلوم کر لیتے۔ اور یہ جان لیتے۔ کہ فلاں شخص فلاں جگہ چلا گیا ہے۔ اور بھی کئی قسم کے علوم کا رواج ان میں تھا۔ جو کہ اکثر مٹ چکے ہیں۔

دسواں باب عرب کے مفاخرات اور اُس کے اسباب میں۔

مخفی نہ رہے کہ عرب کے قبائل میں بہت سے فخر تھے۔ جو نہایت الارب میں لکھا ہے۔ ہم اس پر ہی اکتفا کرینگے ایک عمدہ بات جو اس میں حکایت کی جاتی ہے۔ یہ کہ کلبی نے روایت کیا ہے کہ کسریٰ نے ایک دن نعمان ابن منذر سے کہا کہ عرب میں کوئی ایسا بھی قبیلہ ہے۔ جس کو دوسرے پر فخر و شرف ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ جس شخص کی نسب تین پشتوں سے متواتر رئیس چلے آتے ہوں۔ اور یہ شخص چوتھی جگہ پر رئیس ہو۔ اب یہ قبیلہ اس کی طرف منسوب ہوگا۔ اور یہ شریف سمجھا جائیگا۔ کسریٰ نے کہا کہ ایسے شخص کی تلاش کر اور اس کو میرے پاس لا۔ ایسے اشخاص اُس کو سوائے آل حذیفہ ابن بدر و آل ذی الجدین و آل اشعث ابن قیس ابن کندہ میں سے اور کہیں نہ ملے ان سب کو معہ اُن کے عساکر کے بلا کر کسریٰ کے پاس لایا۔ کسریٰ نے ان کی تعظیم و تکریم کی۔ اور ان کے مراتب معین کر کے کہا کہ تم میں

ہر ایک شخص اپنی قوم کے فضائل سچ سچ بیان کرے۔ سب سے پہلے حذیفہ ابن بدر اٹھا۔ اور یہ بڑا لکچرار فصیح اللسان تھا۔ اور کہا کہ ہم قدیم سے شریف خاندان چلے آتے ہیں۔ اور ہم بڑے معزز اور شرفا کے پس ماندے ہیں۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کس لئے اس کی وجہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ کیا ہم ایسے مضبوط ستون نہیں کہ کوئی ہمارے گرانے کا قدر نہیں کرسکتا۔ اور ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ سب نے کہا۔ کہ تو نے سچ کہا۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر کہا۔

شعر

فزارۃ بیت العز والعزتیھم فزارۃ قیس حسب قیس نصالھا
لھا العزۃ القعساء والحسب الذی بناہ لقیس فی القدیم رجالھا
فھیہات قد اعی القرون التی مضت ماثر قیس مجدھا و فعالھا
وھل احد ان قر یوما بکفہ الی الشمس فی مجری النجوم ینالھا
فان یصلحوا یصلح لذاک جمیعھا وان فسدوا یفسد من الناس حالھا

پھر اشعث ابن قیس نے اٹھ کر کہا کہ کیا عرب کو معلوم نہیں کہ ہم اکثر جنگ آزما رہتے اور بڑے بڑے معرکوں میں لڑتے اور بڑے خطرناک میدانوں میں مدد مانگنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور یہ کہ ہم سخاوتوں کی معدن ہیں۔ سب نے کہا کہ کیسے۔ اس نے کہا۔ کہ اس لئے کہ ہم ملک کندہ کے رؤسا ہیں اور یہ کہ اطراف واکناف پر بھی قابض ہیں۔ اور اس کے بازو کو ہم ہی نے مضبوط کیا ہے۔ اور یہ کہ اصل سردار ہم ہی ہیں۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

اذا قست ابیات الرجال بیتنا وجدت لھا فضلا علی من یفاخر
فقال کلا نالوا انا نا بخطۃ ینافرنا فیھا فنحن نخاطر
تعالوا فقولوا یعلم الناس اینا لہ الفضل مما اورثتہ الاکابر

پھر بسطام شیبانی اٹھا اور کہنے لگا۔ کہ ہم ایسے فرزند ہیں۔ کہ ہمارے گھر ہمیشہ آباد رہینگے۔ اور ایسے باغ ہیں جو کہ ہمیشہ سرسبز رہیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے اس نے کہا کہ اس لئے کہ ہم کسی سے بدلہ نہیں چھوڑتے۔ اور جابر بادشاہوں کو قتل کردیتے اور بات کو پورے طور پر کہہ دیتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم اور لوگوں میں سے بہت جھگڑالو ہیں۔ پھر ان کے شاعر نے اٹھ کر کہا۔

لعمری لبسطام احق بفضلھا واول بیت العز عز القبائل
فسائل ابیت اللعن عن عز قومھا اذا جد یوم الفخر کل مناقل
السنا اعز الناس قوما و نصرۃ واضی بھم للکبش بین القبائل
وقایع عز کلھا ربعیۃ تذل لھا عز ارقاب المحافل
اذا ذکرت لم ینکر الناس فضلھا وعاذ بھا من شرھا کل وائل
وانا ملوک الناس فی کل بلدۃ اذا نزلت بالناس احدی النوازل

پھر حاجب ابن زرارہ تیمی اٹھا اور کہنے لگا کہ عرب کو معلوم ہے ہم ہی دعامہ پانی کی نہریں اور ریتوں کے سپہ سالار ہیں لوگوں نے پوچھا کہ کیسے اس نے کہا اس لئے کہ ہم تعداد میں بکثرت ہیں۔ اور ہم نجیب و برگزیدہ فرزند ہیں۔ اور ہم ہی لوگوں کے متکفل اور ان کے غمخوار ہیں۔ پھر شاعر ہم نے اٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت ابناء خندف اننا لنا العز قدما فی الخطوب الاوائل
وانا کرام اھل مجد و ثروۃ وعز قدیم لیس بالمتضائل
فکم منھم من سید و ابن سید اعز نجیب ذو فعال و نائل

فسائل ابیت اللعن عنا فاننا　　دعائم هذا الناس عند الجلائل

پھر قیس ابن عاصم السعدی نے اُٹھ کر کہا کہ یہ تمام جانتے ہیں۔ کہ ہم ان میں سے کرم کے بلند ستون ہیں۔ اور آنے والی مصیبتوں میں ہم ہی مضبوط قدم رہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کیسے اس نے جواب دیا کہ اس لئے کہ ہم بدلہ اچھی طرح لے لیتے اور اپنے پڑوسی کو شر سے بچا لیتے ہیں۔ اور جب ہم کسی معرکہ میں نکلیں۔ تو اکتاتے نہیں۔ (حوصلہ سے کام لیتے ہیں) اور جب ہم اقامت پذیر ہوں۔ تو ہمارا کوئی قصد نہیں کر سکتا۔ پھر ان کے شاعر نے اُٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت قیس وخندف اننا　　وجل تمیم والجمیع انا نری

بانا عماد فی البرور وانتا　　لنا الشرف الضخم المرکب فی الندی

وانا لیوث الباس فی کل مازق　　اذا جز بالبیض الجماجم والکلا

فمن ذا الیوم الفخر یعدل عاصما　　وقیسا اذا اکوت الی العلا

[illegible] فداعی الجمیع فعالهم　　وقا موالیوم الفخر مسعاه من سعی

کسریٰ نے کہا کہ [illegible] سرداری کا مستحق ہے۔ اور ان کی بخششوں پر ثنا کہی اور ان کو بڑے انعامات سے محظوظ کیا۔ اور ان کی مدح کی۔

گیارہواں [illegible] عربوں کے زمانہ جاہلیت کی لڑائیوں اور اسلام کے ابتداء کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کی لڑائیاں شمار سے باہر ہیں۔ اور ان میں سے بعض معرکے مشہور ہیں۔ ان سب کی یہاں گنجائش نہیں۔ اجمالی طور پر ہم یہاں بعض کا ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایام البسوس ہیں۔ یہ عرب کی ایک بڑی لڑائی ہے جو کہ بنی بکر ابن وائل اور ابن تغلب میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ کلیب ابن ربیعہ جس کے حق میں ضرب المثل ہے۔ اعز من کلیب (معدن کلیب سے بھی زیادہ ذی عزت ہے) جب تمام قبیلہ معد نے جمع ہو کر اس کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور اس کو تاج وتخت کا مالک گردانا۔ تو یہ کلب لہو ولعب میں مشغول ہو کر قوم کی بہتری کو بھول گیا۔ یہ اپنے اعزاز میں اس قدر منہمک ہوا۔ اور اس قدر حکومت کے نشے میں آیا۔ کہ کسی شخص کو اپنی آگ کے مقابلہ میں آگ نہ جلانے دیتا۔ اور اس کے اونٹ کے ساتھ ملا کر کسی کا اونٹ پانی نہ پی سکتا۔ اور کلیب کے سامنے سے گذرنے کی کسی کو اجازت نہ ہوتی۔ اور اس کا احاطہ اس کے لئے مخصوص ہوتا کوئی دوسرا اُس میں اپنی چارپائی نہ چھوڑ سکتا۔ اور اس کے جنگل میں کوئی شکار نہ کر سکتا۔ اس کے پہلے اس کا باپ ربیعہ بھی اسی وصف کا آدمی تھا۔ جلیلہ بنت مرّہ ابن ذہل ابن شیبان جساس ابن مرہ جس کو حامی الجار (پڑوسیوں کا حامی کہتے ہیں) کی بہن اس کے نکاح میں تھی۔ کلیب نے باہر ایک احاطہ اوّل ربیع میں بنایا تھا۔ جس میں سوائے محارب کے کوئی ٹھیر نہ سکتا۔ ایک شخص سعد نامی قبیلہ جرم کا بسوس بنت منقذ ابن عمرو ابن سعد ابن زید منات ابن تمیم جساس ابن مرہ کی خالہ کے پاس ٹھیرا۔ جرمی کی ایک اونٹنی سراب نامی تھی۔ جو کہ جساس کی اونٹنیوں میں چرتی تھی۔ جو کہ ضرب المثل ہے۔ کہا جاتا ہے۔ اشئم من سراب واشئم من البسوس ایک دن کلیب اونٹوں اور ان کے چرواہوں کے ساتھ نکلا۔ اس کے اور جساس کے اونٹ ملے ہوئے تھے۔ اس نے سراب اونٹنی کو دیکھ کر اچھا نہ جانا۔ یہ دیکھ کر جساس جو کہ اس کے ہمراہ تھا کہا کہ یہ اونٹنی میرے پڑوسی جرمی کی ہے کلیب نے یہ بات سنکر کہا کہ اس اونٹنی کو اس بیڑ میں نہ چرانا۔ جساس نے کہا کہ یہ اونٹنی میرے اونٹوں کے ساتھ ہی چرے گی۔ کلیب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میں اس کے پستانوں کو تیر سے چھید ڈالوں گا جساس نے جواب دیا۔ کہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں اپنے نیزہ سے تجھے ہلاک کر ڈالوں گا۔ اس بات کے بعد دونوں جدا ہو گئے۔ کلیب نے اپنی عورت سے جا کر کہا۔ کہ کیا تجھے کوئی ایسا آدمی دکھائی

دیتا ہے۔ جو کہ مجھ سے بڑھکر پڑوسی کی حمایت کرتا ہو۔ اس نے کہا۔ کہ اس وصف کے ساتھ موصوف سوائے جساس کے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر کلیب املاکی طرف آیا۔ اور دیکھا کہ جرمی کی اونٹنی اس کے اونٹوں کے ساتھ چر رہی ہے۔ تو اُس نے فوراً تیر مار کر اس کے پستان چھید ڈالے۔ یہ اونٹنی چیختی چلاتی اپنے گھر دوڑی گئی۔ اور وہاں جاکر زور سے بڑبڑانے لگی۔ البسوس اُس اونٹنی کی آواز اپنے ہمسائے کے گھر سے سُنکر باہر آئی۔ تو اونٹنی کا یہ حال دیکھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر اونٹنی بڑبڑائی۔ تو جساس اس کا آواز سُنکر باہر نکلا۔ اور کہا کہ ٹھیر جا پھر چرنے کے لئے نہ جانا۔ جرمی یہ بات سُنکر بیٹھ گئی۔ اور ان سے کہا۔ کہ کلیب کے دونوں اونٹ جو کہ بے مثل ہیں۔ میں ان کو ہلاک کرڈالوں گا۔ جساس نے کلیب کی لڑائی کا قصد کرلیا۔ کلیب کا ایک جاسوس یہ بات سن رہا تھا۔ اس نے اس بات کو کلیب تک پہنچا دیا۔ جساس ہمیشہ کلیب کی تاڑ میں رہتا۔ آخر ایک دن کلیب اپنے گھر سے باہر کو چلا۔ جب گھر سے دور چلا گیا۔ تو جساس بھی گھوڑے پر سوار ہوکر اپنا نیزہ ہاتھ میں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا۔ اور کلیب کو پالیا۔ کلیب کھڑا ہوگیا۔ جساس نے اُس سے کہا۔ کہ اے کلیب دیکھنا تیرے پیچھے نیزہ ہے۔ کلیب نے کہا کہ اگر تو سچا ہے۔ تو میرے سامنے آجا۔ جساس نے کلیب کی نظر بچاکر نیزے سے اُس پر ایسا وار کیا۔ کہ وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے جساس مجھے پانی کا ایک گھونٹ پلانا۔ جساس نے کہا۔ کہ شبیب و احص جو کہ پانی کے چشمے تھے تو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ (یہاں کوئی پانی نہیں) اسی لڑائی کے متعلق عمرو ابن اہیم نے کہا ہے۔

وان کلیبا کان یظلم قومہ	فادرکہ مثل الذی تریانی
فلما اجفاہ الرمح کف بن عمہ	تذکر ظلم الاھل ای اوان
وقال لجساس اغثنی بشربۃ	والا فخبر من رایت مکانی
فقال تجاوزت الاحص وماءہ	وبطن شبیب وھو غیر دفان

بعض نے اس لڑائی کا سبب کچھ اور بیان کیا ہے۔ جب کلیب نے اپنا کیا پالیا۔ تو جساس نے اپنے ساتھی عمرو ابن حارث ابن ذہل ابن شیبان سے کہا کہ اسے پتھروں سے ڈھانپ دے۔ تاکہ درندوں کے کھانے سے بچ جائے۔ جب جساس کلیب کا کام تمام کرچکا تو گھوڑا دوڑاتا ہؤا واپس آیا۔ جب دونوں سواریں ظاہر ہوئیں اور جساس کے باپ نے جساس کو دیکھا تو کہنے لگا کہ آج میں جساس کو ایسی حالت میں دیکھتا ہوں۔ کہ قبل اس کے اس کی یہ حالت مجھے کبھی نظر نہیں آئی۔ جب جساس پہنچا۔ اور کلیب کے قتل کا واقعہ اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو اس نے اس کو کلیب کے قتل پر ملامت کی۔ اور باپ کو قوم کی بربادی کا فکر لاحق ہوگیا۔ اور لڑائی کی تیاری میں لگ گیا۔ جب بیٹے کو باپ نے تیار دیکھا اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

ان تک قد خبیت علی حربًا	یغص الشیخ بالماء القراح
جمعتہا یدیک علی کلیب	فلا وکل ولا رث السلاح
سالبس ثوبہا وا ذود عینی	بہا عار المذلہ والفضاح

پھر اُس نے اپنی قوم سے مدد کی درخواست کی قوم نے اُس کی درخواست منظور کی۔ قوم نے تیر چمکائے۔ اور تلواریں صاف کیں۔ اور نیزے بلند کئے۔ اور قوم کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اس وقت ہمام ابن مرہ جساس کا بھائی اور مہلہل کلیب کا بھائی شراب نوشی کررہے تھے۔ جساس نے ہمام کی طرف ایک لونڈیا بھیجی۔ تاکہ اس کو اس بات کی اطلاع دے۔ لونڈیا وہاں پہنچی۔ اور ہمام کو اس حال سے مطلع کردیا۔ مہلہل نے ہمام سے دریافت کیا کہ بتاؤ لونڈیا نے تجھے کیا کہا۔ ان دونوں نے آپس میں عہد کیا ہؤا تھا۔ کہ ایک دوسرے سے کوئی بات بھی نہ چھپائے گا۔ اس نے لونڈیا کی سب بات اُس کو بتادی۔ یہ سنکر مہلہل نے اس سے کہا کہ تیرے بھائی کا کام بہت مشکل پڑ گیا ہے۔ آج شراب پی لے۔ کل تو دشمن کا مقابلہ ہے۔ پھر دونوں شراب نوشی میں مشغول ہوئے۔ ہمام کے دل میں ڈر لگا ہؤا تھا جب مہلہل شراب سے مست ہؤا تو ہمام اُٹھ کر اپنے گھر میں آیا۔ اور

سی وقت قوم میں چلا گیا۔ جب مہلہل کا نشہ دور ہُوا۔ تو یہ بھی اپنے گھر پہنچا۔ تو دیکھا کہ عورتیں روتی چلاتی اور اپنے گریبان پھاڑتیں اور چہرے کو نوچتی ہیں۔ دوشیزہ لڑکیاں اور پردہ نشین عورتیں وغیرہ اُٹھ کر اس کے پاس جمع ہوگئیں۔ انہوں نے اس کو اشتعال دلایا۔ یہ بھی اپنے بال اکھیڑنے اور کپڑے پھاڑنے لگا۔ اور عورتوں کو چھوڑ دیا۔ جُوا بازی و شراب نوشی کو اپنے آپ پر حرام گردانا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر قوم اُس کے پاس جمع ہوگئی۔ ان میں سے چند کس بنی شیبان کی طرف بھیجے اور مرہ ابن ذہل ابن شیبان کو اس کے پاس لائے۔ اس وقت یہ قوم کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا۔ کہ تم ایک ہولناک کام کے مرتکب ہوئے ہو۔ کہ اونٹنی کے بدلا میں تم نے کلیب کو مار کر قطع رحمی کی۔ اور آپس کے اتحاد کو تم نے ضرر پہنچایا۔ اب ہم تم سے چار چیزوں کے مستدعی ہیں۔ جن میں تمہاری اور ہماری دونوں کی بہتری ہے۔ یا تم کلیب کو زندہ کر دو۔ یا اس کا قاتل جساس ہمارے حوالے کر دو۔ تاکہ مقتول کے خون کا بدلہ پورا ہو جائے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کلیب کے زندہ کرنے پر تو مجھے قدرت نہیں اور جساس کے متعلق یہ ہے کہ وہ ایک لڑکا جلدی سے وار کر بیٹھا ہے۔ پھر گھوڑا دوڑا کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ اور ہمام کے متعلق یہ ہے۔ کہ دس بیٹوں کا وہ باپ ہے۔ اور دس اُس کے بھائی ہیں۔ اور دس جوانوں کا وہ چچا ہے۔ جو کہ سب کے سب مشہور پہلوان شہسوار ہیں۔ اگر وہ ہمام کو تمہارے حوالہ کر دیں تو وہ پھر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور میرے متعلق جو تم نے کہا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر گھوڑے لڑائی کے لئے جمع ہوں۔ تو سب سے پہلا مقتول میں ہی ہونگا۔ میں موت کو منہ سے نہیں مانگتا۔ میں بھی تمہیں صرف دو باتیں کہتا ہوں۔ (۱) یہ کہ میرے بیٹے ہیں۔ ان میں سے جس کو مقتول کے بدلا چاہو پکڑ لو اور (۲) یہ کہ میں تمہیں سیاہ آنکھ اور سرخ رنگ والی اونٹنی بدلا میں دیتا ہوں یہ بات سن کر قوم غضب ناک ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ کیا ہمارے جوان کے مقابلہ میں تو ہمیں ایک چھوٹے سے لڑکے سے راضی کرتا ہے اور کلیب کے خون کے بدلا میں تو ہمیں دودھ سے خوش کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت سے دونوں قوموں میں لڑائی چھڑ گئی جس نے چالیس سال تک طول کھینچا۔ مہلہل نے چند قصائد کلیب کے مرثیہ میں کہے ہیں جس میں اُس کا بدلہ طلب کرتا ہے۔ پہلی لڑائی میں بنی تغلب کو کامیابی ہوئی۔ دوسری لڑائی بھی انہوں نے جیت لی۔ اور بکر کے بڑے بڑے آدمی مارے گئے۔ جساس کا بھائی ہمام قتل ہوگیا۔ جب مہلہل اس کے پاس سے گذرا تو کہا کہ خدا کی قسم کلیب کے بعد بڑے آدمیوں میں سے تو ہی قتل ہُوا ہے۔ اور خدا کی قسم بکر کو تمہارے بعد کبھی بہتری کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمام کسی دوسری لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد پھر کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں تغلب کا پلہ بھاری رہا۔ تغلب جساس کی بڑی تلاش کرتے اس کو باپ نے کہا۔ کہ تو شام میں اپنے ماموں کے پاس چلا جا۔ تاکہ بچ جائے۔ باپ کے بہت دفعہ اصرار کرنے سے پانچ آدمیوں کی معیت میں پوشیدہ طور پر شام کی جانب روانہ ہُوا۔ اس کی خبر مہلہل کو پہنچ گئی۔ اس نے ابو نویرہ کو تیس ۳۰ بہادروں کی معیت میں اس کے تعاقب میں روانہ کیا۔ انہوں نے جساس کو راستہ میں پالیا۔ ان کی آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ ابو نواره معہ اپنے ساتھیوں کے مارا گیا۔ صرف اُن کے دو آدمی زندہ رہے۔ جساس کو بھی سخت زخم آئے۔ آخر وہ انہیں زخموں سے ہلاک ہوگیا۔ اس کے بھی صرف دو ہی آدمی بچے۔ باقی سب مارے گئے۔ دونوں کے بقیۃ السیف اپنے اپنے گھر کو واپس لوٹے۔ جب مرہ کو اپنے بیٹے جساس کے مرجانے کی خبر پہنچی۔ اس نے کہا کہ اگر جساس لڑ کر نہ مرتا۔ تو مجھے بے شک غم ہوتا۔ اور اس بات سے بھی اُسے مطلع کیا گیا۔ کہ ابو نویرہ قوم کے سردار کو جساس نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے۔ اور نیز اس کے پندرہ ساتھیوں کا کام بھی صرف اُسی نے تمام کیا ہے۔ جس میں ہماری مدد بالکل اس کو نہیں پہنچی۔ اور ہم نے ابو نویرہ کے باقی ساتھیوں کو مارا ہے۔ باپ نے یہ بات سن کر کہا کہ اب میرا دل تسلی میں آگیا ہے۔ اس کے سوا اور بھی واقعہ جساس کے قتل کا بیان کیا جاتا ہے۔ جب جساس قتل ہُوا۔ تو اس کے باپ نے مہلہل سے کہا کہ تو نے جساس کے قتل کرنے سے اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا ہے۔ اب لڑائی سے رک جا۔ اور صلح کرلے اس لئے کہ صلح میں دونوں قبیلوں کی بہتری ہے

اور دشمن کے لئے ایک خطرناک کھٹکا ہے لیکن مہلہل کو یہ بات پسند نہ آئی۔ الحرث ابن عباد اب تک غیر جانب تھا۔ جب ہمام و جساس مرہ کے بیٹے قتل ہو چکے۔ تو اس نے اپنے بیٹے بجیر کو ایک خط لکھ کر دیا کہ مہلہل کے پاس لے جا۔ اس میں لکھا کہ تو نے بڑی لڑائی کی۔ اور اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا۔ اب میں اپنا بیٹا تیرے پاس بھیجتا ہوں۔ یا اپنے بھائی کے بدلے میں اس کو قتل کر ڈال اور پھر صلح کر لے۔ اور یا اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور ویسے ہی صلح کر لے۔ دونوں قبیلوں کی آتش حرب و ضرب میں ایسے ایسے لوگ مارے گئے ہیں۔ کہ جن کا نہ مرنا قوم کے لئے بہتر تھا۔ جب مہلہل نے خط پڑھا۔ تو اس نے بجیر کو قتل کر ڈالا۔ اور کہا کہ اس کی ہستی تو کلیب کے جوتے کے تسمے کے بدلے میں ہے۔ ایک روایت میں کچھ اور بھی بیان ہے۔ جب الحرث کو بیٹے کے قتل کی خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ مقتول کو قتل ہونا مبارک ہو کہ اپنے پیچھے صلح کرا گیا۔ اور اس (الحرث) نے یہ سمجھا کہ مہلہل نے میرے بیٹے کو کفو سمجھ کر بھائی کے بدلہ میں قتل کیا ہے۔ مگر اسے بتایا گیا کہ مہلہل نے کلیب کے جوتے کے تسمے کا بدلہ تیرے بیٹے کو بنایا ہے۔ باپ یہ سنکر بہت غصہ میں آیا۔ اور اس نے قصد کر لیا۔ کہ تغلب سے کبھی صلح نہ کرونگا۔ یہاں تک کہ زمین بول اٹھے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

قربا مربط النعامة منی لقحت حرب وائل عن حیالی

یہ ایک لمبا قصیدہ ہے۔ کہ جس میں قربا مربط النعامۃ منی پچاس بیتوں میں دوہرایا گیا ہے۔ اور تمام بیت ایک سو کے قریب ہیں۔ یہ اپنے نعامہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اس زمانہ میں اس کی مثل اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ اس نے بکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ اور لڑائی میں مصروف ہوا۔ اس لڑائی کے پہلے دن کو یوم تحلاق اللمم (سر منڈوانے کا دن) کہتے ہیں اس لئے کہ الحرث نے بکر سے کہا تھا۔ کہ لڑائی میں تم اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے چلو۔ تاکہ پیچھے رہ کر تمہاری مدد کریں۔ یعنے اگر دشمن کا کوئی زخمی پائیں۔ تو اس کو قتل کر ڈالیں۔ اور اگر تمہارا ساتھی زخمی ہو۔ تو اس کو کھلائیں پلائیں۔ اور اس کی تیمارداری میں مدد دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عورتوں کو کیسے معلوم ہوگا۔ کہ یہ ہمارا آدمی اور یہ دشمن کا آدمی ہے تو اس نے کہا کہ تم سب اپنے سر منڈا ڈالو۔ تاکہ دشمن سے ممتاز رہو۔ اس لئے اس دن کو یوم تحلاق اللمم کہتے ہیں۔ سب نے اپنے سر منڈا لئے۔ الاجحر ابن ضبیعہ ان کا ساتھی جو کہ بڑا بہادر تھا۔ اس نے کہا کہ میرا سر نہ مونڈو۔ میں تمہارے آگے رہ کر محارب کا مقابلہ کرونگا۔ اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ آخر یہ بھی زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ جب بنی بکر کی عورتوں نے اسے دیکھا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ زخمی بنی تغلب کا آدمی ہے۔ انہوں نے اس دھوکے میں اس کے کو آخر سانس بھی تمام کر دیئے۔ اس دن الحرث نے بڑی شدید لڑائی کی بنی تغلب کے بے حساب آدمی مارے گئے۔ اس دن الحرث نے مہلہل کو قید کر لیا۔ اس کا نام عدی تھا۔ وہ اسے پہچانتا نہیں تھا اس نے کہا کہ عدی کا مجھے پتہ دے۔ میں تجھے چھوڑ دونگا۔ مہلہل (جو کہ خود عدی ہی تھا) نے کہا کہ ہمارے درمیان خدا ضامن ہے اگر میں نے عدی کا پتہ تجھے دیا۔ تو تو میری جان رہا کر دیگا۔ اس نے اس بات کو منظور کیا۔ مہلہل نے کہا کہ عدی تو میں ہی ہوں۔ اس نے اس کی پیشانی کے بال کھینچ کر اسے چھوڑ دیا اور یہ شعر پڑھا۔

لھف نفسی علی عدی ولم اعرف عدیا اذا مکنتنی الیدان

بنی تغلب اس دن بکھر گئے۔ بکر کی فتح کا یہ پہلا دن تھا۔ اس سے پہلے تغلب بکر پر غالب رہتے تھے۔ اس کے بعد کچھ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر ان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ زاں بعد معمولی غارتوں اور ڈکیتیوں پر ہی اکتفا کرتے۔ پھر مہلہل نے اپنی قوم سے کہا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ تم آپس میں دونوں قبیلے صلح کر لو۔ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ چالیس سال لڑتے لڑتے گذر گئے ہیں۔ دونوں قبیلوں کے آدمی مارے گئے۔ ماؤں کے بچے مر گئے۔ بچے یتیم ہو گئے۔ اس آفت سے کوئی گوشہ خالی نہیں رہا۔ آنسو نہیں تھمتے۔ ہم مردے دفن کرنے سے عاجز آ گئے ہیں۔ تلواریں چمک رہی ہیں نیزے ہل رہے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد قوم بھی تمہارے ساتھ صلح کی طرف ڈھل جائیگی۔ اور پھر تم میں مواصلت ارحام ہو جائیگی

آخر ایسا ہی ہوا اور میں (مہلہل) اب تم میں رہ کر کلیب کے قاتلوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں پھر نہ لڑائی میری جانب سے شروع ہو جائے۔ میں یمن میں جاتا ہوں۔ یہ کہکر مہلہل یمن کو چلا گیا۔ اور مدحج میں جا رہا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کا خطبہ اس کے ساتھ کر دیا۔ اس نے ہر چند اس سے انکار کیا۔ مگر انہوں نے اس کو شادی پر مجبور کر دیا۔ پھر انہوں نے اس کو چمڑے کے خیمے عورت کے مہر میں دیئے۔ اس کے بعد مہلہل اپنے ملک میں گیا۔ تو عمرو ابن مالک بکری نے اس کو لاعلمی کی حالت میں ہجر کے نواح میں نیک سلوک سے قید کر دیا۔ ایک شراب کا تاجر ہجر سے آیا۔ اس نے مہلہل کو قید میں دیکھا یہ تاجر اس کا بڑا دوست تھا۔ اس نے شراب کی ایک مشک اس کو بطور تحفہ دی۔ بنی بکر کے لوگ مہلہل کے مکان پر جہاں کہ وہ مقید تھا جمع ہو گئے۔ اور ایک اونٹنی کو ذبح کر کے شراب نوشی کرنے لگے۔ جب یہ لوگ شراب سے مست ہو گئے۔ تو مہلہل اپنے بھائی کلیب کے مرثیہ کے اشعار سرود سے پڑھنے لگا۔ عمرو نے اس کے اشعار سنکر کہا۔ کہ خدا کی قسم یہ تو ربان (بنی کلیب کا ایک پانی ہے) ہے۔ پانی نہیں پیتا۔ آخر الامر پانی نہ ملنے سے مہلہل پیاسا مر گیا۔ بعض نے اس کی موت کا سبب کچھ اور بتایا ہے۔ واللہ اعلم۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم داحس والغبراء کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دن عرب پر بہت سخت ہے۔ یہ لڑائی عبس و ذبیان میں تھی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ قیس ابن زہیر عبسی و حذیفہ ابن بدر الفزاری نے گھوڑ دوڑ کا جلسہ کیا۔ اس تماشہ کی شرط قیس کے گھوڑے داحس اور حذیفہ ابن بدر کی اونٹنی الغبرا نامی کے دوڑانے پر تھی۔ اس تماشہ میں اور بھی سو اونٹنیاں شامل تھیں۔ غلوہ تک یہ میدان تھا۔ اور یہ تماشہ چالیس دن تک ہونا قرار پایا۔ پھر انہوں نے میدان کے سر پر اپنی اونٹنیاں جا کھڑی کیں۔ اس میدان میں بہت سی گھاٹیاں تھیں۔ حذیفہ کا بھائی حمل ابن بدر نے فزارہ کے چند جوانوں کو سواروں کے گذرنے کی جگہ پر پوشیدہ بٹھا دیا۔ اور کہا کہ اگر داحس پہلے گذرے۔ تو اس کو روک لینا۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو چھوڑنا۔ پہلے مادہ (الغبراء) میدان میں نکلی۔ اور اس کے پیچھے (داحس) نر نکلا۔ نر نے مادہ کو راستہ میں پالیا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ جب داحس نہایت میدان پر پہنچا۔ تو چھپے ہوئے جوان کود نکلے۔ اور اس کو روک لیا۔ جب الغبراء اس سے آگے نکل گئی۔ تو تب انہوں نے داحس کو چھوڑا۔ یہاں پر پہلے اور پیچھے پہنچنے میں ان کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ اور لڑائی کی تیاری کر دی۔ اس لڑائی نے چالیس برس تک طول کھینچا۔ اور ان کو گھوڑے یا اونٹنی نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس لڑائی میں عنترا ابن شداد نے خوب داد جوانمردی دکھائی۔ اس واقعہ کی تفصیل کتب تواریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم النسار ہے۔ یہ لڑائی بنی خبہ ابن ادو بن تمیم ابن مر کے درمیان تھی۔ النسار بہت سے پہاڑ ہیں۔ جو کہ آپس میں ملے جلے ہیں۔ یہ ایک مشہور مکان ہے۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تاریخ میں ہے۔

ایک لڑائی عربوں کی یوم الجفار کے نام سے مشہور ہے۔ جب النسار کی لڑائی کو ایک سال گذر چکا۔ تو وہی عرب جو النسار میں شامل ہوئے تھے۔ وہ ہی الجفار پر جمع ہو کر آپس میں لڑے۔ تمیم کا اس مکان پر بڑا نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی ایام الفجار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی چار دن تک رہی۔ (۱) کنانہ و قیس کے درمیان میں ہوئی۔ یہ واقعہ فیل کے بعد بیس برس اور عبد المطلب کی وفات کے بعد بارہ برس کا ہے۔ عرب میں اس سے مشہور اور کوئی دن نہیں یوم الفجار (بڑا دن) اس دن کو اس لئے کہتے ہیں۔ کہ لڑائی اشہر حرام (جن مہینوں میں لڑائی کرنا حرام ہے وہ شوال ذلقعد و ذو الحج و محرم ہیں) میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ البراض ابن قیس ابن رافع الکنانی ثم الضمری بہت خون ریز شخص تھا۔ قوم نے اس کی شرارتوں کو دیکھ کر اپنے عہدہ سے معزول کر دیا۔ یہ خون ریزی میں ضرب المثل ہے۔ یہ نعمان ابن منذر پر نکلا۔ نعمان ہر سال تجارت کی غرض سے عکاظ (جو کہ ایک مشہور میلہ تھا) میں آتا۔ نعمانؒ نے جبکہ اس کے پاس ابراض

دعروہ ابن جعفر ابن کلاب المعروف بہ الرّحال اس کو الرحال اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ اکثر بادشاہوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ کہا کہ کون ایسا شخص ہے۔ کہ عکاظ میں پہنچنے تک میرے مال کی بکری کرادے۔ البراض نے کہا۔ کہ میں کنانہ کا تمام مال بکوا دوں گا۔ نعمان نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہو کہ کنانہ وقیس دونوں قبیلوں کو نفع اُٹھانے کا موقع دے۔ عروہ نے کہا۔ کہ میں اہل شیح والقیصوم قبیلہ اہل تہامہ ونجد میں تمہارا مال خرچ کرادونگا۔ البراض نے غصہ سے کہا۔ کہ کیا اے عروہ بنی کنانہ کو تو اس کی تجارت سے نفع اُٹھانے کا موقعہ دیگا۔ عروہ نے کہا کہ تمام لوگوں کو یکساں نفع اُٹھانے دونگا۔ نعمان نے اپنا تمام مال عروہ کے حوالہ کردیا۔ اور بیچ ڈالنے کی اجازت دیدی۔ البراض نے عروہ کا پیچھا کیا۔ عروہ اُسے دیکھ رہا تھا۔ مگر اُس کو اس کا خوف نہ آیا۔ جب اپنی قوم میں گیا۔ تو البراض نے اپنا تیر نکال کر قسم کھائی۔ کہ میں ضرور عروہ کو قتل کرونگا۔ عروہ جب اُس کے پاس سے گذرا۔ تو کہا کہ اے البراض کیا کرتا ہے۔ البراض نے جواب دیا۔ کہ میں تیرے مارنے کی قسم کھا رہا ہوں۔ عروہ نے یہ سنکر کہا کہ ابھی تو چھوٹا ہے اس کام کے لائق نہیں۔ یہ سنکر البراض نے حملہ کیا۔ اور تلوار سے عروہ کا کام تمام کردیا۔ لوگ اس حال کو دیکھ کر اسباب چھوڑتے بھاگ نکلے۔ البراض تمام مال کے اونٹ خیبر کو لے چلا۔ قبیلہ قیس کے دو آدمی ایک غنوی اور دوسرا غطفانی اس کے پیچھے چلے۔ تاکہ اُسے پکڑلیں۔ خیبر میں سب سے پہلے ان کو البراض ملا۔ اس نے پوچھا۔ کہ تم کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قیس سے ہیں۔ یہاں البراض کے قتل کے ارادہ پر آئے ہیں۔ اس نے ان کو جگہ دی اور ان کی سواری کو باندھ دیا۔ البراض نے ان سے دریافت کیا۔ کہ تم میں سے کون البراض کا مقابلہ کریگا۔ اور تلوار چلانے کا کون زیادہ ماہر ہے۔ غطفانی نے کہا کہ میں ہوں۔ اس کو لیکر چلا۔ تاکہ البراض کے پاس اس کو لے چلے۔ اور غنوی کو سواریوں کے پاس بٹھلا گیا۔ البراض غطفانی کو شہر سے باہر جنگل میں لے گیا۔ اور کہا کہ البراض اس جنگل میں رہتا ہے۔ تو یہاں ٹھیر جا میں اُس کو دیکھ کر آتا ہوں۔ کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ البراض اندر گیا۔ اور پھر باہر آکر اس سے کہا۔ کہ وہ سو رہا ہے۔ اور تو اپنی تلوار مجھے دکھا۔ تاکہ میں معلوم کروں کہ کیا یہ تلوار اسے کاٹ سکے گی یا نہیں۔ غطفانی نے اس دھوکہ میں آکر اپنی تلوار اس کو دیدی۔ اس نے ایک ہی وار سے اسے قتل کرڈالا۔ پھر تلوار چھپا کر غنوی کے پاس چلا۔ اور اُس سے کہنے لگا۔ کہ میں نے غطفانی سے بڑھ کر کوئی بزدل نہیں دیکھا۔ میں نے البراض سویا ہوا اُس کو دکھایا۔ مگر وہ اس کے قتل کرنے کی جرأت نہیں کرسکا۔ اس نے کہا کسی شخص کو سواریوں کی حفاظت کے لئے یہاں چھوڑ میں اسے قتل کرونگا۔ اس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دے۔ میں ان کی خود حفاظت کروں گا۔ البراض نے اس کو وہیں جنگل میں لیجا کر اس کا کام تمام کردیا۔ اور اونٹ لیکر مکہ میں چلا آیا۔ اس وقت سے کنانہ وقیس میں جنگ عظیم شروع ہوگیا جس کی تفصیل کتب تواریخ میں موجود ہے۔ دوسرا جنگ قریش وکنانہ کے مابین ہوا۔ اور تیسرا جنگ بنی کنانہ وبنی نضر ابن معاویہ ابن بکر ابن ہوازن اور یہ کوئی بڑا جنگ نہیں تھا۔ چوتھی لڑائی قریش و ہوازن کے مابین ہوئی۔ اس کی پوری تفصیل تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ذی قار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک بڑا مصیبت کا دن تھا۔ حضور علیہ السلام کے چالیسویں سال اور بروایت بدر کے سال یہ واقع ہوا۔ یہ لڑائی شیبان وکسریٰ پرویز کے مابین ہوئی تھی۔ آخر بنی شیبان کو فتح حاصل ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ جس میں عربوں کو عجمیوں پر فتح نصیب ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تواریخ میں ہے۔ میں اس کی شہرت اور عدم گنجائش کے لحاظ سے تفصیل کو عمداً ترک کرتا ہوں۔

عربوں کی لڑائی کا دن ایک یوم شعب جبلہ ہے۔ اسی کا سبب یہ ہے۔ کہ لقیط ابن زرارہ نے بنی عامر ابن صعصعہ سے لڑائی کا قصد کیا۔ تاکہ اپنے بھائی معبد ابن زرارہ کا جو کہ ان کے پاس بحالت قید مرا تھا۔ بدلہ لے۔ یہ تیماریوں میں ہی مصروف تھا۔ کہ اسے خبر ملی۔ کہ عبس وبنی عامر نے لڑائی پر قسم کھائی۔ کہ ضرور لڑینگے۔ اس نے عبس کی جانب قاصد بھیجے۔ تاکہ اس تحائف کی پوری تحقیق ہو۔ اب ان کے پاس اسد وغطفان وعمرو ابن جون ومعاویہ ابن جون جمع ہونے لگے۔ اور لڑائی کا پکّا قصد

کر کے لڑائی کو نکلے۔ معاویہ ابن جون نے جھنڈا بلند کیا۔ بنی اسدو بنی زرارہ اس کے علم کے نیچے تھے۔ اور عمرو ابن تمیم کے لئے حاجب ابن زرارہ کے ساتھ علم نصب کیا۔ ارباب کے لئے حسان ابن ہمام کے ساتھ اور تمیم کے بطنوں کے لئے عمرو ابن عدی اور ایسا ہی قبیلہ حنظلہ کے لئے لقیط ابن زرارہ کے ساتھ علم بلند کیا۔ یہ ایک بڑا لشکر چلا جس کو عبس وعامر کے قتل کا یقین اور بدلہ لینے میں کوئی شک وشبہ نہ تھا۔ لقیط راستہ میں کرب ابن صفوان ابن الحباب السعدی سے ملا۔ یہ بڑا شریف آدمی تھا اس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تو کیوں نہیں لڑائی میں شامل ہوتا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے گم شدہ اونٹوں کی تلاش میں ہوں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ تو اس لئے پیچھے رہا۔ کہ قوم کو ڈرائے۔ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا۔ جب تک کہ تو اس بات پر قسم نہ کھائے۔ کہ میں کسی کو خبر نہ دونگا۔ اس نے اس امر پر قسم اٹھائی اور وہ غصہ میں آگے چلا۔ جب یہ عامر کے قریب ہوا۔ تو ایک رومال میں ایک اندرائن اور ایک کانٹا اور مٹی اور دو یمنی رومال اور ایک سرخ رنگ کا رومال اور دس سیاہ پتھر باندھ کر جہاں کہ وہ پانی پی رہے تھے۔ پھینک دیا۔ اور منہ سے کچھ نہ بولا۔ معاویہ ابن بشر یہ اٹھا کر احوص ابن جعفر کے پاس لایا اور کہا۔ کہ ایک شخص جب کہ ہم پانی پی رہے تھے۔ یہ رومال معہ ان چیزوں کے ہمارے درمیان پھینک کر چلا گیا۔ اور منہ سے کچھ نہیں بولا۔ احوص نے قیس ابن زہیر عبسی سے کہا کہ تو اس کا مطلب کیا سمجھا۔ اس نے کہا کہ یہ خدا کی کاری گری ہے۔ اس شخص سے عہد لیا گیا ہے کہ تم سے کوئی کلام نہ کریگا۔ اس نے اس حیلہ سے تمہیں بتا دیا۔ کہ دشمن ریت کے دانوں کے برابر تم پر حملہ آور ہوا ہے۔ اور شوکہ (کانٹا) سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کی بڑی شان وشوکت ہے۔ حنظلہ (یعنے اندرائن) سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے رؤسا قوم حنظلہ سے ہیں۔ اور یمنی رومالوں سے مراد یہ ہے۔ کہ دو یمنی قبائل بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور سرخ رومال سے حاجب ابن زرارہ مراد ہے اور دس پتھروں سے اُس نے یہ بتایا ہے۔ کہ دس راتوں کے بعد قوم تمہارے پاس پہنچ جائیگی۔ تمہیں صبر سے کام لینا احرار کی طرح تیار رہنا چاہیئے۔ احوص نے کہا کہ مجھے بھی تیری رائے سے اتفاق ہے۔ اس لئے کہ جب بھی تجھ پر کوئی شدت کا وقت آیا۔ تو ضرور تو اس کا مخلص تلاش کر لیتا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر تم نے میری رائے سے اتفاق کیا ہے۔ تو تم اپنے اونٹ پہاڑوں کی گھاٹیوں پر پیاسے چھوڑ دو۔ ان دنوں میں ان کو پانی نہ پلانا۔ اور جب قوم تمہارے مقابلہ کے لئے آئے اور وہ پہلے پیاس کے مارے پانی پر جا ئینگے۔ جب پانی پینے لگیں۔ تو تم اپنے اونٹوں کو جن پر ہتھیار بند آدمی سوار ہوں۔ چھوڑ دینا۔ یہ اونٹ پیاس کے مارے ان میں گھس جائینگے۔ اور جب ان میں گڑبڑ مچ جائیگی۔ تو تم پیچھے سے ان پر ٹوٹ پڑنا۔ اس میں کامیابی کی امید ہے۔

جب لقیط اپنے لشکر جرار کے ساتھ گھاٹی پر پہنچا۔ تو ان کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ قیس نے اشارہ کیا۔ کہ اب اونٹوں کو چھوڑ دو۔ جب اونٹوں کو چھوڑا گیا۔ تو وہ ہر طرف سے ان میں جا پڑے۔ اور تمیم اور اس کے ساتھیوں کو دھکا میں ڈال دیا۔ اور گھاٹیوں سے جنگل کی طرف نکلنے پر انہیں مجبور کر دیا۔ اب عبس وعامر نے بھی ان پر دھاوا کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ تمیم کے بہت سے آدمی کام آئے۔ لقیط نے اپنی متفرق فوج کو جمع کیا۔ اور زور سے لڑائی کی۔ اور لوٹ کر کہا۔ کہ میں ہی لقیط ہوں۔ پھر دوبارہ حملہ کیا۔ اور کئی آدمی ہلاک کر ڈالے۔ آخر عنتہ نے اس پر نیزے سے وار کیا۔ جو کہ اس کی پیٹھ سے پار نکل گیا۔ اور قیس نے تلوار سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ یہ تمیم وغطفان کی لڑائی ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم رحرحان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی دارم وعامر ابن صعصعہ کے مابین تھی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خالد ابن جعفر ابن کلاب نے جب زہیر ابن جذیمہ عبسی کو کسی وجہ سے جو کہ تواریخ میں مذکور ہے۔ قتل کر ڈالا۔ اور زہیر غطفان کا سردار تھا۔ تو خالد جان گیا۔ کہ غطفان مقتول کے بدلہ میں میرا مطالبہ کرینگے۔ یہ نعمان کے پاس الحیرہ میں چلا گیا۔ اور ان سے پناہ طلب کی۔ انہوں نے اُس کو پناہ دے کر ایک خیمے میں اُس کا قیام کرایا۔ بنی زہیر ہوازن میں آنکلے۔ الحرث الظالم المری نے کہا کہ تم مجھے ہوازن کی لڑائی میں مدد دو میں تمہیں خالد ابن جعفر کے متعلق مدد دونگا۔ یہ کہہ کر نعمان کے پاس آیا۔ تو دیکھا کہ اُس کے پاس خالد بیٹھا ہے۔ اور یہ دونوں مل کر کھجوریں کھا رہے ہیں۔ نعمان اُس کے ساتھ

بات چیت کرنے لگا۔ خالد کو یہ دیکھ کر حسد آیا۔ نعمان نے کہا کہ تجھے حسد کرنے کا کیا حق ہے۔ یہ بڑا آدمی ہے۔ تو نے زہیر عطفان کے سردار کو جب سے قتل کیا ہے۔ تو اس دن سے یہ عطفان کا سردار مسلم ہوا ہے۔ الحرث نے کہا کہ میں بدلے لوں گا۔ الحرث بھی کھجوریں کھانے لگا۔ جب ایک کھجور اُٹھائی۔ تاکہ منہ میں ڈالے۔ تو غصہ سے ہاتھ سے گر پڑی۔ عروہ نے اپنے بھائی خالد سے کہا۔ کہ اب بات تو نے معلوم کرلی۔ خالد نے جواب دیا۔ کہ کیا تو مجھے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے سوتا ہوا پائے تو جگانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ پھر خالد اور اُس کا بھائی اُٹھ کر خیمے میں چلے گئے۔ اور خالد سو رہا۔ اور اُس کا بھائی اس کی پاسبانی کرنے لگا۔ جب رات سیاہ ہوگئی۔ تو الحرث خالد کی طرف نکلا۔ اور خیمہ میں گھس گیا۔ اور عروہ سے کہنے لگا۔ کہ اگر تو نے کچھ کہا۔ تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔ پھر اُس نے خالد کو نیند سے بیدار کیا۔ اور کہا کہ تو مجھے پہچانتا ہے۔ خالد نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ تو الحرث ہے۔ اس نے کہا کہ اب بدلے لے۔ ایک ہی وار سے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر خیمہ سے نکلا اور سوار ہو کر چلا گیا۔ اس کے بعد عروہ خیمہ سے نکل کر فریاد کرنے لگا۔ اور نعمان کے گھر آکر اُسے خبر دی۔ لوگ الحرث کے تعاقب میں دوڑے۔ الحرث کہتا ہے۔ کہ جب میں تھوڑی دیر چلا تو مجھے دل میں کھٹکا ہوا کہ شاید میں نے خالد کو نہ مارا۔ اس خیال سے پھر لوٹ کر لوگوں میں مختلط ہو کر میں نے خالد پر پھر تلوار چلائی۔ آخر مجھے یقین ہوگیا کہ اب مرگیا ہے۔ پھر میں واپس اپنی قوم میں آگیا۔ نعمان الحرث کی تلاش میں تھا۔ کہ اگر مل جائے۔ تو اس کو قتل کیا جائے۔ اور ہوازن بھی اُس کی تلاش میں تھے۔ الحرث تمیم میں چلا گیا۔ اور ضمرہ ابن جابر ابن قطن ابن نہشل ابن دارم سے جاکر پناہ لی۔ اس نے نعمان و ہوازن سے اسے پناہ دے دی۔ جب نعمان کو اُس کی خبر ہوئی۔ تو اُس نے بنی دارم کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کا سپہ سالار ابن الحمس تغلبی کو بنایا۔ ابن تغلبی نے بھی الحرث سے اپنے باپ کا بدلہ پہلے سے لینا تھا۔ احوص ابن جعفر خالد کے بھائی نے بھی بنی عامر کا لشکر جمع کیا۔ اس لشکر نے نعمان کی فوج کے ساتھ ملکر بنی دارم پر چڑھائی کی۔ جب بنی دارم کے پانیوں کے قریب پہنچے۔ تو ایک عورت کو انہوں نے دیکھا کہ بہادروں میں گھس گئی ہے۔ اور اس کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ایک قبیلہ غنی کے شخص نے عورت کو پکڑ کر اونٹ کے پاس بٹھا دیا۔ جب رات ہوئی اور یہ شخص سو پڑا۔ تو وہ عورت اُٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صبح کے وقت بنی دارم میں پہنچی۔ اور ان کے سردار کے پاس جاکر یہ سب ماجرا اُس کے گوش گذار کردیا۔ اور کہا اس قوم کو میں پہچانتی نہیں۔ زرارہ نے کہا کہ ان کی کوئی وصف بیان کر۔ اُس نے کہا کہ میں نے اُن میں ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جس کے ابرو نیچے ڈھلے ہوئے ہیں وہ ان کو رومال سے اُوپر اُٹھاتا تھا۔ اور اُس کی آنکھیں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ لوگ اُس کا حکم مانتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ زرارہ ہے۔ جو کہ قوم کا سردار ہے۔ پھر اُس عورت نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جو کہ بہت کم گفتگو کرتا ہے جب بولے تو لوگ اُس پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور غور سے اس کی بات سُنتے ہیں۔ سب لوگوں سے، وہ خوبصورت ہے اس کے دو بیٹے بھی ہر وقت اُس کے پاس رہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ مالک ابن جعفر ہے۔ اور اس کے دو بیٹے عامر و طفیل ہیں۔ پھر ایک اور شخص کا حلیہ اس نے بتایا۔ اور اُس کو بھی یہ پہچان گیا۔ پھر زرارہ نے اُسے کہا۔ کہ اپنے گھر چلی جا۔ اور زرارہ نے اونٹوں کے چرواہوں سے کہا کہ تمام اونٹ لاؤ اور اپنے اہل و عیال کو ان پر سوار کرکے بلاد لعبض کی طرف لے چلو۔ غنوی نے عورت کے گرفتار کرنے اور اُس کے بھاگ جانے کا حال بنی عامر سے بیان کیا۔ ایک شخص نے رائے بیان کی۔ کہ اس عورت نے ہماری آمد کی خبر اپنی قوم کو پہنچا دی ہوگی۔ اور انہوں نے اپنے اہل و عیال بلاد لعبض کی جانب روانہ کردئے ہونگے اور ہماری تاک میں مستعد بیٹھے ہونگے۔ آؤ ہم راستہ میں ان کا مال اسباب لوٹ لیں۔ تاکہ اُن کو خبر بھی نہ ہو۔ اور ہم کامیاب ہو کر یہیں سے لوٹ جائیں۔ یہ تمام سوار ہو کر بنی دارم کی اہل و عیال کی سواریوں کی تلاش میں پھرنے لگے۔ جب قوم زرارہ سے دور چلی گئی۔ تو اس نے اپنے پاس والوں سے کہا۔ کہ دشمن تمہارے مال و اسباب لوٹ رہے ہیں۔ آؤ اُن پر حملہ کریں۔ یہ اُن کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی روانہ کردہ سواریوں سے جا ملے۔ آخر وہ بھی آپہنچے۔ ان کی زور کی لڑائی شروع

ہوئی جس میں مالک ابن حنظلہ ابن الحس التغلبی مارا گیا۔ جو کہ لشکر نعمان کا سوار تھا۔ اور بنی عامر نے معبد ابن زرارہ کو قید کر لیا بنی دارم نے یہ حال دیکھ کر صبر و ضبط سے کام لیا۔ یہانتک کہ آدھا دن گذر گیا۔ اتنے میں قیس ابن زہیر اپنے ہمراہیوں سمیت آپہنچا۔ اس کے پہنچنے سے بنی عامر و نعمان کے لشکر کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اور یہ بھاگ کر اپنے شہروں کی طرف چلے آئے۔ معبد بنی عامر ان کے ہاتھ میں قیدی تھا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ مر گیا۔ یہ قصہ کسی اور وجہ سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم فلج ہے۔ فلج بصرہ و ضریہ کے درمیان ایک موضع ہے یہ لڑائی بنی حنیفہ و بنی عامر میں ہوئی۔ اس لڑائی میں دو حملے ہوئے۔ پہلا حملہ بنی عامر کا بنی حنیفہ پر اور اس پر ابن حنیفہ کا بنی عامر پر۔ کامل میں ابی عبیدہ سے منقول ہے۔ کہ یوم فلج بکر ابن وائل کی لڑائی کا دن ہے۔ جو انہوں نے تمیم کے ساتھ کی تھی۔ اور اس میں اس لڑائی کا سبب بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم طخفہ ہے۔ طخفہ ایک سُرخ لمبا پہاڑ ہے۔ جس میں بہت کنوئیں اور پانی ہیں۔ یہ پہاڑ بنی یربوع کا تھا جو کہ قابوس ابن المنذر ابن ماء السماء کے اوپر کی جانب ہے۔ قاموس میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھنے (وزارت) کا مرتبہ ابتدا سے بنی یربوع قبیلہ تمیم میں چلا آتا تھا۔ چھوٹا بڑے کا وارث ہوتا۔ جب نعمان کے دن آئے۔ حاجب ابن زرارہ دارمی تمیمی نے استدعا کی۔ یہ عہدہ حرث کو جو کہ قبیلہ بنی مجاشع سے تمیمی ہے دیا جائے۔ نعمان نے بنی یربوع سے کہا۔ کہ تم اپنا عہدہ ترک کر دو۔ انہوں نے انکار کیا۔ ان کے گھر طخفہ کے نیچے تھے۔ نعمان نے اس کا انکار سنکر اپنے بھائیوں قابوس و حسان منذر کے بیٹوں کو ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ حسان کو مقدمۃ الجیش پر مقرر کیا۔ اور فوج کی کمان قابوس کے ہاتھ میں دی۔ اور ایک لشکر جرار اور بھی ان کے ساتھ ضم کر دیا۔ تمیم کی قومیں وغیرہ بھی ان کے پہلو بہ پہلو تھیں۔ اس شان کے ساتھ طخفہ پر پہنچے۔ اور مقابلہ شروع ہؤا۔ یربوع نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ قابوس اور اس کے ساتھی بھاگ نکلے۔ ابو عمیرہ نے قابوس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے قابوس زمین پر گر پڑا۔ ابو عمیر نے چاہا۔ کہ اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر اس کو گھسیٹے۔ لیکن قابوس نے کہا۔ کہ بادشاہوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس کی یہ بات سن کر اس کام سے رُک گیا۔ حسان کو بشر ابن عروہ نے قید کر لیا۔ ان کی فوج شکست کھا کر نعمان کی طرف لوٹی۔ اس وقت شہاب ابن قیس الیربوعی اس کے پاس بیٹھا تھا۔ نعمان نے اس سے کہا۔ کہ جا کر قابوس و حسان کو دیکھ اگر زندہ ہیں۔ تو یربوع کو وزارت کا عہدہ پھر بحال کر دے۔ اور جو کچھ اُنہوں نے لوٹ مار کی ہے وہ معاف کر دے۔ اور دو ہزار اونٹ اُن کو انعام دے۔ شہاب وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اور قابوس و حسان کو زندہ پایا۔ اور ان کو آزاد کرا دیا۔ بنی یربوع کا بول بالا ہو گیا۔ اس کے بعد کسی نے ان کے عہدہ چھیننے کا قصد نہیں کیا۔

ایک لڑائی عرب کی یوم المروت کے نام سے مشہور ہے۔ مروت سفود کے وزن پر بنی لحمان ابن عزی کی ایک وادی کا نام ہے۔ قاموس میں ایسا ہی ہے۔ یہ لڑائی بنی تمیم و بنی عامر میں تھی۔ اس کا سبب یہ ہؤا۔ کہ قعنب الریاحی و بجیر ابن عبداللہ العامری کی عکاظ میں ملاقات ہوئی۔ بجر نے قعنب سے پوچھا۔ تیرا اسفید گھوڑا کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ وہ میرے پاس ہی ہے۔ اس نے کہا۔ تو نے اُس کے متعلق کیوں پوچھا ہے۔ اس نے کہا اس لئے کہ فلاں دن اس نے تجھے مجھ سے نجات دلائی تھی۔ قعنب کو یہ بات ناگوار گذری۔ دونوں نے لعن ملامت کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ خدا جھوٹے کو سچے کے ہاتھ سے ہلاک کر دے۔ کچھ دیر تک ان میں گفتگو ہوتی رہی۔ بجر نے ابن عامر کو جمع کیا۔ اور ان کو ساتھ لیکر بنی العنبر قبیلہ تمیم پر غارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی اور چارپائے قید کر کے واپس ہؤا۔ اس دن کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ عنبر اور مالک کے بیٹے و ابن حنظلہ اور یربوع ابن حنظلہ کے بیٹے ان کے تعاقب میں سوار ہو کر نکلے۔ اور بنی مالک کے پاس آئے۔ جب بجر مروت کے پاس جا پہنچا۔ اور کہا کہ اے بنی عامر کچھ تم کو نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دکھائی دیتے ہیں جن پر سواروں نے

نیزے بلند کئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ یہ مالک ابن حنظلہ آرہا ہے۔ کچھ پرواہ نہیں۔ یہ بھی اُٹھے۔ اور کچھ لڑائی ہوئی۔ جب تھوڑا سا وقفہ ہُوا۔ تو پھر اُس نے کہا کہ اب دیکھو۔ تمہیں کیا نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دکھائی دیتے ہیں جن پر کوئی نیزے نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر لڑکے سوار ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ یربوع آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنے نیزے گھوڑوں کے کانوں کے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اب تم پر موت آرہی ہے۔ صبر سے کام لو۔ مجھے تمہارے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ اتنے میں یربوع آگئے۔ اور زور کی لڑائی شروع ہوئی۔ کدام مازنی نے بجر پر حملہ کیا۔ اور اُس کے ساتھ معانقہ ہُوا قعنب نے ان کو معانقہ کئے ہوئے دیکھا۔ اور مازنی سے کہا۔ کہ دیکھنا پیچھے سے تلوار آتی ہے۔ کدام نے بجر کو چھوڑ دیا قعنب نے فوراً کدام کو قتل کرڈالا۔ اب بنی یربوع نے بنی بجر کے مال لوٹ لئے اور بنی عامر کے قیدی پکڑ کر واپس ہوئے۔

ان کی لڑائی یوم الشقیقہ کے نام سے مشہور ہے۔ شقیقہ پہاڑ کی غار کو کہتے ہیں۔ یہ لڑائی بنی شیبان و حنبد ابن اد کے مابین ہوئی۔ اس لڑائی میں بسطام ابن قیس شیبان کا سردار مارا گیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ بسطام ابن قیس نے بلاد ضبہ پر چڑہائی کی جب بلاد ضبہ کے قریب آئے۔ تو بسطام نے اپنے ساتھیوں کی معیت بھی ان کے اونٹوں پر غارت ڈالی اور اپنے تصرف بھی لے لئے۔ ان اونٹوں میں مالک ضبی از قبیلہ بنی ثعلبہ ابن سعد ابن حنبد کی سَو اونٹنیاں تھیں۔ انہوں نے نر کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی۔ یہ عرب میں زمانہ جاہلیت کا دستور تھا۔ کہ جب کسی کے اونٹ ہزار تک پہنچ جاتے۔ تو وہ نر کی ایک آنکھ نکال دیتا تاکہ بدنظر کے اثر سے محفوظ رہے۔ اس مالک کے کانے اونٹ کا نام ابوشاعر تھا۔ اس غارت کے موقع پر مالک بھی اپنے اونٹوں میں تھا۔ مگر ایک آنکھ گھوڑا دوڑا کر بچ کر نکل گیا۔ اور اپنی قوم ضبہ سے فریاد کی اور مدد مانگی۔ یہ اپنے ہمراہ چند آدمیوں کو لیکر غارت گروں سے جاملا۔ بسطام اپنے آدمیوں کے پیچھے پیچھے سیاہ گھوڑے زعفران نامی پر سوار ہوکر ان کی حفاظت کرتا جارہا تھا۔ جب ضبہ کے گھوڑے اس تک پہنچ گئے۔ تو مالک نے کہا۔ کہ ان پر تیر چلاؤ۔ انہوں نے تیر اندازی شروع کی۔ اتنے میں بنی ثعلبہ پہنچے۔ ان کے آگے آگے عاصم الصباحی تھا۔ یہ عقل میں پورا ہی تھا۔ یہ پہلے اپنی کمان کو چلّا چڑھاتا۔ اگر کوئی اُس سے پوچھتا۔ کہ کیا کر رہا ہے۔ تو کہتا کہ میں بسطام کو قتل کر رہا ہوں۔ لوگ اُس کی بات سے ٹھٹھا اور تمسخر اڑاتے۔ جب صریخ آیا۔ تو وہ باپ کے گھوڑے پر بغیر اجازت کے سوار ہوکر سواروں سے آملا۔ اس نے ضبہ کے کسی آدمی سے دریافت کیا کہ دشمن کا سردار کون ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وہ جو سیاہ گھوڑے پر نظر آتا ہے۔ یہاں کا سردار ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اے سیاہ گھوڑے والے ذرا سنبھلنا۔ یہ کہہ کر اس نے اس کو نیزہ مارا۔ جو کہ ایک کان سے ہوکر دوسرے کان کے سوراخ سے پار نکل گیا۔ بسطام مرا ہوا گھوڑے سے گر پڑا۔ جب شیبان نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا تو اونٹوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بنی ثعلبہ نے نجاد ابن قیس کو بمعہ شیبان کے ستر آدمیوں کے قید کرلیا۔ جب مفرور بنی گھر پہنچے۔ تو بکر ابن وائل میں سنسنی سی پھیل گئی۔ کیونکہ بسطام ان میں بڑے پائے کا آدمی تھا۔ عربوں کی ایک لڑائی یوم عین الاباغ کے نام سے مشہور ہے۔ اباغ بروزن سحاب کوفہ ارقہ کے مابین ایک مکان ہے۔ کذا فی القاموس یہ جنگ منذر ابن ماء السماء اور حرث الاعرج ابن ابی شمر الغسانی کے درمیان ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ تھا۔ کہ منذر عرب بادشاہ مقام حیرۃ سے اپنے تمام لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور چشمہ اباغ پر ڈیرہ ڈالا۔ اور شام کے بادشاہ احرث اعرج کی طرف پیغام بھیجا کہ یا فدیہ ادا کر نہیں تو لڑائی کے لئے تیار ہوجا۔ احرث نے مشورہ کرنے کے لئے اس سے مہلت مانگی۔ پھر اپنا لشکر لے کر منذر کے مقابلہ کو نکلا۔ اور منذر کی طرف پیغام بھیجا کہ بے گناہ لوگوں کا خون نہ کر میرے بیٹوں کے مقابلہ میں تیرے بیٹے یکے بعد دیگرے آتے جائیں۔ جب ان کا خاتمہ ہوجائیگا۔ تو میں تیرے مقابلہ میں نکلوں گا۔ جب ہم دونوں میں سے کسی ایک کا خاتمہ ہوجائیگا۔ تو بے شک مالک دوسرے کا سمجھا جائیگا۔ دونوں نے اس پر اتفاق کرلیا۔ منذر نے ایک بہادر سپاہی کو چنکر کہا۔ کہ تو جاکر صفوں کے سامنے کھڑا ہوجا۔ اور منہ سے یہ کہنا۔ کہ میں منذر کا بیٹا ہوں۔ جب یہ سپاہی میدان میں نکلا۔ تو

... اُس کے مقابلہ میں الحرث نے اپنا بیٹا ابوکریب نامی کو بھیجا۔ جب ابوکریب اُس کے سامنے آیا۔ تو اپنے مقابل کو دیکھ کر باپ کے پاس چلا گیا۔ اور کہا کہ یہ منذر کا بیٹا نہیں۔ بلکہ کوئی سپاہی یا اس کا کوئی غلام ہے۔ باپ نے کہا کہ تو موت سے ڈر کر واپس آگیا ہے۔ میں تیرا عذر نہیں سُنتا۔ یہ پھر واپس آکر مبارز (مقابل) کے مقابلہ میں آیا۔ تو اُسے دیکھ کر باپ کے پاس آکر کہا۔ کہ خدا کی قسم یہ تو منذر کا غلام ہے۔ باپ نے اس کا عذر بھی نہ مانا۔ یہ پھر مقابلہ کے لئے واپس گیا اُس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ حال دیکھ کر شمر ابن عمرو الحنفی نے جس کی ماں غسانیہ تھی۔ اور یہ منذر کے لشکر میں تھا۔ منذر سے کہا کہ ایسا دھوکا دینا بادشاہوں کا کام نہیں تو نے دو دفعہ ان کو اپنے بچے کے بیٹے سے دھوکا دیا۔ منذر اُس کی یہ بات سن کر غصے میں آیا۔ اور اُس کے نکال دینے کا حکم دیا۔ یہ حرث کے لشکر میں جا ملا۔ اور اس کو تمام واقعہ سے اطلاع دی۔ دوسرے دن حرث نے اپنی فوج کو جو کہ چالیس ہزار کی تعداد میں تھی۔ لڑائی کے لئے تیار کیا۔ دو لشکروں میں زور کی لڑائی ہوئی۔ منذر مارا گیا۔ اور اُس کا لشکر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ تعاقب کیا اور حیرہ کو لوٹ کر جلا دیا۔ غسان کے کسی شاعر نے اس کے حق میں کہا ہے۔

کم ترکنا بالعین عین اباغ	من ملوک و سوقۃ اکفاء
امطرتہم سحائب الموت تتری	ان فی الموت راحۃ الاشقباء
لیس من مات فاستراح بمیت	انما المیت میت الاحیاء

ان کی ایک لڑائی یوم مرج حلیمہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب منذر ابن ماء السماء مذکور مارا گیا۔ تو اس کے بعد اس کا بیٹا منذر اسود کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ جب اس نے اپنے قدم محکم کر لئے۔ تو لشکر جمع کر کے حرث الاعرج کے مقابلہ میں باپ کا بدلہ لینے کو نکلا۔ اور حرث کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تیرے لئے پوری عمر کے جوان گھوڑوں پر سوار لایا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تیرے لئے نوجوان تازی گھوڑوں پر سوار کر رکھے ہیں۔ منذر میدان مرج حلیمہ میں اترا حرث بھی اسی میدان میں آیا۔ اور بادیہ نشینوں سے کہا۔ کہ میرے لشکر کے لئے کھانا تیار کریں۔ انہوں نے کھانا تیار کر کے لشکر میں پہنچا دیا۔ جب اس کے کسی سپاہی کو لڑتے لڑتے بھوک لگ جاتی۔ تو واپس آکر کھانا کھا لیتا۔ کئی دن تک دونوں میں لڑائی کا بازار گرم رہا۔ حرث یہ حال دیکھ کر اپنے مکان میں آیا۔ اور اپنی لڑکی ہند سے کہا۔ کہ بہت سی کستوری لے کر لشکر میں جا۔ اور ہر ایک سپاہی کو جا کر معطر کردے۔ اور ساتھ ہی غسان میں جا کر منادی کرا دی کہ جو شخص حیرہ کے بادشاہ کو قتل کریگا۔ بادشاہ یہ بیٹی اس کو نکاح میں دیگا۔ لبید ابن عمرو الغسانی نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ میں حیرہ کے بادشاہ کے قتل کرنے کو جاتا ہوں۔ یا اسے مار ڈالونگا۔ اور یا خود اس کے سامنے مر جاؤنگا۔ میرا گھوڑا میری حسب منشا نہیں۔ تو اپنا گھوڑا مجھے دے۔ باپ نے اپنا گھوڑا اس کو دیکر روانہ کر دیا۔ جب لڑائی نے زور پکڑا۔ تو اس وقت لبید نے اسود پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ اسود کا یہ حال دیکھ کر لشکر اکھڑ گئے۔ لبید اسود کا سر کاٹ کر اپنے بادشاہ کے پاس لایا۔ لبید کو آتا ہوا بادشاہ اپنے گھر سے دیکھ رہا تھا۔ لبید نے بادشاہ کے سامنے دشمن کا سر پھینک دیا۔ حرث نے کہا۔ کہ تیرے چچے کی لڑکی اب تیرے قبضہ میں ہے۔ میں نے اس کا نکاح تیرے سا[illegible] کر دیا۔ اس نے کہا کہ لشکر کی امداد کے لئے میں پھر جاتا ہوں جب اور لوگ واپس ہونگے۔ تو میں بھی انہیں کے ساتھ آؤنگا۔ یہ لڑائی میں چلا گیا۔ اور اپنے بھائی کو لڑائی میں مدد دی۔ عراق کے لشکر کو بڑی شکست ہوئی۔ ہر طرف ان کے آدمیوں کے [illegible] لگ گئے۔ غسان پوری کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس دن غبار اس قدر اٹھی تھی۔ کہ سورج نظر نہیں آ[تا] تھا۔ اور لشکر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے سورج کے مطلع سے دور دور ستارے نظر آتے تھے۔ اس لئے کہ اسود عراق کے لوگوں اور حرث شام کے تمام آدمیوں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ دن عرب میں بہت مشہور رہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم اوارہ کے نام سے مشہور رہے۔ اور وہ تمیم کے کسی پانی یا پہاڑ کا نام ہے۔ کہ دسنے کا مدیں بیٹھا

عمرو ابن المنذر ابن ماء السماء اور ابن تمیم کے مابین ہوئی تھی۔ اس کا سبب یہ ہؤا۔ کہ عمرو نے اپنے بیٹے اسعد کو زرارہ ابن عدس التمیمی کے پاس چھوڑا۔ جب یہ لڑکا جوان ہؤا۔ تو ایک دن اس کے پاس سے ایک موٹی سی اونٹنی گذری۔ اس نے تیر مار کر اس کے پستان چھید ڈالے۔ اس کا مالک سوید نامی جو عبداللہ ابن دارم تمیمی کا لڑکا تھا غصہ میں آیا۔ اور اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد یہ وہاں بھاگ کر مکہ میں چلا آیا۔ اور قریش کو اپنا حلیف بنا لیا۔ جب عمرو کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اس نے بنی دارم سے لڑائی کا قصد کر لیا۔ اور قسم کھائی کہ ان کے سو سواروں کو قتل کرونگا۔ یہ ان کی تلاش میں آخر اوارہ پر پہنچا اور یہ بھی پہاڑ میں آگئے۔ اس نے بھی وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور اپنے سواروں کو ان میں بھیج دیا۔ یہ سوار مقتولین کے علاوہ نوے قیدیوں کو پکڑ کر لائے۔ اس نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ براجم سے ایک شاعر اس کے پاس آیا۔ تاکہ اس کی مدح کرے۔ اس نے اس کو بھی مار کر سو پورے کر دیئے۔ اور کہنے لگا۔ کہ براجم کا آنیوالا کم بخت تھا۔ یہ اس کا کلمہ ضرب المثل مشہور ہے۔ اس کی تفصیل تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم غبیط کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی شیبان و تمیم کے مابین ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہؤا۔ کہ بسطام ابن قیس و حوفزان ابن شریک بنی شیبان کے لوگوں میں بلاد تمیم کی طرف نکلے۔ اور ثعلبہ ابن یربوع و ثعلبہ ابن سعد و ثعلبہ ابن عدی ابن فزان و ثعلبہ ابن سعد ابن ضبہ پر غارت ڈالی۔ صحرائے فلج میں ان کا معرکہ ہؤا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ تمام ثعلبوں کو شکست ہوئی۔ ان کے بہت سے آدمی قتل ہوئے۔ بنی شیبان نے ان کے مال لوٹ لئے۔ پھر ان لوگوں کا بنی مالک ابن حنظلہ قبیلہ بنی تمیم پر گذر ہوا۔ جو کہ صحرائے فلج و غبیط المدرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے ان کے اونٹ ہانک لئے۔ یہ بھی ان کے تعاقب میں سوار ہو کر نکلے۔ عتیبہ ابن الحرث ابن شہاب یربوعی اور بنی یربوع کے دو سوار ان کے آگے آگے تھے۔ غبیط المدرہ میں ان سے جا ملے۔ فریقین میں اس موقع پر زور کی لڑائی ہوئی۔ دونوں نے صبر سے کام لیا۔ آخر الامر شیبان کو شکست ہوئی۔ تمیم نے اپنا مغصوب مال چھوڑا لیا۔ اس لڑائی میں ابومرحب ربیعہ ابن حصین مارا گیا۔ عتیبہ ابن حرث بسطام ابن قیس کی تلاش میں تھا۔ آخر اس کو پا کر اپنی قید میں لے لیا۔ بسطام چار سو اونٹ اور بروائتے چار ہزار اونٹ اور تیس گھوڑے اور اپنی ماں کا کجاوہ جو کہ ضرب المثل ہے۔ فدیہ دیکر رہا ہو گیا۔ عتیبہ نے گو وہ بھی رہائی کی شرط میں داخل کیا تھا۔ جب بسطام نے رہائی پائی۔ تو اس نے عتیبہ پر جاسوس مقرر کر دیئے۔ جاسوسوں کی خبر دینے سے کہ اس وقت وہ رباب میں ہے۔ اس نے اس پر غارت کی اور اس کے تمام اونٹ اور مال اسباب لوٹ لیا۔

یوم الزویدین بھی عربوں کی ایک لڑائی کا مشہور دن ہے۔ یہ لڑائی بنی بکر کی تمیم کے ساتھ ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بکر ابن وائل نے بنی تمیم کے شہر جو کہ یمامہ و ہجر کے درمیان تھے۔ اور ان کا شر ایسا بڑھا۔ کہ اگر کوئی بکری تمیمی کو پا لیتا۔ یا تمیمی بکری سے ملتا۔ تو اس کو مارنے بغیر نہ رہتا۔ آخر یہ شر اور بھی بڑھا۔ حوفزان بنی شیبان کی جماعت میں نکلا۔ تاکہ بنی دارم پر غارت ڈالے۔ اتفاقاً اسی وقت تمیم کے قبائل عمرو و حنظلہ و الرباب و سعد وغیرہ جمع ہو گئے۔ اور بکر ابن وائل پر چڑھائی کر دی۔ ان کا سپہ سالار ابوالرئیس حنظلی تھا۔ اس کی خبر بکر ابن وائل کو پہنچی۔ وہ بھی ان کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اصم عمرو ابن قیس ابن مسعود و حنظلہ ابن یسار العجلی و حمران ابن عبد عمرو کو اپنا سردار بنایا۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو تمیم و رباب نے دو اونٹوں پر جھلیں کس کر دونوں صفوں کے درمیان چھوڑ کر رسی سے ان کے زانو باندھ دیئے۔ اور سوائے ان کے محافظوں کے اور کوئی ان کے پاس نہ رہا۔ اور ان کا نام زویدین رکھا۔ اور انہوں نے عہد کر لیا جب یہ لوگ یہاں سے نہ بھاگیں گے ہم اپنی جگہ پر مضبوط جمے رہینگے۔ جب عمرو ابن القیس ابن مسعود نے ان اونٹوں کو دیکھا۔ تو ان کا حال دریافت کیا۔ اور معلوم کر کے کہنے لگا کہ میں اپنی قوم کا وزیر ہوں۔ تم بھی میرے بھاگنے کے بغیر نہ بھاگنا۔ آخر لڑائی زوروں پر ہوئی۔ اور شیبان اونٹوں تک پہنچ گئے اور ان کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا۔ اس پر بھی لڑائی کا زور بڑھا۔ آخر الامر تمیم کو شکست ہوئی۔ ان کا سپاہ سالار ابوالرئیس معہ بہت سے

لوگوں کے مارا گیا۔ بکر کے ہاتھ ان کا مال اور عورتیں اور باقی قیدی آگئے۔ حوفزان جب عورتوں اور بالکے پاس پہنچا۔ تو تمام لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس نے ان کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور بخیریت اپنی قوم میں واپس آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم مسحلان کے نام سے مشہور ہے۔ مسحلان ایک وادی کا نام ہے۔ کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی کلب و بنی شیبان میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ربیع ابن زیاد کلبی اپنی قوم کے لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور بنی شیبان کے لشکر سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جانبین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ بنی شیبان کو فتح ہوئی۔ دشمن کی فوج کو مار کر انہوں نے بھگا دیا۔ اور بہت سے قیدی اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم جدود کے نام سے مشہور ہے۔ جدود ایک جگہ کا نام ہے۔ کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی بکر ابن وائل و بنی منقر قبیلہ تمیم کے مابین ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حوفزان ابن شریک اور سلیط ابن یربوع کے درمیان دوستی اور عہد تھا بنی شیبان و ذہلا و لہازم جمع ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا سردار حمران ابن عمہ کو بنایا۔ پھر انہوں نے کوچ کر دیا۔ اس امید پر کہ بنی یربوع کے ساتھ لڑینگے۔ جب عتیبہ ابن حارث ابن شہاب بنی یربوع میں پہنچا۔ تو قوم سے کہا۔ کہ حوفزان کو پانی کے پاس محاصرہ میں لے لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نے عتیبہ سے کہا کہ میں تیرے ساتھ سوائے تیری قوم کے کوئی نہیں دیکھتا۔ اور میرے ساتھ بنی بکر کے کئی طائفے ہیں۔ اگر میں نے تم پر فتح حاصل کر لی۔ تو تمہاری تعداد بہت کم ہو جائیگی اور اگر تم نے فتح حاصل کر لی۔ تو تم میرے خاندان میں جا پڑو گے۔ اور ایسی امید مجھے تم سے نہیں ہو سکتی۔ کیا تم ہم سے صلح ان کھجوروں پر جو ہمارے پاس ہیں۔ کرنا پسند کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں پھر کبھی یربوع سے نہ لڑونگا۔ اس نے کھجوریں لے کر ان سے محاصرہ اٹھا لیا۔ بکر نے وہاں سے چل کر بنی مقاعس پر جا غارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی پکڑے۔ اور مال اسباب لوٹ لیا۔ بنی مقاعس نے صریخ کو بنی کلیب کی طرف بھیجا۔ مگر انہوں نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صریخ بنی منقر میں آیا۔ وہ ان کے سوار تعاقب میں نکلے۔ اور بکر کو جا لیا۔ فریقین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ آخر بکر کو شکست ہوئی۔ انہوں نے قیدی اور مال غنیمت چھوڑ لیا۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم اعشاش کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بکر و تمیم کے مابین ہوئی۔ اس دن کو یوم العطال کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ بسطام ابن قیس و ہانی ابن قبیصہ و مفروق ابن عمرو نے ایک دوسرے کو ریاست سے معطل کرنا چاہا تھا۔ بکر کسریٰ فارس کے ماتحت تھے۔ اور یہ ان کو ہر قسم کی مدد دیتے۔ عامل کی جانب سے انکو تین سو اونٹ کھجوروں کے لدے ہوئے ملے۔ ان کو امید تھی۔ کہ ضرور بنی یربوع پر مصیبت آئیگی۔ آخر بنی عتیبہ و بنی عبید و بنی زبید مصیبت میں پڑے۔ بنی زبید نے ایک باغیچہ میں ڈیرے ڈالے۔ اور بنی عتیبہ و بنی عبید۔ الثمد کے باغ میں اترے۔ اس کے بعد بکر کا لشکر آیا۔ جب باغیچہ کے قریب ہوئے۔ تو بسطام نے وہاں سیاہ آدمی دیکھے۔ اور غلام کو پہچان لیا۔ بسطام چونکہ عتیبہ کی قید میں رہا تھا۔ اس لئے اس کے غلاموں کو پہچانتا تھا۔ بسطام نے غلام سے پوچھا کہ یہ سیاہ رنگ کون ہیں اس نے جواب دیا۔ کہ بنی زبید ہیں۔ اس نے کہا کہ کتنے گھر آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پچاس گھر ہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا۔ کہ عتیبہ و بنی عبید کہاں ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ الثمد کے باغ میں ہیں۔ بسطام نے قوم سے کہا۔ کہ کیا تم میری اطاعت کرو گے۔ انہوں نے رضا ظاہر کی۔ اس نے کہا کہ بنی زبید ایک طرف پڑے ہیں۔ آؤ ان پر غارت ڈالیں۔ اور ان کو لوٹ کر صحیح سالم واپس چلے جائیں۔ اس کے اشارے پر انہوں نے غارت ڈالی۔ صریخ بنی یربوع میں پہنچا۔ وہ جلدی سے آ گئے۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ تمیم کے سواروں کی ایک جماعت کو مار دینے کے بعد شیبان کو شکست ہوئی۔ ان کی بھی ایک جماعت قتل و قید ہوئی۔ قیدیوں میں ایک قبیصہ تھا۔ جو کہ آخر فدیہ ادا کر کے رہا ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل تاریخ میں ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ظہر الدہنا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی طے و اسد بن خزیمہ میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے تمام قبیلوں کے وفد نعمان ابن منذر کے پاس جمع ہوئے۔ اوس ابن حارثہ ابن لامہ طائی بھی ان میں تھا

نعمان نے بادشاہی لباس منگوایا۔ اور کہا تم میں سے زیادہ شریف ہو گا اسکو یہ لباس پہنایا جائیگا۔ صبح کے وقت تمام لوگ حاضر ہوئے۔ مگر اوس نہ آیا کسی نے اس سے کہا۔ کہ تو کیوں دربار میں حاضر نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ اگر میرے سوا کسی دوسرے کو اعزاز بخشا گیا تو میرا غیر حاضر ہونا ہی مناسب ہے۔ اور اگر یہ شرف میری قسمت میں ہے۔ تو میں جہاں بھی ہؤا۔ مجھے بلا لیا جائے گا۔ جب نعمان مجلس میں بیٹھا۔ تو اُسے اوس کہیں نظر نہ آیا۔ اُس نے کہا کہ اوس کے پاس جا کر کہو۔ کہ تیرے دل میں جو ڈر ہے اُس کو دور کر کے آجا۔ اوس حاضر ہؤا۔ بادشاہ نے شاہی لباس اُس کے زیب تن کیا۔ اس کی اپنی قوم کو اس پر حسد آیا۔ انہوں نے حطیئہ شاعر سے کہا۔ کہ اوس کی ہجو کر ہم تجھے تین سو اونٹ انعام دینگے۔ اس نے کہا کہ میں کیوں ایسے شخص کی ہجو کروں کہ میرے گھر میں اُس کے مال کے سوا اور کچھ نہیں۔ بشر ابن ابی حازم نے ان سے کہا۔ کہ میں اُس کی ہجو کرتا ہوں۔ یہ اونٹ مجھے دینے کا وعدہ کرو۔ اس نے اس کی بُری طرح سے ہجو کی۔ ہجو میں اس کی ماں سعدی کا بھی نام لیا۔ جب اوس کو اس بات کا علم ہؤا۔ تو اس نے تمام اونٹ غارت کر لئے۔ اس نے اپنے قبیلہ بنی اسد سے مدد چاہی۔ انہوں نے اس کام سے اس کو روکا۔ اور اونٹوں سے دست بردار ہونا بھی انہیں عار معلوم ہؤا۔ اوس نے جدیلہ طے کو جمع کر کے اسد پر چڑھائی کی۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر بنی اسد کو شکست ہوئی۔ بشر بھاگ گیا۔ جس قبیلہ میں جا کر پناہ لیتا۔ تو کوئی اس کو اُس کے مقابلہ میں پناہ بھی نہ دیتا۔ آخر یہ جندب الکلابی کے پاس صمان کی اوپر کی جانب گیا۔ اوس نے خبر پا کر اس سے مفرور کا مطالبہ کیا۔ اس نے بشر کو اُس کے سپرد کر دیا۔ جب اوس کے پاس حاضر کیا گیا۔ تو اس نے اس کے قتل کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اپنی ماں سعدی کے پاس چلا گیا۔ اس سے بشر کے کام میں مشورہ طلب کیا۔ اس نے کہا کہ اس کا مال واپس دیدے۔ اور اس کا قصور معاف کر۔ اس ہجو کو اسی کی زبان کی مدح دھو ڈالیگی۔ اوس نے ماں کا مشورہ قبول کر لیا اور باہر آیا۔ اور بشر سے کہا کہ کیا اب تجھے معلوم ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔

انی لارجومنک یا اوس نعمة — وانی لاخزی منک یا اوس راهب
وانی لامحو بالذی انا صادق — به کلما قد قلت اذا انا کاذب

(ترجمہ: اے اوس میں تجھ سے نعمت کی اُمید کرتا ہوں اور میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں اور میں اپنی سچی بات سے جھوٹھی کو مٹا دیتا ہوں)۔ اوس نے اس پر احسان کیا۔ اور ایک اچھے گھوڑے پر سوار کیا۔ اور اس کا سب مال اس کو واپس دیدیا۔ بشر نے کہا کہ میں مرتے دم تک تیرے سوا کسی کی مدح نہ کرونگا۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم الوقیط کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا قصہ یہ ہے۔ کہ بنی قیس و تیم اللات ثعلبہ ابن عکابہ ابن صعب ابن علی ابن بکر ابن وائل کے بیٹے لہازم کے پاس جمع ہوئے۔ ان کے ساتھ بنی عجل ابن لجیم و عنزہ ابن اسد ابن ربیعہ بھی تھے ان کا ارادہ بنی تمیم پر غارت ڈالنے کا تھا۔ اعور العنبری جو کہ قیس ابن ثعلبہ کی قید میں تھا۔ اس کو اس بات کا علم ہؤا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے ایک آدمی دو۔ جس کو میں اپنے گھر بھیجوں۔ کوئی خاص کام ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تو گھر بھیج سکتا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے بھیجنا شرط ہے۔ اس نے اس کو منظور کیا۔ وہ ایک غلام کو اس کے پاس لائے۔ اس نے کہا۔ کہ تم تو میرے پاس احمق کو لائے ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ میں احمق نہیں ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو تجھے پاگل سمجھتا ہو۔ اس نے کہا۔ کہ خدا کی قسم میں پاگل نہیں ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ کیا تو کچھ سمجھتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں سب کچھ سمجھتا ہوں۔ اس نے پوچھا۔ کہ بتا آگ یں بہت ہیں یا ستارے۔ اس نے کہا۔ کہ ستارے بہت ہیں۔ اس نے مٹی اپنے ہاتھ سے اٹھائی۔ اور پوچھا۔ کہ میری ہتھیلی میں مٹی کس قدر ہے۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے معلوم نہیں۔ بہت سی ہے۔ پھر اس نے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ کہ یہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ یہ سورج ہے۔ اس نے کہا۔ کہ بے شک تو سمجھدار ہے۔ جا میری قوم کو سلام کے بعد کہنا۔ کہ تم اپنے قیدی سے نیک سلوک کرو۔ اس لئے کہ میرے ساتھ یہاں نیک سلوک ہو رہا ہے۔ نیز ان سے کہنا۔ کہ میرے سرخ اونٹ پر سوار نہ ہونا۔ اور میری عیسا

سانڈنی پرسواری کرنا۔ اور بنی مالک سے میری حاجت نہ بیان کرنا۔ اور یہ کہ عوسج بیدار ہوگیا ہے۔ اور عورتیں بے چین ہیں۔ اور میری بات حارث سے پوچھنا۔ قاصد نے قوم کے پاس یہ پیغام بلاکم وکاست پہنچا دیا۔ وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ آخر انہوں نے حارث کو بلایا۔ اور اس سے ان باتوں کا مطلب پوچھا۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ جو جو بات اس کے اور تیرے درمیان ہوئی ہے۔ وہ سب میرے سامنے بیان کردے۔ اس نے اول سے آخر تک سب بات بیان کردی۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ میرا سلام دینا۔ اور اسے کہنا۔ کہ ہم تیری نصیحت پر عمل کرینگے۔ پھر اس نے بنی العنبر سے کہا۔ کہ اس نے ہمیں مٹی سے یہ بتایا ہے۔ کہ تم پر بے حساب دشمن آرہا ہے۔ اور سورج سے مراد اس کی یہ تھی۔ کہ دشمن کی آمد اظہر من الشمس ہے۔ اور سرخ اونٹ سے مراد صمان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم صمان سے چلے جاؤ۔ اور عبسا اونٹنی سے مراد یہ ہے کہ تم دہنا میں جارہو۔ اور بنی مالک میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ان کو ڈراتے رہنا۔ اور عوسج کے پیدا ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ قوم ہتھیاروں سے خوب مسلح ہے۔ اور عورتوں کی بے چینی سے مراد یہ ہے۔ کہ عورتوں کو چاہئے۔ کہ لڑائی کے وقت پانی پلانے سے تمہاری مدد کریں۔ بنی العنبر یہ سُن کر خبردار ہوگئے۔ اور دہنا پر جارہے۔ اور بنی مالک کو انہوں نے ڈرایا۔ مگر انہوں نے بات کو نہ مانا۔ پھر لہازم اور عجلا وعنزہ آئے۔ اور ان کو اپنی جگہ نہ پایا۔ اور یہ وقیط میں بنی دارم پر جا پڑے۔ اور وہاں بڑی لڑائی ہوئی۔ ربیعہ نے بنی تمیم کے رؤساء کی ایک جماعت کو قید کرلیا۔ ان کا بیان تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کے لڑائی کے مشہور دنوں میں سے ایک یوم فیف الریح ہے۔ فیف الریح دہنا کے ایک موضع کا نام ہے کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی بنی عامر ابن صعصعہ والحرث ابن کعب میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہُوا۔ کہ بنی عامر بنی الحرث ابن کعب سے بہت سے آثار طلب کرتا تھا۔ حصین ابن یزید ابن شداد الحارثی نے ان کے لئے کچھ اجتماع کیا۔ اور جعفی وزبید نیز سعد العشیرہ امراو صداء ونہد وخثعم وشہدان ونامش کے چند قبائل سے مدد طلب کی۔ پھر یہ سب بنی عامر کے ارادے پر نکلے۔ وہ بھی ایک مکان میں مجتمع تھے۔ جس کو فیف الریح کہتے ہیں۔ مذحج کے پاس عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تاکہ فرار نہ کرسکیں۔ بنی عامر کا اجتماع ہُوا۔ عامر ابن طفیل نے ان سے کہا کہ ہمارے ساتھ تم بھی قوم پر غارت ڈالو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہم بہت سا مال واسباب لوٹ لینگے۔ اور ان کی عورتیں ہمارے قبضہ میں آجائینگی۔ اور عورتوں پر ان کو جانے نہ دینگے۔ اس کی رائے پر قوم نے اتفاق کیا۔ اور ان کی طرف چلے جب بنی الحارث مذحج وغیرہ کے قریب پہنچے۔ تو ان کو جاسوسوں کے ذریعہ سے خبر پہنچ گئی۔ یہ بھی تیار ہوگئے۔ فریقین میں تین دن تک سخت لڑائی ہوئی۔ تیسرے دن بنی نمیر بھی عامر ابن طفیل کے پاس آ پہنچے۔ اب اور بھی سخت معرکہ ہُوا۔ لڑائی کی اثنا میں عامر ابن الطفیل کو حلق سے لیکر ناف تک بیس نیزے لگے۔ یہ اُس دن ہر ایک جوان سے کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کوئی کام نہیں کیا۔ فلاں نے کچھ مردانگی کے جوہر نہیں دکھائے۔ اس لئے جو بھی کوئی بہادری کرتا تو اس کے پاس آکر نیزے یا تلوار کا خون دکھاتا۔ حارثین میں سے ایک شخص آیا۔ اور کہا۔ کہ اے ابو علی میرے نیزے کو دیکھ کہ میں نے کس قدر لوگ مارے ہیں۔ جب عامر نے اس کی طرف دیکھا۔ تو وہی نیزہ اُس شخص نے عامر کی آنکھوں میں مار کر اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور اپنا نیزہ وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ اس سلوک کی وجہ یہ ہے کہ عامر ہر ایک کو کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ فریقین میں شدت کا معرکہ ہُوا۔ آخر دونوں فریق علیحدہ ہوگئے۔ کسی کو غنیمت کا موقع نہ ملا۔ اس لڑائی میں صبر و شرافت بنی عامر کی مشہور ہے۔

یوم السلان بھی عربوں کی ایک لڑائی مشہور ہے۔ اس کا واقع یہ ہے۔ کہ نعمان ابن منذر ہر سال عکاظ میں تجارت کی غرض سے مال بھیجتا۔ ایک دفعہ بنی عامر راستہ میں اس کے معارض ہوئے۔ اور انہوں نے نعمان کا مال لوٹ لیا۔ نعمان کو سخت طیش آیا۔ اس نے بھائی وبرہ ابن رومانس کلبی اور ضائع جو کہ اس کے گماشتے تھے۔ اور مناعون جو کہ نہایت

معزز تھے۔ پیغام بھیجا۔ نیز بنی ضبہ ابن او وغیرہ قبیلہ رباب وتمیم کی طرف سے بھی درخواست کی وہ سب اس کی مدد کے لئے جمع ہو گئے ضرار ابن عمرو ضبی بھی اپنی نو بیٹوں بمعہ جبیش ابن دلف جو کہ بہادر مشہور تھا آیا۔ ان کی بڑی جمعیت ہو گئی۔ نعمان نے غلہ کے اونٹ تیار کر کے ان کے ہمراہ روانہ کر دیئے۔ اور کہا کہ جب عکاظ کی تجارت سے تم فارغ ہو جاؤ۔ اور اشہر حرم (شوال و ذیقعد و ذوالحج و محرم) گذر جائیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کو لوٹ جائے تو اس وقت بنی عامر کی لڑائی کا قصد کرنا۔ اس لئے کہ یہ نواحی السلان کے قریب ہیں۔ یہ سب نعمان کی یہ بات سن کر نکلے۔ اور بات کو پوشیدہ رکھا۔ اور اظہار یہ کیا۔ کہ بادشاہ کی تجارت کے مال کی حفاظت کے لئے ہم عکاظ میں ساتھ چلے ہیں۔ جب لوگ عکاظ سے فارغ ہو چکے تو قریش ان کے حال سے واقف ہو گئے۔ عبداللہ ابن جدعان نے بنی عامر کی طرف قاصد بھیجکر ان کو ان کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ یہ بھی اپنا آپ سنبھل گئے۔ اور لڑائی کیلئے تیار ہو ئے اور اپنے جاسوس مقرر کر دیئے۔ بنی عامر کا سپہ سالار عامر ابن مالک ملاعب الاسنہ تھا۔ دونوں لشکر جمع ہوئے۔ اور رسلان کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ سخت گھمسان کا معرکہ ہوا۔ لڑائی کے دوران میں زید ابن عمرو ابن خویلد الصعق نے نعمان کے بھائی وبرہ کی طرف دیکھا۔ تو اس کی شکل سے اسے تعجب کیا۔ اس نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا۔ جب اس کے سامنے پھرا یا گیا۔ تو لشکر نے بھاگنے کا قصد کر لیا۔ ضرار ابن عمرو ضبی نے ان کو بھاگنے سے روکا۔ اور لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ اور اس کے لڑکے زور سے لڑے۔ جب ابو براء عامر ابن مالک نے اس کا اور اس کے بیٹوں کا کام دیکھا۔ تو اس نے اس پر حملہ کر دیا ابو براء کے بازو سخت تھے۔ جب ضرار سے اس کی لڑائی ہوئی۔ تو دونوں نے ایک دوسرے کو ہاتھ دکھائے۔ آخر ضرار گھوڑے سے گر پڑا اس کے لڑکوں نے داد مردانگی دیکھا کر اس کو چھوڑا لیا۔ یہ پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ یہ بڑا بہادر تھا۔ یہ کہنے لگا۔ کہ جس کو بیٹے خوش کریں۔ اس کا اپنا نفس اس کو غمگین کرتا ہے۔ یعنے جب کسی کے لڑکے جوان ہو جائیں۔ اور وہی اس کے کام کے متکفل ہوں تو یہ ضرور بڑھاپے میں مبتلا ہو جائیگا۔ جو کہ اس کے لئے وبال جان ہے۔ ابو براء ضرار کو قید کرنے اور اس سے فدیہ لینے کے فکر میں تھا۔ اور اس کے بیٹے اس کو قید سے بچانے کی کوشش میں تھے۔ ابو براء نے یہ حال دیکھ کر کہا۔ کہ یا تم مر جاؤ گے۔ اور یا میں مر جاؤنگا۔ مجھے کوئی ایسا شخص دکھاؤ جس سے مجھے فدیہ مل جائے۔ ضرار نے جبیش ابن دلف کی طرف اشارہ کیا۔ جو کہ قوم کا سردار تھا۔ ابو براء نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا جبیش کا رنگ سیاہ اور بدن ضعیف ونحیف تھا۔ جب ابو ابراء نے اس کو دیکھا۔ تو اسے شک گزرا۔ کہ یہ غلام ہے۔ اور یہ کہ ضرار نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ جب قیس نے یہ حال دیکھا۔ تو اسے خوف آیا۔ کہ ابو ابراء مجھے قتل نہ کر دے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مجھے دودھ بکار ہے۔ تو میں تجھے اپنے نفس کے بدلے چار سو اونٹ فدیہ دیتا ہوں۔ نعمان کے لشکر کو شکست ہوئی۔ یہ بھاگ کر نعمان کے پاس جا پہنچے۔ اور اس کے بھائی کے قیدی نے اور لشکر کی کمان ضرار نے اپنے ہاتھ میں لینے کا حال اور جو کچھ کہ ابو ابراء کے ساتھ اس کا معاملہ ہوا تھا۔ یہ سب ماجرا نعمان کے پاس بیان کر دیا۔ وبرہ نے ایک ہزار اونٹ اور گھوڑے زید کو فدیہ دے کر اپنی خلاصی کرائی۔ زید اس مال سے بڑا غنی ہو گیا۔ پہلے تنگ دست تھا۔ سلان کی ایک اور بھی لڑائی ہے۔ جو کہ ربیعہ اور مذحج کے مابین ہوئی تھی۔ اس کی تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم الرقم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی فزارہ و بنی عامر میں ہوئی تھی۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے۔ کہ عامر ابن صعصعہ نے غطفان کے ساتھ لڑائی کی۔ اس دن بنی عامر کے ساتھ عامر ابن طفیل بھی تھا۔ یہ وادی رقم میں پہنچے۔ اس وادی میں بنی مرہ ابن عوف ابن سعد آباد تھے۔ ان کے پاس اشجع ابن ریث ابن غطفان کی قوم اور فزارہ ابن ذبیان کے چند کس بھی تھے۔ بنی عامر رقم میں ان پر حملہ آور ہوئے۔ جانبین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ عامر ابن طفیل نے فزارہ کی عورت کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں سما بنت نوفل الفزاری ہوں۔ ایک روایت میں بنت غیرہ ہے۔ عامر اس کے ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔ اتنے میں اس کی قوم کے بھگوڑے اس کے پاس سے گذرے۔ ان کے تعاقب میں بنی مرہ تھے۔ جب عامر نے یہ حال دیکھا۔ تو اپنی ذراع اسماء کے پاس پھینک کر بھاگا۔ جو کہ بعد میں اسماء نے ذرع عامر کو دیدی تھی۔ اس کے

بعد مرہ آئے۔ جن کا سپہ سالار سنان ابن حارثہ المری تھا۔ یہ جس کو پکڑتے۔ تو مارے بغیر نہ رہتے۔ جس کا سبب پہلے سے ان کی آپس میں عداوت تھی۔ بنی اشجع کے اس بطن کو اسی لئے بنی مذبح کہتے ہیں۔ انہوں نے ان کے ستر آدمی ذبح کر ڈالے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ساحوق کے نام سے مشہور ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے۔ کہ بنی ذبیان نے بنی عامر سے یہ لڑائی کی تھی۔ جب وہ ساحوق میں مقیم تھے۔ ذبیان کی کمان سنان ابن حارثہ المری کے ہاتھ میں تھی اس نے ان کو گھوڑے اور اونٹ اور دیگر مال اسباب دے کر تیار کیا۔ اور ان کو دولت سے مالا مال کر دیا۔ ان کا مقابلہ بنی عامر کے ساتھ ہوا۔ سخت لڑائی کے بعد بنی عامر کو شکست ہوئی۔ ان کے کچھ آدمی مارے گئے۔ اور کسی جنگل میں گھس گئے۔ جو کہ وہاں پانی نہ ملنے کے سبب سے پیاسے مارے گئے۔ اس واقع کی تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک اور لڑائی جو کہ زہیر ابن الکلبی اور غطفان و بکر و تغلب کے مابین ہوئی تھی۔ زہیر ابن جناب الکلبی سے ہے جس کی اطاعت پر قضاء نے اتفاق کیا تھا۔ اور یہ کاہنوں کو مشورہ کے لئے بلاتا تھا۔ اس کی عمر ڈھائی سو سال تھی۔ اس نے تمام عمر میں دو سو سال لڑائیاں لڑی ہیں۔ اور یہ بڑا بہادر تھا۔ غطفان کے اسی لڑائی ہونے کا واقعہ یہ ہوا۔ کہ بنی بغیض ابن ریث ابن غطفان جب تہامہ سے نکلے۔ تو ان کے صداء و بنی طفیط راستہ معارض ہوئے۔ اور ان کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی۔ انہوں نے اپنے حرم میں داخل ہونے سے ان کو روکا۔ آخر یہ صداء پر غالب ہو گئے۔ اور ان کی خون ریزی شروع کر دی بغیض یہ دیکھ کر لڑنے لگا۔ جب انہوں نے یہ حال دیکھا۔ تو کہا کہ خدا کی قسم ہم یہ حرم ایسا ہی بنا دینگے۔ جیسا کہ مکہ کا حرم۔ کہ وہاں کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ اور پناہ گزین کی طرف دیکھنے کی بھی کسی کو مجال نہیں ہوئی۔ انہوں نے حرم کی بنا ڈالی۔ اس کے متولی بنی مرہ ابن عوف بن گئے۔ ان کے کام اور جس بات پر کہ انہوں نے اتفاق کیا تھا۔ اس کی خبر زہیر ابن جناب کو پہنچی۔ اس نے کہا۔ کہ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور غطفان حرم کیسے بنا سکتے ہیں۔ اس نے اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور غطفان کا سب حال ان کے سامنے بیان کیا۔ ان کی آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ زہیر نے فتح پا کر اپنے ارادہ کو پورا کیا۔ اور یہ حرم غطفان میں چھوڑ دیا۔ اور عورتیں اُن کو واپس دیدیں۔ اور مال غنیمت خود لے لیا۔ اس واقعہ کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے۔

ولم تصبر لنا غطفان لما ۔۔۔ تلاقینا و احرزت النسآء
فلولا الفضل منا ما رجعتم ۔۔۔ الی عذراء شیمتها الحیآء
فذ نکموا دبونا فاطلبوها ۔۔۔ واوتارا ودونکم اللقاء
فانا حیث لا نخفی علیکم ۔۔۔ لیوث حین یحتضر اللوآء
فقد اضحی لبنی جناب ۔۔۔ فضاء الارض والماء الروآء
نفینا نخوۃ الاعداء عنا ۔۔۔ بارماح اسنتها الظمآء
ولولا صبرنا یوم التقینا ۔۔۔ لقینا مثل ما لقیت صداء
غداۃ تصرعوا البنی بغیض ۔۔۔ وصد فی الطعن للنوکی شفاء

اور وائل کے بیٹوں بکر اور تغلب کے ساتھ اس کی لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب ابرہ نجدہ کی طرف گیا۔ تو اُس کے پاس زہیر آیا۔ اُس نے اُس کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ پھر اس نے اس کو بکر و تغلب وائل کے بیٹوں پر حاکم بنا دیا۔ اس پر ایک سال گذشت ہو گیا۔ اس نے ان سے خراج طلب کیا۔ انہوں نے سختی سے انکار کر دیا۔ یہ بات سُنکر زہیر خود آیا۔ اور (ایک پانی تھا) سے ان کو روک دیا۔ پیاس کی وجہ سے ان کے مال مویشی ہلاک ہونے کے قریب ہوئے۔ اس حالت میں بنی تمیم اور ابن ثعلبہ کا ایک آدمی زہیر کے پاس آیا۔ زہیر سو رہا تھا۔ اس نے اُس کے سینے پر تلوار کی نوک رکھ کر دبائی۔ تو کہ

پیٹ سے پار نکل گئی۔ لیکن اس کی انتڑیوں کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس نے معلوم کیا۔ کہ اب زہیر مر گیا ہے۔ اور زہیر کو یقین تھا۔ کہ میں بچ گیا ہوں۔ لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی۔ تاکہ پھر دوسرا وار نہ کر جائے۔ تیمی اس کو مردہ سمجھ کر چلا گیا۔ اور اپنی قوم کو اس خبر سے جا خوش کیا۔ زہیر کے پاس اس وقت سوائے ایک آدمی کے جو کہ اس کی قوم سے تھا۔ اور کوئی نہ تھا۔ اس سے اس نے کہا۔ کہ اعلان کر دے۔ کہ زہیر مر گیا ہے۔ اور یہ کہ بکر و تغلب کو بھی میری موت کی خبر پہنچاویں۔ اور میرے دفن میں ان کو بھی شریک کریں۔ اور جب مجھے دفن کرنے لگیں۔ تو کپڑے لپیٹ کر قبر میں رکھ دینا۔ تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور دشمن اپنی طرف سے اسے دفن کر کے خوشی خوشی واپس ہوئے۔ زہیر نے ان کے پیچھے لشکر تیار کیا۔ اور اہل یمن سے جو بھی تھا۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور بکر و تغلب سے پھر لڑائی شروع کر دی۔ ان کو اس کا علم نہ تھا۔ سخت لڑائی ہوئی کلیب و مہلہل ربیعہ کے بیٹے قید ہوئے تغلب کے قید اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔ جاہلیت و اسلام کے زمانے کی لڑائیاں عرب کی بکثرت ہیں۔ یہاں ان کی گنجائش اور چنداں ضرورت بھی نہیں۔

بارھواں باب زمانہ جاہلیتہ میں عربوں کی آگوں کے بیان میں۔

یہ چودہ آگیں تھیں۔ (۱) نار آگ المزدلفہ یہ آگ مزدلفہ میں جلائی جاتی تاکہ جو حاجی مزدلفہ سے لوٹیں۔ ان کو دور سے نظر آئے۔ سب سے پہلے یہ آگ قصی ابن کلاب نے جلائی تھی۔ (۲) آگ نار الاستمطار تھی۔ یہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا۔ کہ جب بارش بند ہو جاتی۔ تو لوگ گایوں کو جمع کر کے ان کے دموں اور گردنوں کے ساتھ سلع (ایک کڑوے درخت کو کہتے ہیں) اور آگ باندھ کر ان کو ایک دشوار گذار جنگل میں لے جاتے۔ اور وہاں آگ جلاتے۔ اور ان کا عقیدہ تھا۔ کہ ایسا کرنے سے بارش برستی ہے۔ قاموس میں لکھا۔ کہ زمانہ جاہلیت کی تسلیم یہ تھی۔ کہ سلع اور آگ جانوروں کی گردنوں کے ساتھ باندھ کر پہاڑ کی چوٹی سے ان کو نیچے اتارتے۔ اور اس سلع اور آگ کو آگ لگا دیتے۔ اور مینہ مانگتے

(۳) آگ نار التحالف تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب صلح کرتے۔ تو آگ جلا کر اس کے سامنے حلفیں اٹھاتے۔ اور ان کا عقیدہ کہ جو عہد شکنی کریگا۔ وہ اس کی خیر سے محروم رہیگا۔ ابو ہلال العسکری نے کہا ہے۔ کہ خصوصیت سے ان کے آگ جلانے کی وجہ تھی۔ کہ آگ سے نفع اٹھانے میں سوائے انسان کے اور کوئی دوسرا حیوان اس میں شریک نہیں۔ (۴) آگ نار الطرد تھی۔ یہ آگ کسی کے چلے جانے کے بعد جلائی جاتی۔ تاکہ پھر واپس نہ آجائے۔ (۵) آگ نار الاہبہ للحرب تھی عرب جب لڑائی کا ارادہ کرتے۔ یا کسی لشکر کے آنے کا ان کو انتظار ہوتا۔ تو اس وقت پہاڑ کی چوٹی پر آگ جلاتے۔ تاکہ اس کو دیکھ دور دور سے لوگ جمع ہو جائیں۔ سب سے پہلے اس آگ کی رسم بنی لخم نے ڈالی۔ (۶) آگ نار الحرتین تھی۔ یہ آگ بلاد عبس میں زمین سے نکلتی رات کو یہ آگ زمین پر پھیل جاتی۔ اور دن کو اس کے شعلے بلند ہوتے کبھی کبھی اس کے شعلے اس قدر بلند ہوتے۔ کہ پاس سے گذرنے والے کو جلا دیتے۔ آخر خالد ابن سنان بنی نے اس آگ کو دفن کیا (۷) آگ نار السعالی تھی۔ یہ آگ جنگل میں چلنے والوں کے لئے جلائی جاتی۔ تاکہ اس کو دیکھ کر راستہ نہ بھول جائیں۔ ان کے زعم کے مطابق اس پر جن آیا کرتے تھے۔

(۸) آگ نار الصید تھی۔ جب شکار کرنے کا قصد ہوتا۔ تو اس وقت یہ آگ جلاتے۔ تاکہ ہرن دیکھ معلوم کریں کہ رات آگئی

(۹) آگ نار الاسد تھی۔ یہ آگ اس وقت جلائی جاتی۔ جب شیر کا خوف ہوتا۔ شیر کی عادت ہے کہ آگ کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے

(۱۰) آگ ار القریٰ تھی۔ یہ آگ رات کو جلائی جاتی۔ تاکہ دور سے دیکھ کر آ جائیں۔

(۱۱) آگ نا السلیم تھی جب کوئی ڈسا جاتا۔ تو اس وقت اس کے پاس جلاتے جب تک اس کے زخموں سے خون بند نہ ہوتا یا جب کسی کو چابکوں سے پیٹا جاتا۔ اور یا کسی کو کتا کاٹتا۔ تو اس وقت بھی اس کے پاس آگ جلاتے تاکہ سو نہ جائیں۔ نہ ان

کی بیماری میں ترقی نہ ہو۔ (۱۲) آگ نار الغدا تھی۔ جب بادشاہ کسی قبیلہ کی عورتوں کو قید کرلاتے۔ اور ان کے ملاحظہ کے لئے سردار آتے۔ تو ان کا رواج تھا۔ کہ دن کو ان عورتوں کے پاس نہ آتے۔ تاکہ عورتیں دیکھ کر گھبرا نہ جائیں۔ اور اندھیرے میں بھی نہ آتے۔ تاکہ کچھ نظر بھی نہ آئے۔ اس لئے آگ جلا دیتے۔ تاکہ روشنی میں ان کا ملاحظہ کرسکیں۔ (۱۳) آگ نار الوسم تھی۔ اس آگ کو نار الخبیلہ یا ابلہ بھی کہتے ہیں۔ جب کسی سے پوچھا جاتا۔ کہ تیرے اونٹ کہاں ہیں۔ تو وہ اشارہ کردیتا۔ (۱۴) آگ نار الحباحب تھی۔ یہ وہ آگ ہے۔ جس کا حقیقت میں کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ چارپائیوں کی نعلبندی کے وقت جلائی جاتی یا بو کی اور اس کی مثل ہو۔

تیرہواں باب عرب کے مشہور بازاروں کے بیان میں جو کہ زمانہ اسلام سے پہلے تھے۔

جاہلیت کے زمانہ میں عربوں کے کئی بازار اور منڈیاں تھیں۔ جو کہ سال میں کئی دفعہ ان میں رونق ہوتی۔ اور کبھی کسی مقام اور کبھی کسی جگہ پر ان کی تبدیلی ہوتی۔ تمام عرب کے دور و نزدیک سے لوگ اُن میں آتے۔ پہلی ربیع الاوّل کو دومۃ الجندل میں بازار کھلتا۔ لوگ بیع و شریٰ اور لینے دینے کا سودا کرتے۔ اس مقام پر اکیلا دومۃ الجندل کے واسطہ سے لکھاری ہوتی اور کبھی کبھی بنی کلب کا غلبہ ہو جاتا۔ اور پیمانے ان کے رؤساء کے ہاتھ میں ہوتے۔ آخر ماہ تک یہ بازار کھلا رہتا پھر ربیع الآخر میں ہجر کی طرف بازار منتقل ہوتا۔ اور وہاں پیمانہ منذر ابن ساوی عبد اللہ ابن دارم کے لڑکے کے ہاتھ میں ہوتا۔ پھر شہر عمان صوبہ بحرین کو منتقل ہوتے۔ اور ارم و قریٰ الشجر میں بازار کھلتا۔ یہاں بھی کئی دن تک رونق ہوتی۔ پھر عدن ابین کی طرف جاتے۔ وہاں کستوری کی قسموں کی تجارت ہوتی۔ پھر رابیہ میں منڈی لگتی۔ جو کہ حضرموت کے قریب ہے۔ اور بعض تجار یہاں سے بھی گذر کر صفا میں چلے جاتے۔ پھر ان کے بازار وہاں منتقل ہو کر وہاں جاتے۔ بعض تجار یہاں پر سُرخ اونٹ اور یمنی چادریں لاتے۔ جو کہ معافرہ سے لائی جاتی تھیں۔ پھر عکاظ کی جانب منتقل ہوتے۔ یہ بازار نخلہ و طائف کے درمیان جنگل میں پہلی ذیقعدہ کو کھلتا۔ عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے۔ یہاں پر وہ فخریہ شعر پڑھتے۔ اگر کسی کا کوئی قیدی ہوتا۔ تو وہ فدیہ کی رقم جمع کرنے کی اس جگہ کوشش کرتا۔ اور اگر کسی کو کوئی فیصلہ کروانا مقصود ہوتا۔ تو مجسٹریٹ کے پاس جاکر مرافعہ کرتا۔ یہاں کا مجسٹریٹ عناک نامی قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص کا نیز اقرع ابن حابس بھی یہاں کا مجسٹریٹ تھا۔ بیس دن تک بازار گرم رہتا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ میں جاتے۔ اور وہاں عرفات میں کھڑے ہوتے۔ اور حج کے مناسب ادا کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم وسلاماً و ایمن مستمرین الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

تمّت بالخیر

چودھواں باب درسلسلہ پیراں ومریداں

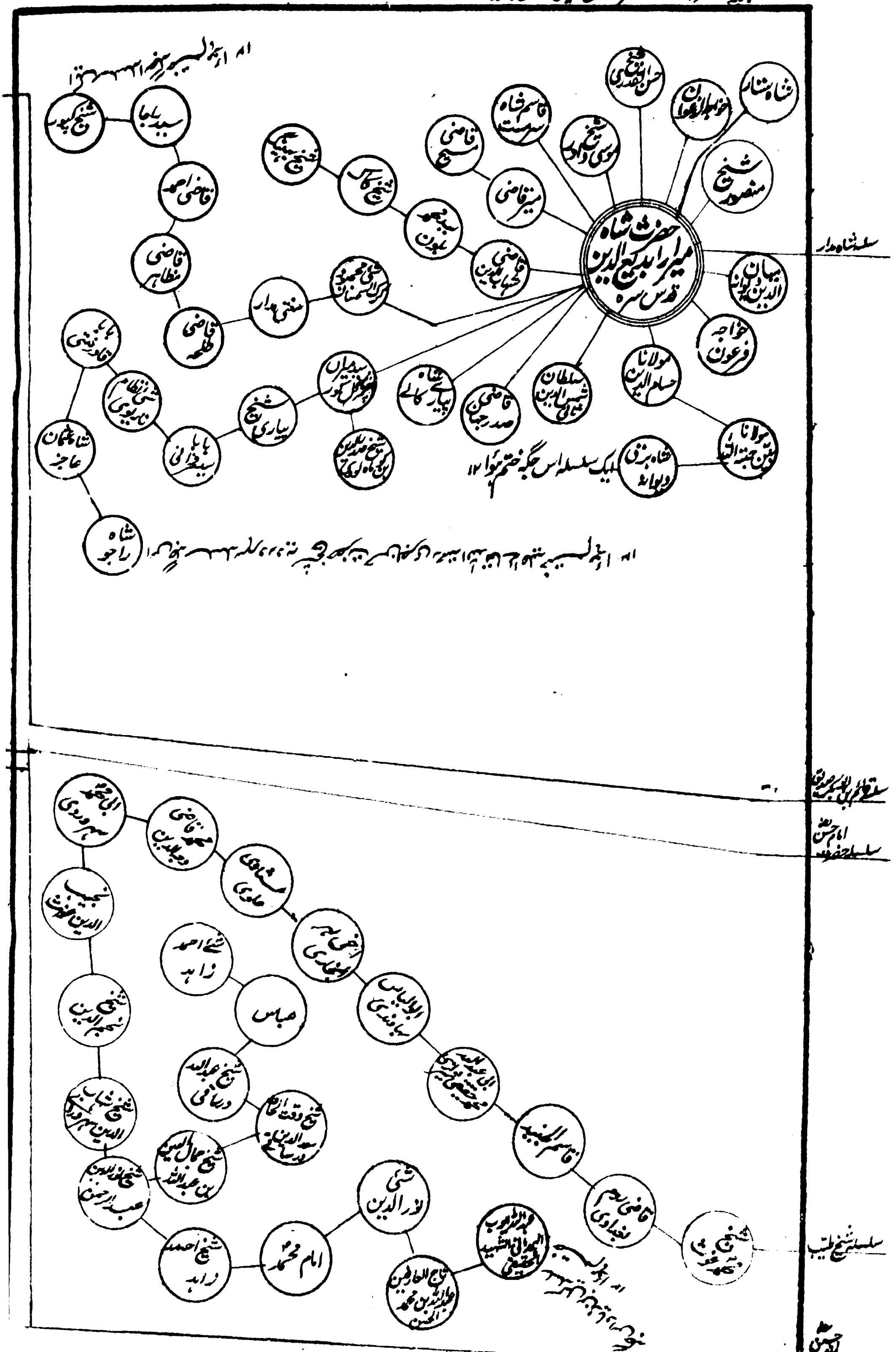
حضرت شاہ میر بدیع الدین قدس سرہ
شاہ ستار
قاسم شاہ سرمست
شیخ مقصود
خواجہ فرعون
مولانا حسام الدین
قاضی صدر جہاں
سید بابا
قاضی احمد
قاضی مطاہر
شاہ عثمان عاجز
شاہ راجو
ایک سلسلہ اس جگہ ختم ہوا
عباس
شیخ احمد زاہد
شیخ نجم الدین
امام محمد
شیخ نور الدین
سلسلہ شاہ مدار
سلسلہ شیخ طیب

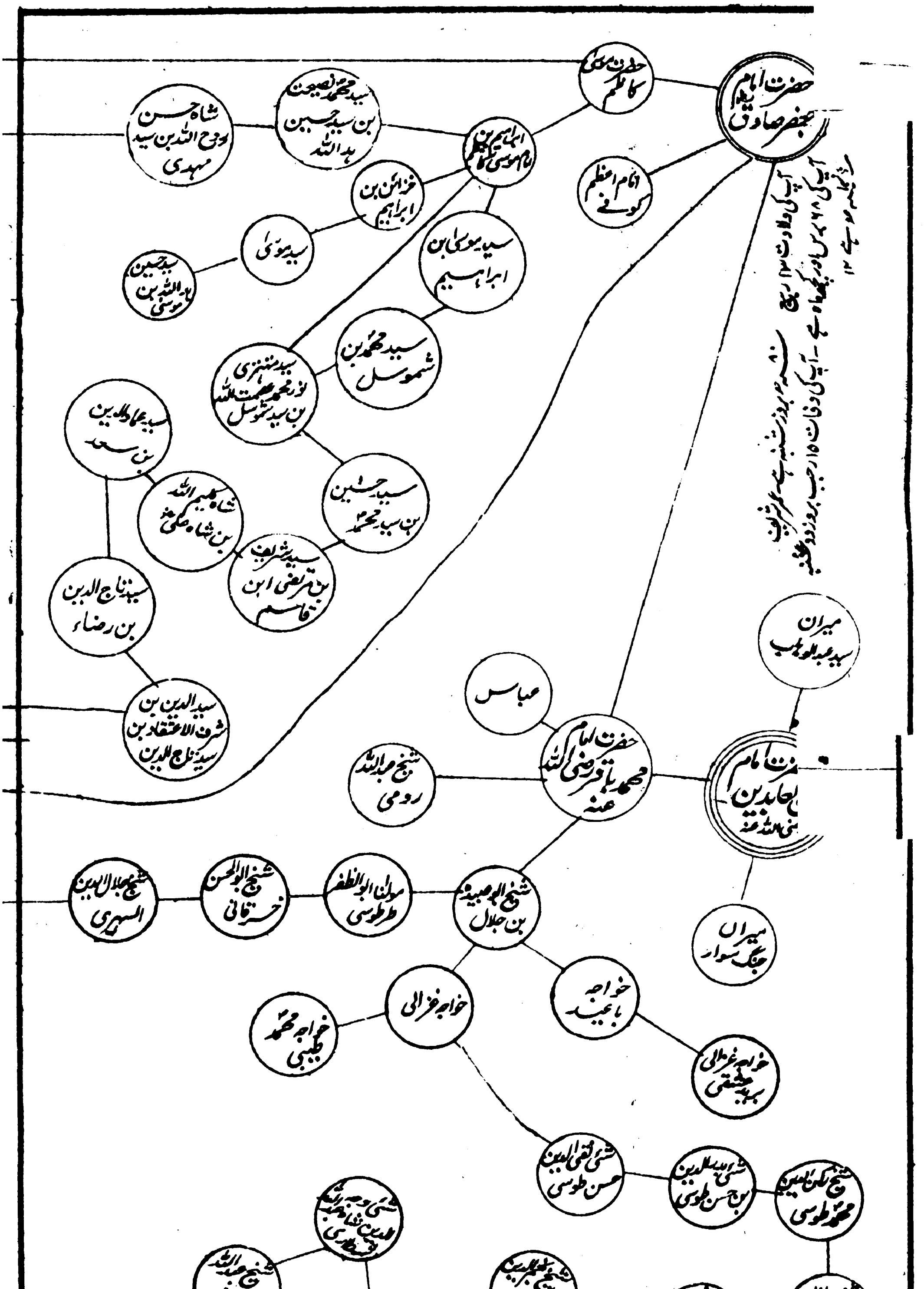
حضرت امام جعفر صادق
حضرت موسیٰ کاظم
امام اعظم کوفی
ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم
سید محمد نصیب بن سید حسین بن عبداللہ
شاہ حسن بن روح اللہ بن سید مہدی
خزائن بن ابراہیم
سید موسیٰ
سید موسیٰ بن ابراہیم
سید محمد بن شموسل
سید حسین بن سید محمد
سید تاج الدین بن رضا
سید جمال الدین بن سعد
میران سید عبدالوہاب
عباس
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
شیخ عبداللہ رومی
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
میران جنگ سوار
شیخ ابوالحسن خرقانی
شیخ جلال الدین السہروردی
خواجہ غزالی
خواجہ محمد
خواجہ باعبید
خواجہ غزالی
شیخ تقی الدین حسن طوسی
شیخ رکن الدین محمد طوسی
شیخ جمال الدین حسن طیبی

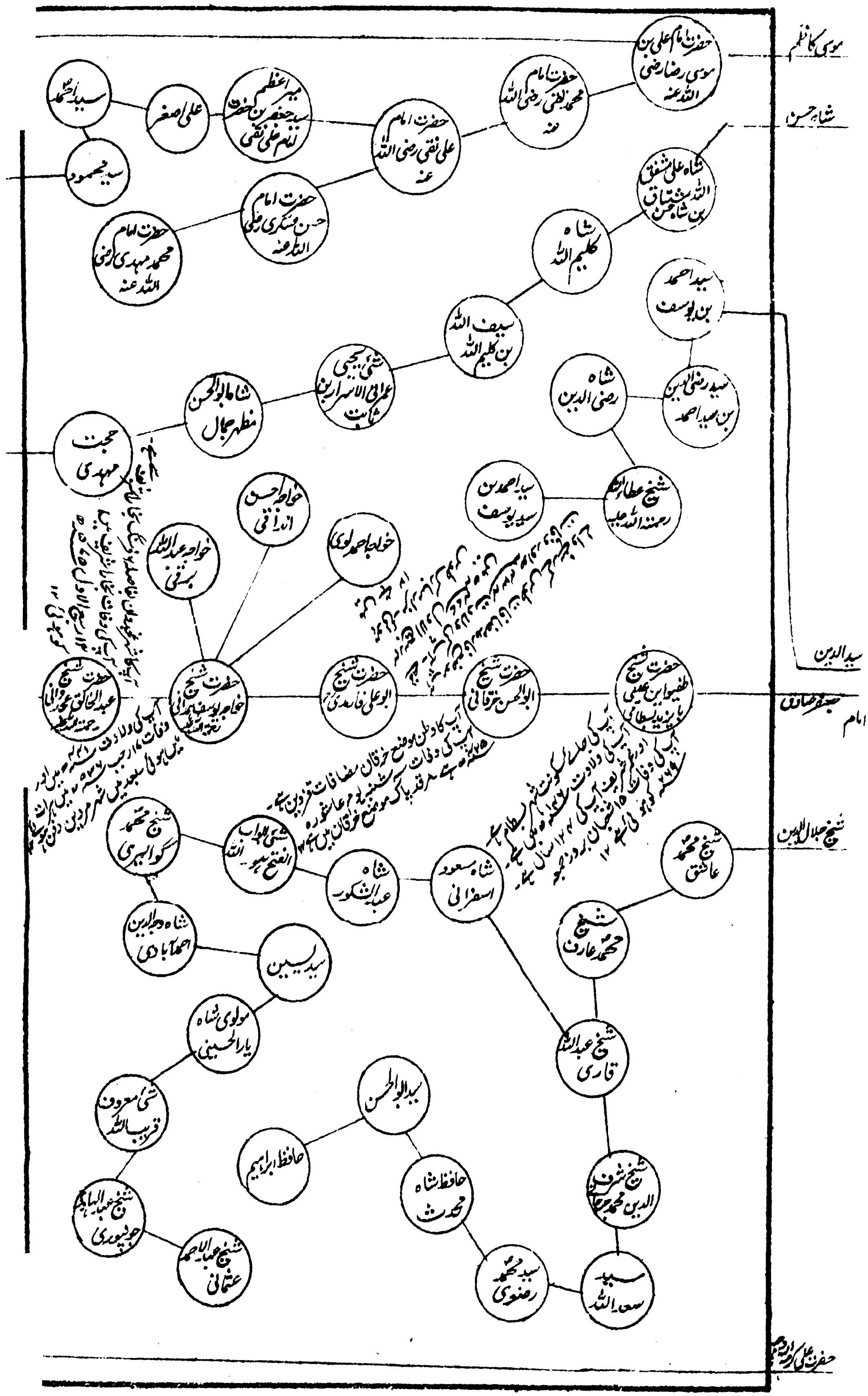
موسیٰ کاظم
شاہ حسن
سید الدین
امام جعفر صادق
شیخ جلال الدین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ
میر اعظم سید جعفر بن حضرت امام علی نقی
علی اصغر
سید احمد
سید محمود
حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ
شاہ علی شفیق اللہ بن شاہ حسن مشتاق
شاہ کلیم اللہ
سید احمد بن یوسف
سیف اللہ بن کلیم اللہ
شیخ یحییٰ عماد الاسرار بن ثابت
شاہ ابوالحسن مظہر جمال
حجت مہدی
شاہ رضی الدین
سید رضی الدین بن سید احمد
شیخ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ
سید احمد بن سید یوسف
خواجہ حسن اندرقی
خواجہ عبداللہ برقی
خواجہ احمد لوی
حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ خواجہ یوسف ہمدانی
حضرت شیخ ابو علی فارمدی
حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی
حضرت شیخ طیفور بن عیسیٰ بایزید بسطامی
شیخ محمد عاشق
شیخ محمد عارف
شاہ مسعود اسفرائنی
شاہ عبدالشکور
شیخ محمد گوالیری
شاہ وجیہ الدین احمد آبادی
سید یسین
مولوی شاہ یار الحسینی
شیخ معروف قرب اللہ
شیخ عبدالباقی جونپوری
شیخ عبدالاحد عثمانی
شیخ عبداللہ قاری
سید ابوالحسن
حافظ ابراہیم
حافظ شاہ محدث
شیخ شرف الدین محمد
سید محمد رضوی
سید سعد اللہ

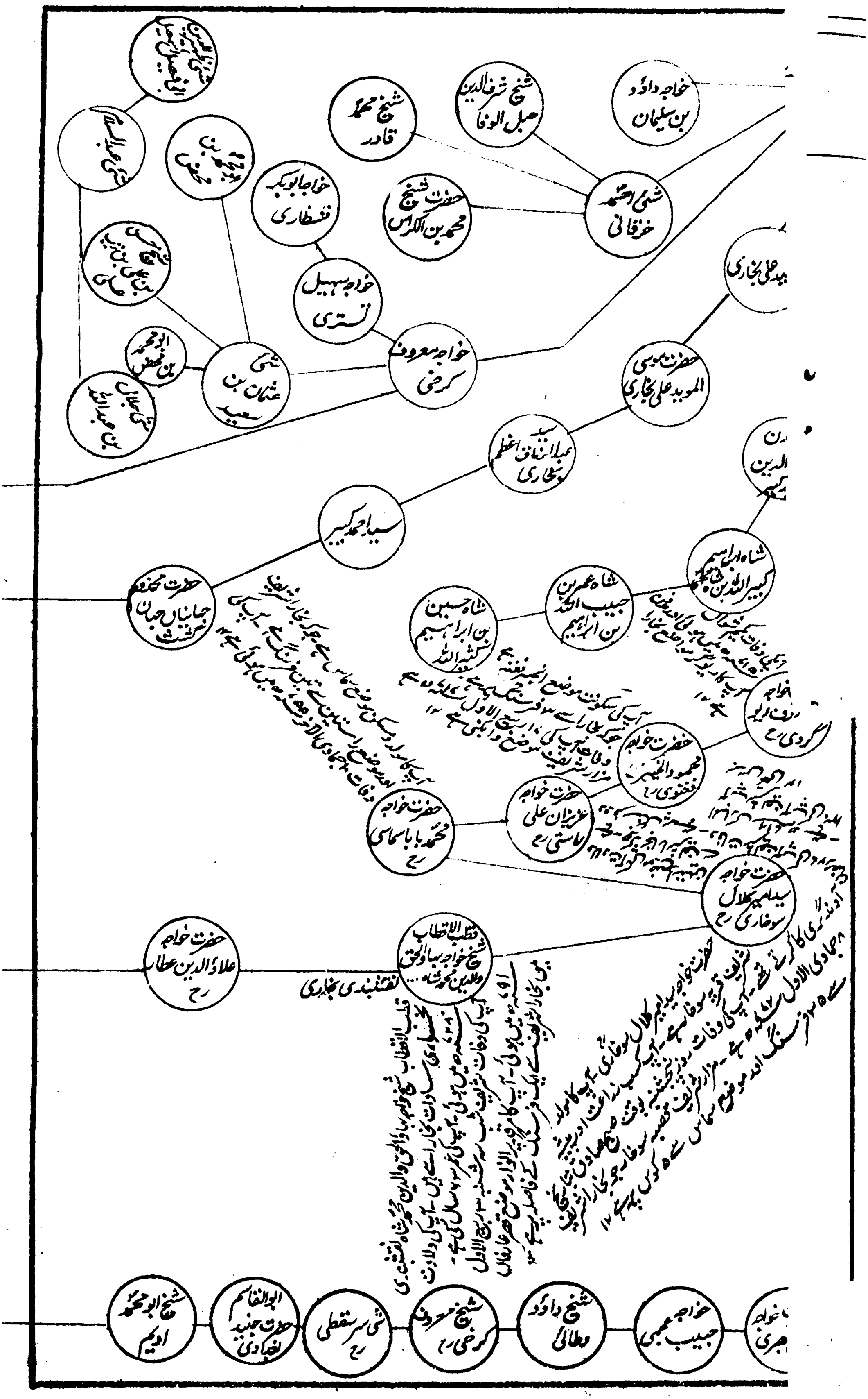
خواجہ داؤد بن سلیمان
شیخ شرف الدین حبل الوفا
شیخ محمد قادر
شیخ احمد خرقانی
خواجہ سہیل تستری
خواجہ معروف کرخی
شیخ عثمان بن سعید
حضرت موسیٰ المؤید علی بخاری
سید احمد کبیر
حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت
شاہ عمر بن حبیب اللہ بن ابراہیم
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح
حضرت خواجہ سید امیر کلال سوخاری رح
قطب الاقطاب شیخ خواجہ بہاؤالحق والدین محمد شاہ نقشبندی بخاری
حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رح
شیخ ابو محمد ادیم
ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی
شیخ سری سقطی رح
شیخ معروف کرخی رح
شیخ داؤد طائی
خواجہ حبیب عجمی

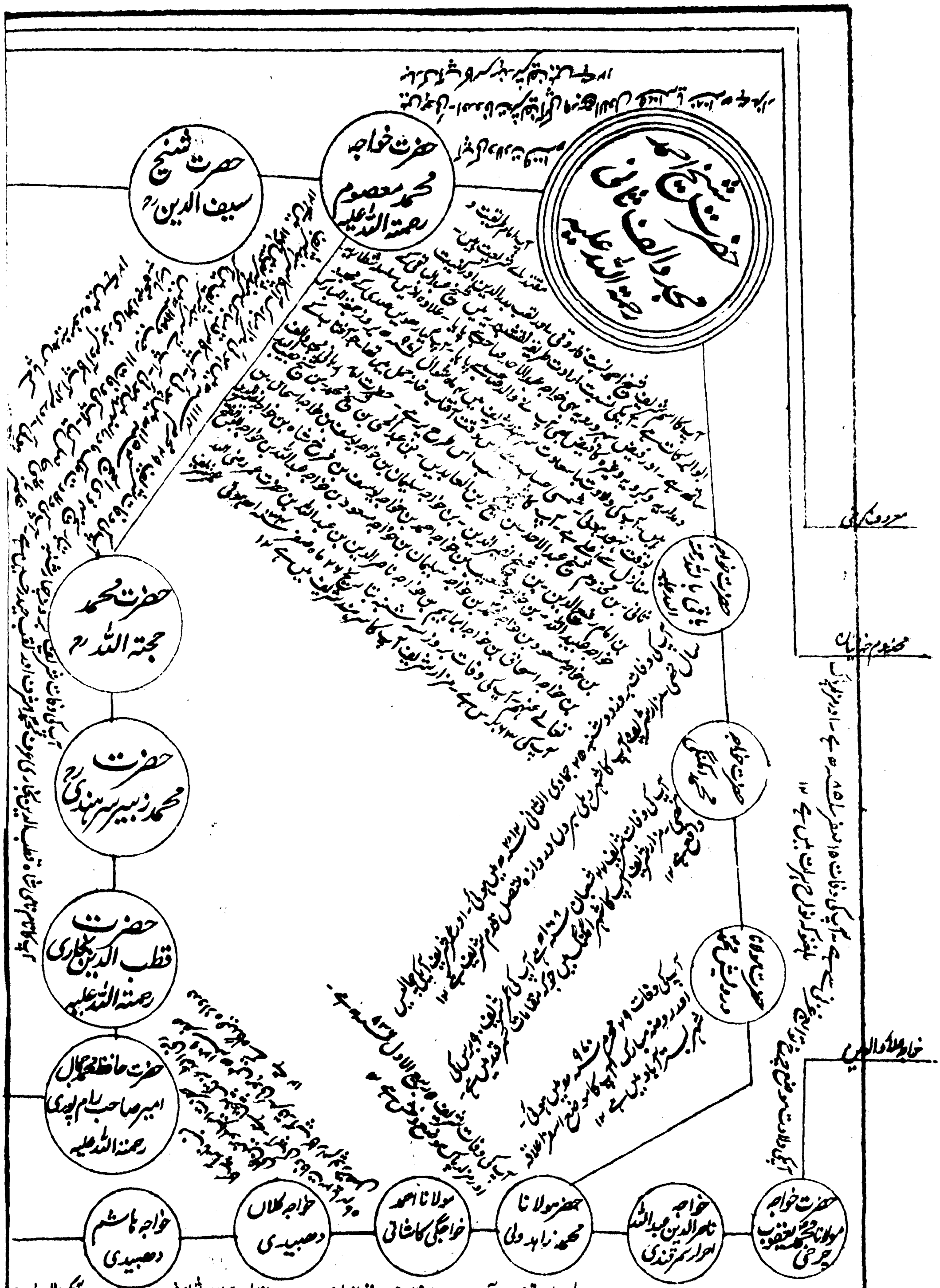

حضرت خواجہ ناصر الدین عبداللہ احرار سمرقندی۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی البغدادی سے ہیں۔ سلسلہ ابتداءً بولایت شاش میں متوطن رہے۔ آپکی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر باغستانی سے تھی۔ جو کہ دیہات لواح تاشقند سے تھے۔ اور نسب آپکی بطریق شیخ عمر باغستانی سولہ واسطہ سے حضرت عبداللہ ابن عمر بن الخطاب تک پہنچتی ہے۔ آپ کی والدہ خواجہ محمود شاشی کی دختر ہے۔ آپ کی ولادت ماہ رمضان ۸۰۶ھ ہے اور آپ کی وفات بروز شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ آپکی عمر شریف ۸۹ سال ہے۔ اور مزار مبارک شہر سمرقند میں ہے ۱۲

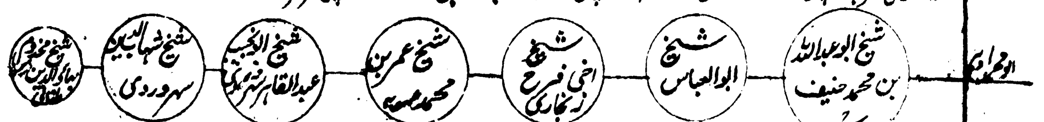

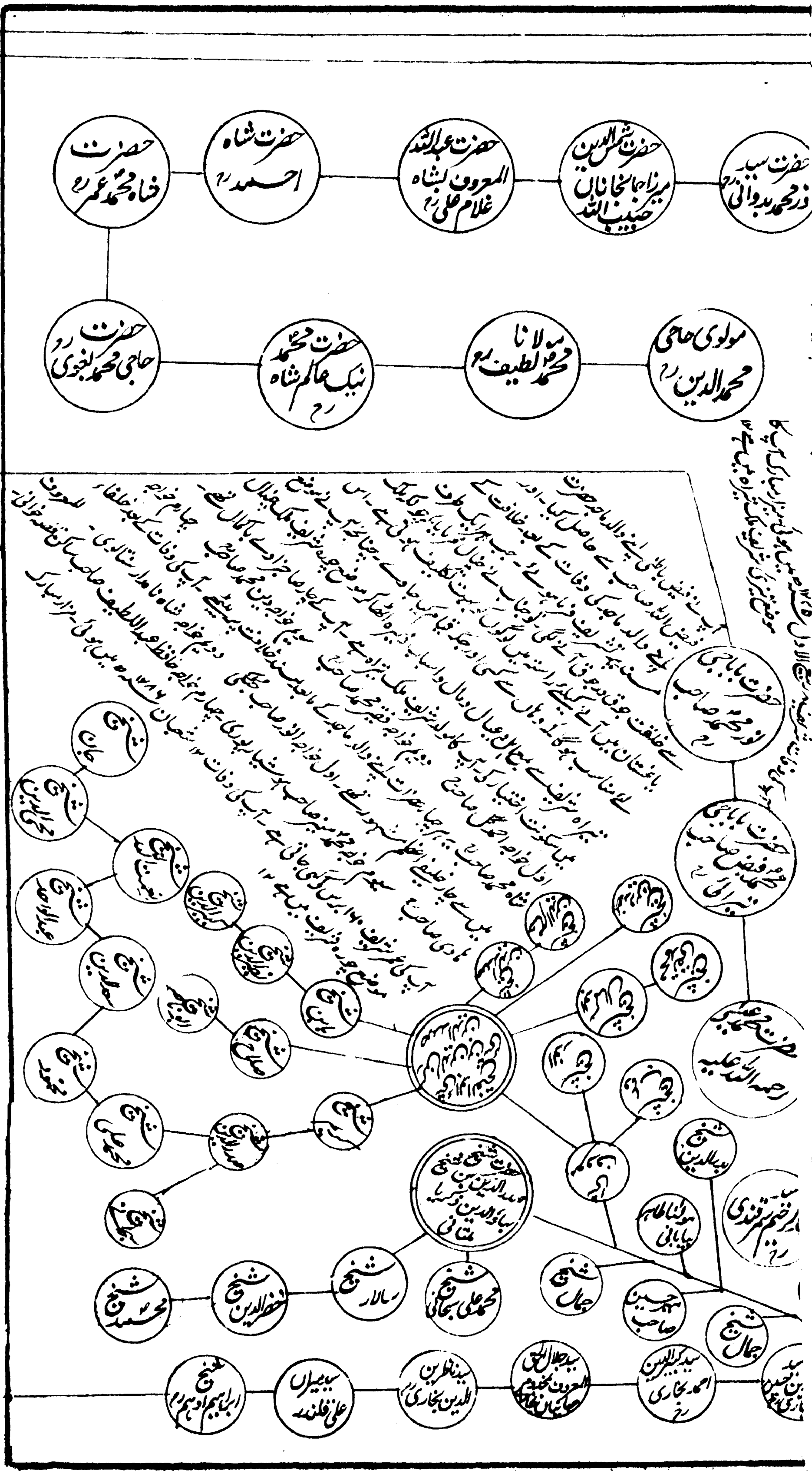
حضرت سید نور محمد بدوانی رح
حضرت شمس الدین مرزا جانجاناں حبیب اللہ
حضرت عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی رح
حضرت شاہ احمد رح
حضرت شاہ محمد عمر رح
مولوی حاجی محمد الدین رح
مولانا محمد لطیف رح
حضرت محمد نیک عالم شاہ رح
حضرت حاجی محمد بغوی رح
حضرت باباجی صاحب
شیخ محمد
شیخ خضر الدین
شیخ سالار
سید کبیر الدین احمد بخاری رح
سید ناصر الدین بخاری رح
سید میراں علی قلندر
شیخ ابراہیم ادھم رح

خواجہ معروف کرخی

محمد عبد جانیان

حضرت فقیر محمد المعروف باباجی تیراہی رح

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت نور محمد صاحب تیرائی رحمۃ اللہ علیہ سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ آپ ایام طفولیت سے ہی ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں مصروف و مشغول تھے۔ آپ اپنے وقت کے ابدال شمار کئے جاتے ہیں۔ دیگر اوصاف حسنہ کے علاوہ آپ مسکینوں کی مجلس و صحبت و محبت سے خوش رہتے۔ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح پر ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن محمد فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبدالرسول بن عبدالحی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبداللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابل بن نصیر الدین بن محمود المعروف بر لیشمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی پٹھان محمد مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن الو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب بن اعاج بن عبد مناف (اگر کوئی غلطی اس شجرہ شریف میں واقع ہو گئی ہو۔ تو بندہ کو اطلاع دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں غلطی کو درست کر دیا جائے) آپ کا لباس سادہ تھا شرعی پاجامہ سفید۔ سر پر کلاہ اور اس پر لنگی خط دار یا سبز دستار پہنتے۔ بدن پر کبھی لونگی نیلگوں یا چادر اوڑتے تھے۔ پاپوش پچھوماری استعمال فرماتے۔ اپنے دست مبارک میں عصا ہر وقت رکھتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں تصنع وریا و تکلف بالکل نہ تھا۔ فخر و خود پسندی نزدیک تک نہ آتا تھا۔ سکینت و تمکنت و وقار آپ میں اچھی طرح سے بھرا ہوا تھا۔ آپ کی طبیعت میں جمالیت زیادہ تھی۔ سالہا سال تک کبھی کسی پر غصے نہ ہوتے۔ امراء سے زیادہ خوش نہ ہوتے۔ بلکہ مخلص دوست کو خواہ کتنا ہی مسکین کیوں نہ ہو عزیز رکھتے۔ آپ تعویذ نویسی کو زیادہ پسند نہ فرماتے بلکہ اکثر آپ دعا فرماتے۔ اور اسی دعا کے ذریعہ لوگوں کے مقصد حاصل ہو جاتے۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی کھچڑی روٹی و کھچڑی آپ کو زیادہ مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے کھانے کے عادی نہ تھے۔ وقت پر جو چیز میسر ہو جاتی تناول فرماتے۔ آپ ہمیشہ صاف و پاکیزہ اشیاء پسند فرماتے۔ آپ کا قد مبارک دراز تھا چہرہ گندم گون سرخ۔ بینی دراز ریش مبارک کے بال سفید۔ آنکھیں نہایت موزون۔ سر مبارک کے بال بصورت زلف و گیسو شانوں تک معلق رہتے۔ آپ بالوں پر حنا لگایا کرتے۔ پیشانی کشادہ تھی۔ آپ نے چہرہ مبارک پر کبھی استرہ نہیں لگایا۔ آپ سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے۔ اور طاق سلائی لگاتے۔ آپ سفر میں ہمیشہ مسجد میں قیام فرمایا کرتے۔ آپ سوائے چند لقموں کے اور چیزوں کی طرف شائق نہ ہوتے۔ آپ کی غذا اصل ذکر حق میں تھی۔ آپ بفضل خدا چہاردہ خانوادہ میں صاحب ارشاد تھے۔ مگر اکثر آپ طریقہ نقشبندیہ اور قادریہ کی اشاعت فرماتے۔ خصوصاً طریقہ نقشبندیہ کو عام طور پر جاری فرماتے۔ آپ نے بتاریخ ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ مابین ظہر و عصر اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ کی عمر شریف غالباً ایک سو برس کی تھی۔ مزار مبارک آنجناب چورہ شریف میں ہے۔ ابھی تک اکثر لوگ وہاں جاکر خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں۔ اور ان کی مرادیں بہ برکت و یمن آنجناب بر آتی ہیں ۱۲

باباجی نور محمد صاحب

ابراہیم ادہم

جناب احمد نبی صاحب

جناب حضرت باباجی صاحب کے موجودہ بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور اپنے والد ماجد صاحبؒ کی طرح عام لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔ خداوند کریم آپ کا فیض قیامت تک جاری رکھے۔ آمین ثم آمین ۱۲

حضرت سعید شاہ صاحب

آپ حضرت باباجی صاحبؒ کے موجودہ دوسرے فرزند ارجمند ہیں ۱۲

حضرت قادر شاہ صاحب

آپ حضرت باباجی صاحبؒ کے تیسرے موجودہ صاحبزادے ہیں ۱۲

جناب حضرت سید حافظ مولوی حاجی صوفی جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

آپ خاندان سادات شیراز سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد بعہد جلال الدین اکبر بادشاہ حسب استدعائے بادشاہ وقت تشریف لائے اور موضع علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب میں جاگزین ہوئے۔ آپ ماشاء اللہ قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ آپ فیض روحانی سے بیشمار لوگوں کو فیضیاب فرما رہے ہیں۔ آپ بفضل خدا ظاہری و باطنی کمالات کے پورے مالک ہیں۔ ان کے مریدوں کی تعداد تمام ہندوستان بھر میں لاکھوں ہی ہے۔ اور عرب شریف میں بھی بیشمار لوگ ان کے مرید ہیں خداوند کریم سے التجا ہے کہ ایسے فیاض تاقیامت زندہ رہیں۔ آمین ثم آمین ۱۲

حضرت حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوری

آپ سادہ طبیعت پورے صوفی غریبوں کے مونس و غمخوار محبت خالص سے قرار ظاہری و باطنی جود و سخا کے منبع ہیں۔ ان بزرگوں کی خدمت میں جو شخص گیا بفضل خدا کبھی بھی خالی نہ پھرا۔ خداوند کریم سے التجا ہے کہ یہ منبع فیض تاابد قائم رہے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت جیون شاہ صاحب آلو مہاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مولوی محمد حسین صاحب لسیہوری

جناب مولوی غلام نبی صاحب قریشی از چک جگترائے سیالکوٹ

آپ بھی عرصہ دراز سے فیض عام سے لوگوں کو بہرہ ور فرما رہے ہیں۔ آپ خوش خلق شیریں زبان اور پرتاثیر مرد خدا ہیں۔ ہر وقت ذکر خدا میں مشغول رہتے ہیں۔ خداوند کریم آنحضرت کے سایہ کو ہمیشہ کیلئے لوگوں کے سر پہ رکھے۔ آمین

جناب حافظ عبدالکریم صاحب راولپنڈی

آپ ماشاء اللہ بہت ہی غریب الطبع اور باکمال مرد خدا ہیں۔ انکی طبیعت میں انکساری اور رحمدلی بے حد درجے کی ہے۔

خواجہ معین الدین ...
سلسلہ ...

حضرت محمد گل نبی صاحب رح

آپ حضرت بابا جی صاحب کے چھوٹے صاحبزادے تھے - جو کہ اپنے پانچ صاحبزادوں کو انکی چھوٹی عمروں میں یتیم بنا گئے تھے - آپ بھی اپنے والد صاحب کی طرح صاحب کمال تھے ۱۲

حضرت محمد دوران شاہ صاحب

آپ حضرت محمد گل نبی صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں - اور لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض فرما رہے ہیں - خاصکر پونچھ والے لوگ ان سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں - آپ کی زبان سے کوئی کلمہ نکلا ہوا تیر بہدف ہوتا ہے -

حضرت پیر سید شاہ صاحب المعروف پیر مستوار صاحب

آنجناب حضرت محمد گل نبی صاحب کے دوسرے صاحبزادے ہیں - آپکو ایام طفولیت سے ہی خانہ آبادی کا از بس شوق ہے - اور بچپن سے ہی چونکہ آپ ہمیشہ محبت الٰہی میں سرشار اور مست رہتے ہیں اسلئے ان کا لقب پیر مستوار صاحب پڑ گیا ہے - آپ ماشاء اللہ کامل بزرگ ہیں - اور لوگوں کو اپنے فیض سے بہت مستفیض کر رہے ہیں - خصوصاً پنجاب کے لوگ ان کے فیض باطنی سے زیادہ فیضیاب ہو رہے ہیں - آپ کی بے شمار کرامات ہیں - جو کہ علیحدہ گلزار نمبر اہی میں درج ہیں -

حضرت پیر محمد زند شاہ صاحب المعروف بانکا پیر صاحب

آپ حضرت محمد گل نبی صاحب کے تیسرے صاحبزادے ہیں - آپ ماشاء اللہ ہر طرح سے کامل ہیں - دین و دنیا دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں - اور شریعت مطہرہ کے پورے پورے پابند ہیں - آپ کے فیض سے بھی عام لوگ بہرہ ور ہو رہے ہیں - بالخصوص علاقہ جہلم وغیرہ

حضرت پیر و مرشد مولانا مولوی محمد نور شاہ صاحب المعروف ڈونگے پیر

آپ حضرت محمد گل نبی صاحب کے چوتھے صاحبزادے ہیں - آپ کو شروع سے ہی یاد الٰہی کا از حد شوق ہے - شریعت کے پورے پورے پابند ہیں - آپ کی زبان سے نکلا ہوا کلمہ کبھی خطا نہیں گیا - آپ نے چھوٹی عمر میں ہی علم دین حاصل کر لیا ہے - جو اکثر بہت سا علم اپنی ہی کوشش سے بغیر استاد کے حاصل کیا ہے - آپ نے بہت سے مدارج باطن حاصل کئے ہوئے ہیں - آپ ماشاء اللہ موجودہ پیر ای خاندان سے مانے ہوئے ہیں - پنجاب میں خاصکر ان کے بے شمار مرید ہیں - آپ کے مرید پٹھان اکثر کرکے زیادہ ہیں - اگر کسی نے اپنی دین اور دنیاوی ترقی چاہنی ہو تو آپ کی بیعت کرے

حضرت پیر لور شاہ بادشاہ صاحب

آپ حضرت محمد گل نبی صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں - مگر کمال میں باقیوں سے کچھ کم نہیں - آپ بھی ماشاء اللہ نظر بد دور بہت پرہیزگار اور متقی ہیں - آپ کی زبان بہت نرم ہے - آپ دشمنوں کے ساتھ بھی نرم برتاؤ کرتے ہیں - آپ سے عرض ہے کہ سب کے حق میں دعا فرمائیں -

النداپانچوں صاحبزادوں کے بے شمار خلیفے ہیں - مگر کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے اندیشہ سے بیان ذکر نہیں کئے گئے ۱۲

جناب خلیفہ صاحب غلام محی الدین رح

جناب خلیفہ خان عالم صاحب باؤلی شریف ضلع جہلم

جناب مولوی محمد حسن صاحب از گجرات

جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب مرحوم امام شاہی مسجد لاہور

صاحبزادہ ابوالبرکات الدین علی صاحب ساکن بشندور

مولوی مست علی صاحب مرحوم ببرالوالی

جناب حافظ جی صاحب جوڑی والا مرحوم

راجہ شیر باز خان صاحب موضع ... تحصیل گوجر خان

جناب حافظ فتح الدین صاحب رنگپورہ ضلع سیالکوٹ

سید غلام قادر صاحب کوٹلی سیداں

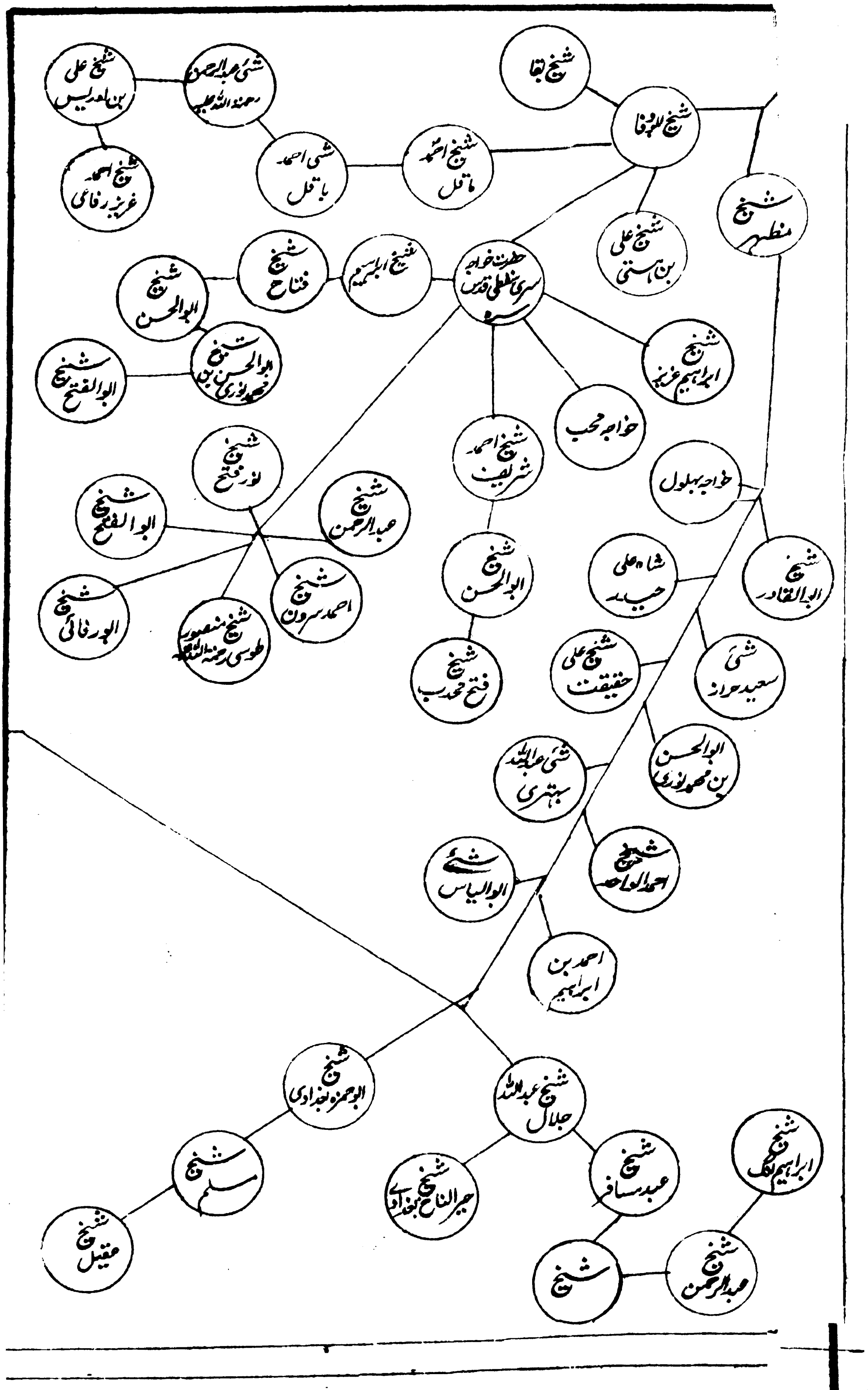
شیخ علی بن ادریس
شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ
شیخ احمد غزیز رفاعی
شیخ احمد باقل
شیخ احمد باقل
شیخ بقا
شیخ ابوالوفا
شیخ منظہر
شیخ علی بن ہیتی
حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ
شیخ ابراہیم
شیخ فتاح
شیخ ابوالحسن
شیخ ابوالحسن بن محمد نوری
شیخ ابوالفتح
شیخ ابراہیم عزیز
خواجہ محب
شیخ احمد شریف
خواجہ بہلول
شیخ نور فتح
شیخ ابوالفتح
شیخ عبدالرحمن
شیخ ابوالقادر
شاہ علی حبیبہ
شیخ ابوالحسن
شیخ ابو رفائی
شیخ منصور طوسی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ احمد سرون
شیخ فتح محدب
شیخ علی حقیقت
شیخ سعید حراز
شیخ عبداللہ بہتری
ابوالحسن بن محمد نوری
شیخ احمد الواحد
شیخ ابوالیاس
احمد بن ابراہیم
شیخ ابوحمزہ بغدادی
شیخ عبداللہ جلال
شیخ ابراہیم لنگ
شیخ مسلم
شیخ عبد سافر
شیخ جبرالناس بغدادی
شیخ عقیل
شیخ
شیخ عبدالرحمن

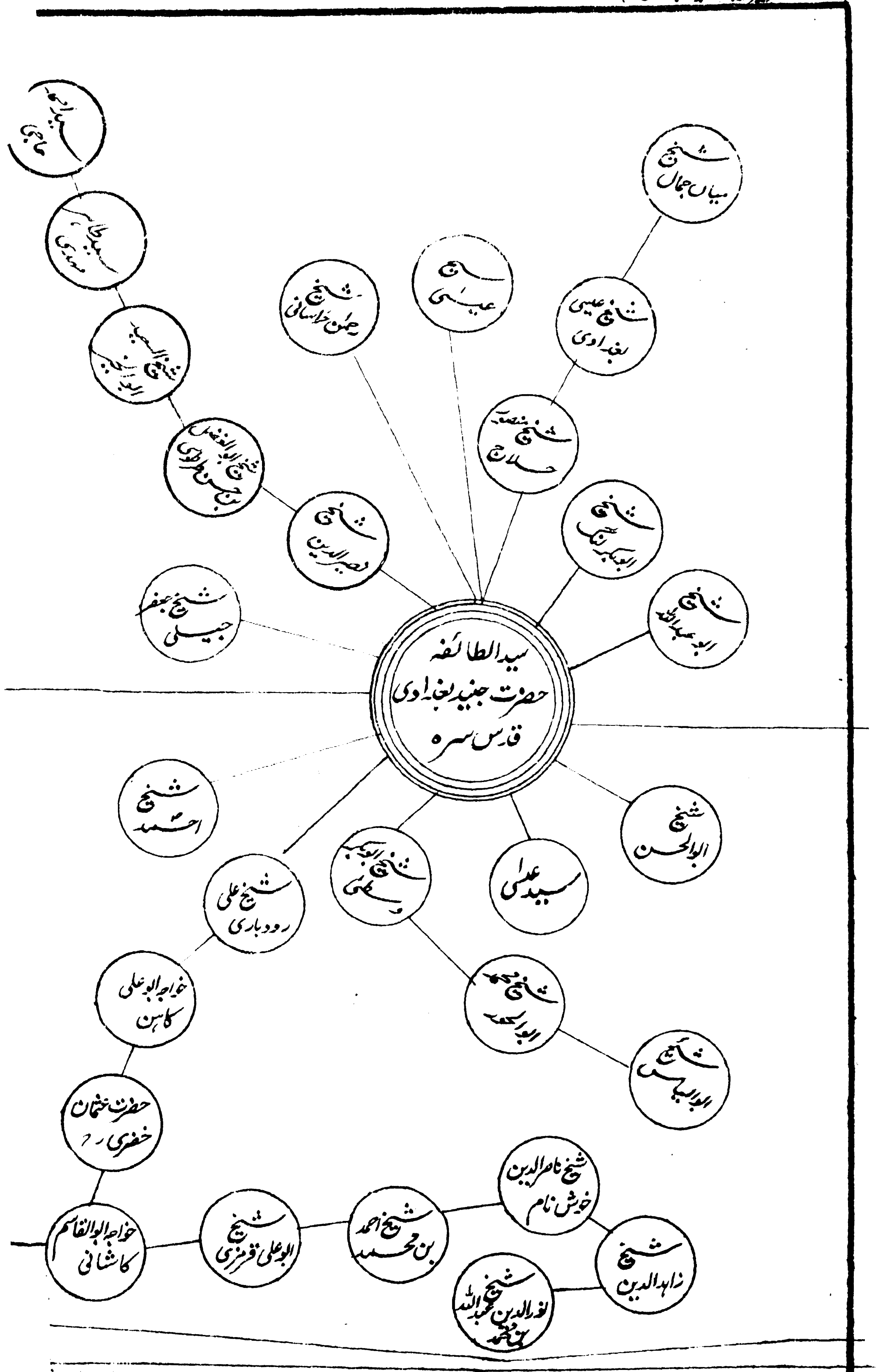
سید الطائفہ
حضرت جنید بغدادی
قدس سرہ
شیخ میاں جمال
شیخ عیسی بغدادی
شیخ منصور حلاج
شیخ عیسی
شیخ جعفر جیلی
شیخ نصیر الدین
شیخ احمد
شیخ علی رودباری
خواجہ ابوعلی کاہن
حضرت عثمان خضری رح
خواجہ ابوالقاسم کاشانی
شیخ ابوعلی قرمزی
شیخ احمد بن محمد
شیخ ناصر الدین خوش نام
شیخ زاہد الدین
شیخ ابوالحسن
سید علی

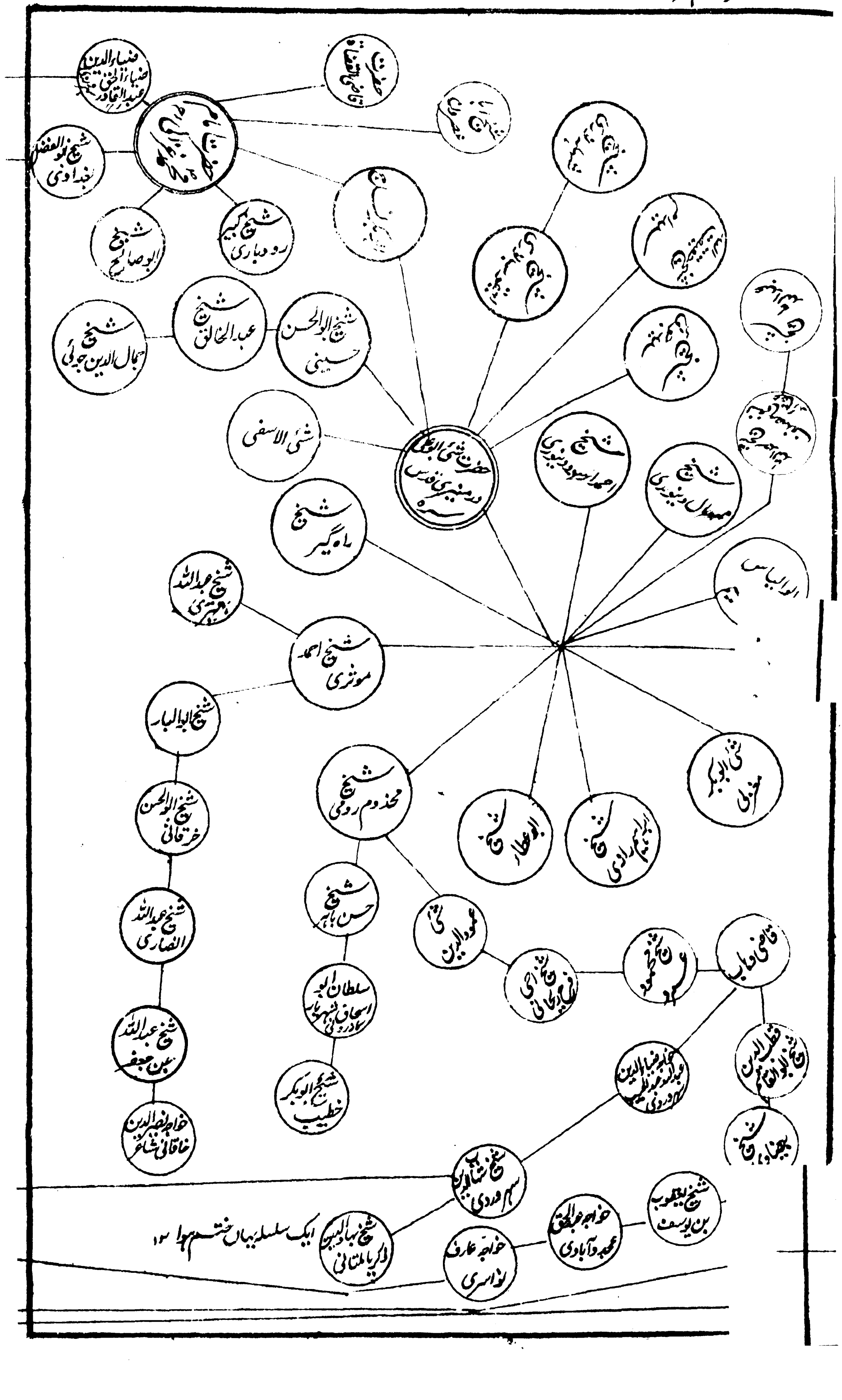

ضیاء الدین عبد القادر
شیخ ابو الفضل بغدادی
شیخ ابو صالح
شیخ کبیر رودباری
شیخ عبد الخالق
شیخ جمال الدین جونی
شیخ ابو الحسن حسینی
شیخ راہ گیر
شیخ احمد موتری
شیخ ابو الحسن خرقانی
شیخ عبد اللہ انصاری
شیخ عبد اللہ بن جعفر
خواجہ نصیر الدین خاقانی شاعر
شیخ مخدوم رومی
شیخ حسن
شیخ ابو بکر خطیب
شیخ ابراہیم رازی
قاضی وہاب
شیخ شہاب الدین سہروردی
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی
خواجہ عارف
خواجہ عبد الخالق عجدوآبادی
شیخ یعقوب بن یوسف
ایک سلسلہ بیان ختم ہوا ۱۲

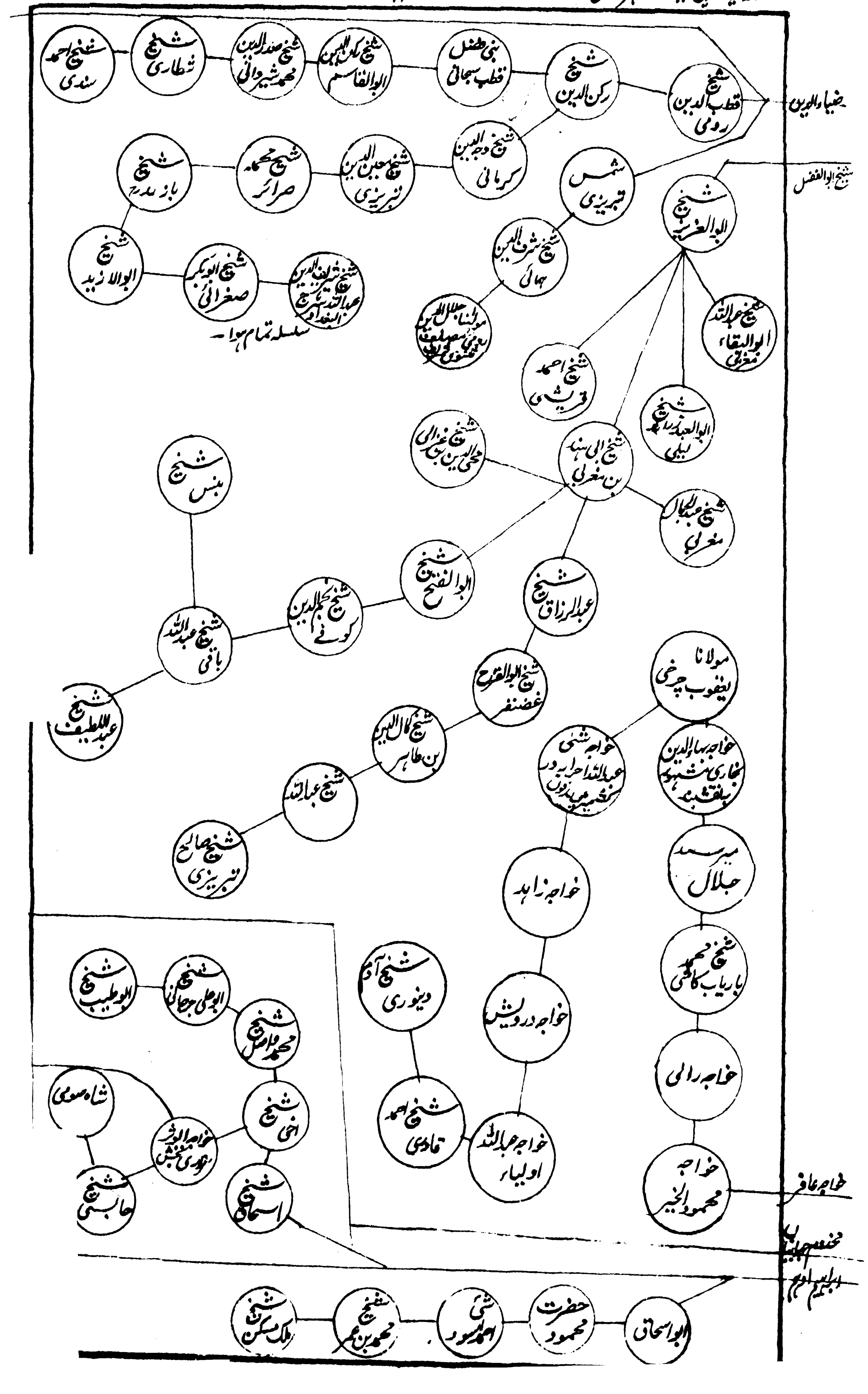
ضیاء الدین
شیخ قطب الدین رومی
شیخ رکن الدین
قطب سبحانی
شیخ رکن الدین ابوالقاسم
شیخ صدر الدین محمد شیروانی
شیخ شطاری
شیخ احمد سندی
شیخ وجیہ الدین کرمانی
شیخ معین الدین تبریزی
شیخ محمود
شیخ
شمس تبریزی
شیخ ابوالفضل
شیخ شرف الدین بہائی
شیخ
شیخ ابوبکر صغرانی
سلسلہ تمام ہوا۔
شیخ احمد قریشی
شیخ ابی مدین مغربی
شیخ عبدالجلال مغربی
شیخ یونس
شیخ ابوالفتح
شیخ نجم الدین کوفی
شیخ عبدالرزاق
شیخ عبداللہ یافعی
شیخ عبداللطیف
مولانا یعقوب چرخی
شیخ ابوالفرح غضنفر
خواجہ بہاء الدین بخاری نقشبند
شیخ کمال الدین بن طاہر
شیخ عبداللہ
شیخ صالح تبریزی
میر سید جلال
خواجہ زاہد
شیخ آدم دینوری
خواجہ درویش
شیخ احمد
خواجہ عبداللہ اولیاء
خواجہ محمود الخیر
خواجہ عارف
شیخ ابوطیب
شیخ ابوعلی جرجانی
شیخ محمد واصل
شاہ صوفی
شیخ اخی
شیخ اسحاق
ابواسحاق
حضرت محمود
شیخ احمد اسود
شیخ محمد بن
شیخ

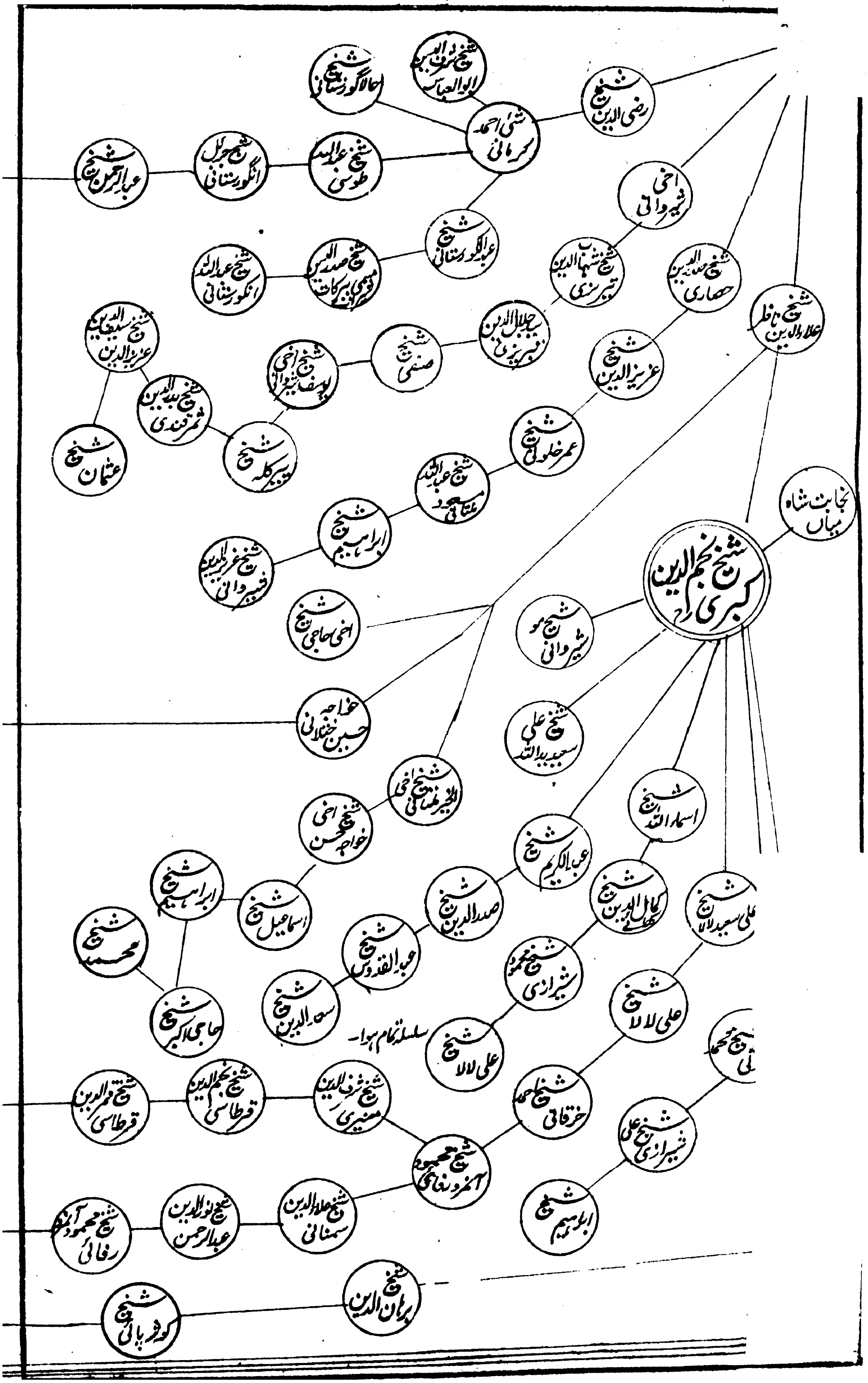
شیخ رضی الدین
شیخ احمد کرمانی
شیخ شرف الدین ابوالعباس
شیخ عبدالصمد طوسی
شیخ عبدالرحمن
اخی شیروانی
شیخ عبداللہ انگورستانی
شیخ شہاب الدین تبریزی
شیخ صدر الدین حصاری
شیخ جلال الدین تبریزی
شیخ صفی
شیخ اخی یوسف شیروانی
شیخ بدر الدین ثمرقندی
شیخ پیر کلہ
شیخ عثمان
شیخ عزیز الدین
شیخ عمر خلوتی
شیخ ابراہیم
شیخ عز الدین شیروانی
نجابت شاہ میاں
شیخ نجم الدین کبریٰ
اخی حاجی شیخ
شیخ علی سعید بن عبداللہ
شیخ اخی خواجہ محسن
شیخ اسماء اللہ
شیخ عبدالکریم
شیخ ابراہیم
شیخ اسماعیل
شیخ صدر الدین
شیخ کمال الدین
شیخ محمد
شیخ عبدالقدوس
شیخ محمود شیرازی
شیخ حاجی اکبر
شیخ حسن الدین
سلسلہ تمام ہوا۔
شیخ علی لالا
شیخ علی لالا
شیخ قمر الدین قرطاسی
شیخ نجم الدین قرطاسی
شیخ شرف الدین منیری
شیخ احمد خرقانی
شیخ علی شیرازی
شیخ ابراہیم
شیخ نور الدین عبدالرحمن
شیخ علاء الدین سمنانی
شیخ برہان الدین

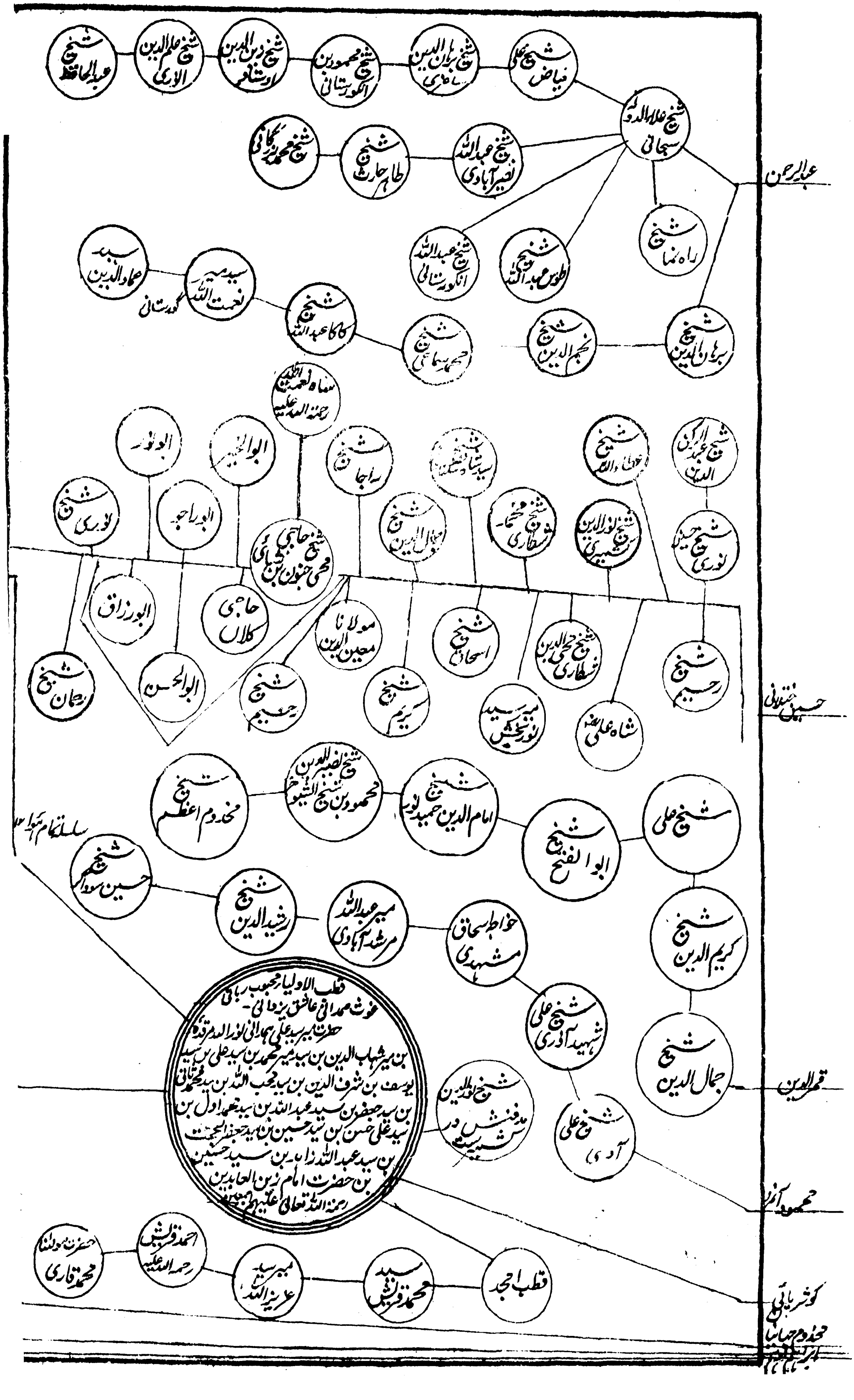
شیخ علاء الدولہ سمنانی
شیخ عبداللہ نصیرآبادی
شیخ راہ نما
سید میر نعمت اللہ
سید عماد الدین
شیخ کاکا عبداللہ
شیخ نجم الدین
شیخ برہان الدین
عبدالرحمن
ابوالخیر
شیخ راجا
شیخ جمال الدین
ابوالرزاق
حاجی کلاں
مولانا معین الدین
شیخ اسحاق
ابوالحسن
شیخ رحیم
شیخ کریم
سید نوربخش
شاہ علی
شیخ علی
شیخ ابوالفتح
شیخ امام الدین حمید نور
شیخ مخدوم اعظم
شیخ کریم الدین
شیخ جمال الدین
قمر الدین
خواجہ اسحاق مشہدی
میر عبداللہ مرشد آبادی
شیخ رشید الدین
شیخ علی شہید آذری
قطب الاولیا محبوب ربانی
غوث صمدانی عاشق یزدانی۔
حضرت امیر سید علی ہمدانی نوراللہ مرقدہ
بن میر شہاب الدین بن سید میر محمد بن سید علی بن سید
یوسف بن شرف الدین بن سید محب اللہ بن سید محمد
بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد اول بن
سید علی حسن بن سید حسین بن سید جعفر الحجت
بن سید عبداللہ بن سید حسین
بن حضرت امام زین العابدین
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
سید محمد قریش
میر سید عزیز اللہ
احمد قریش رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا محمد قاری

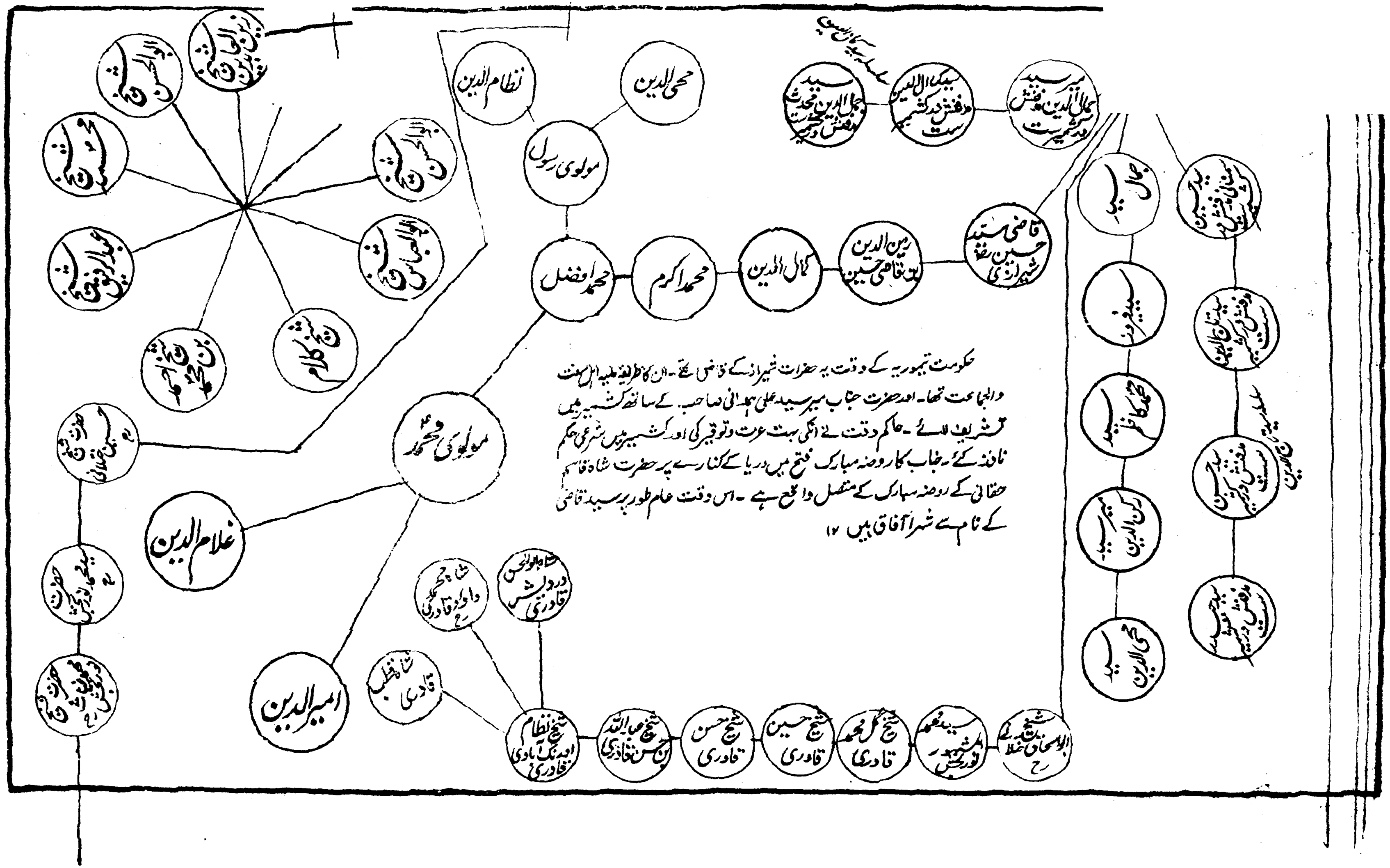

حکومت تیموریہ کے وقت یہ حضرات شیراز کے قاضی تھے۔ ان کا طریقہ اہل سنت والجماعت تھا۔ اور حضرت جناب میر سید علی ہمدانی صاحب کے ساتھ کشمیر میں تشریف لائے۔ حاکم وقت نے انکی بہت عزت و توقیر کی اور کشمیر میں شرعی حکم نافذ کئے۔ جناب کا روضہ مبارک فتح میں دریا کے کنارے پر حضرت شاہ قاسم حقانی کے روضہ مبارک کے متصل واقع ہے۔ اس وقت عام طور پر سید قاضی کے نام سے شہرۂ آفاق ہیں ۱۲

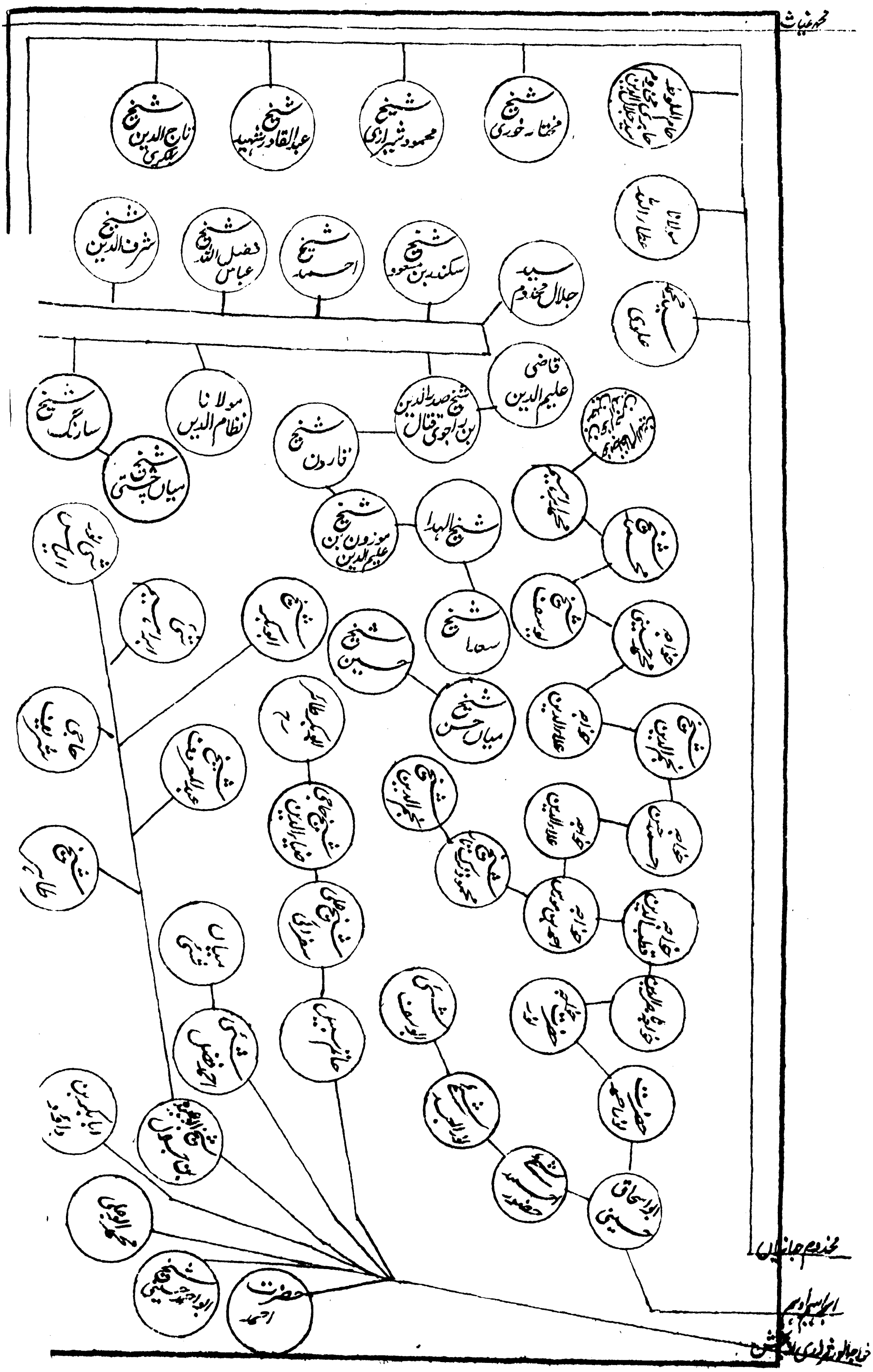
شیخ تاج الدین
شیخ عبدالقادر شهید
شیخ محمود شیرازی
شیخ شرف الدین
شیخ فضل الله عباس
شیخ احمد
شیخ سکندر بن مسعود
سید جلال مخدوم
قاضی علیم الدین
مولانا نظام الدین
شیخ سارنگ
شیخ میان چشتی
شیخ نارون
شیخ الهدا
شیخ موزون بن علیم الدین
شیخ سعدا
شیخ حسین
شیخ میان حسن
حضرت احمد
مخدوم جهانیان

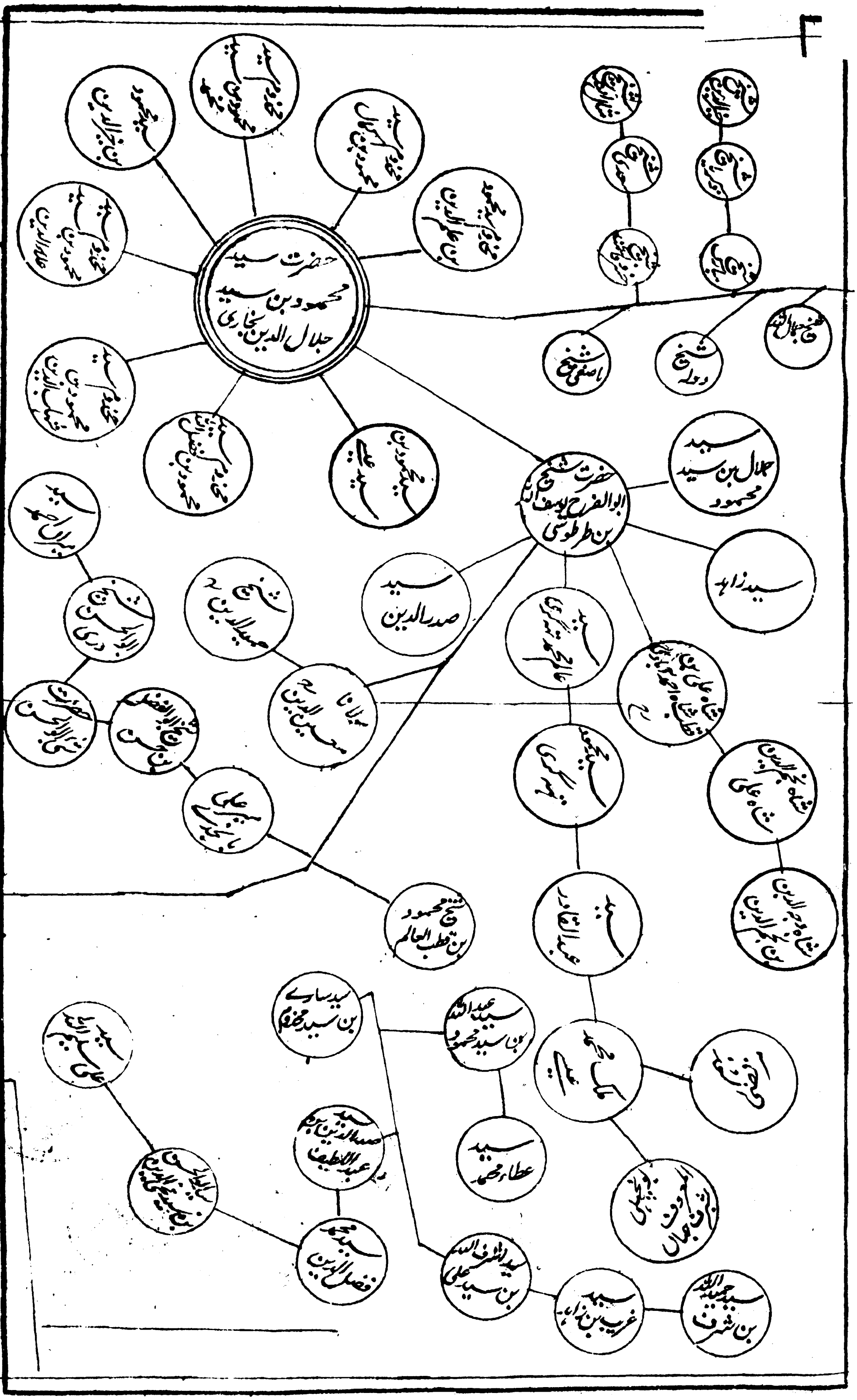

حضرت سید محمود بن سید جلال الدین بخاری
سید جلال بن سید محمود
سید زاهد
سید صدرالدین
شیخ محمود بن قطب العالم
سید عبدالله بن سید محمود
سید عطاء محمد
سید فضل الدین
سید غریب بن زاهد
سید حمید الله بن شرف

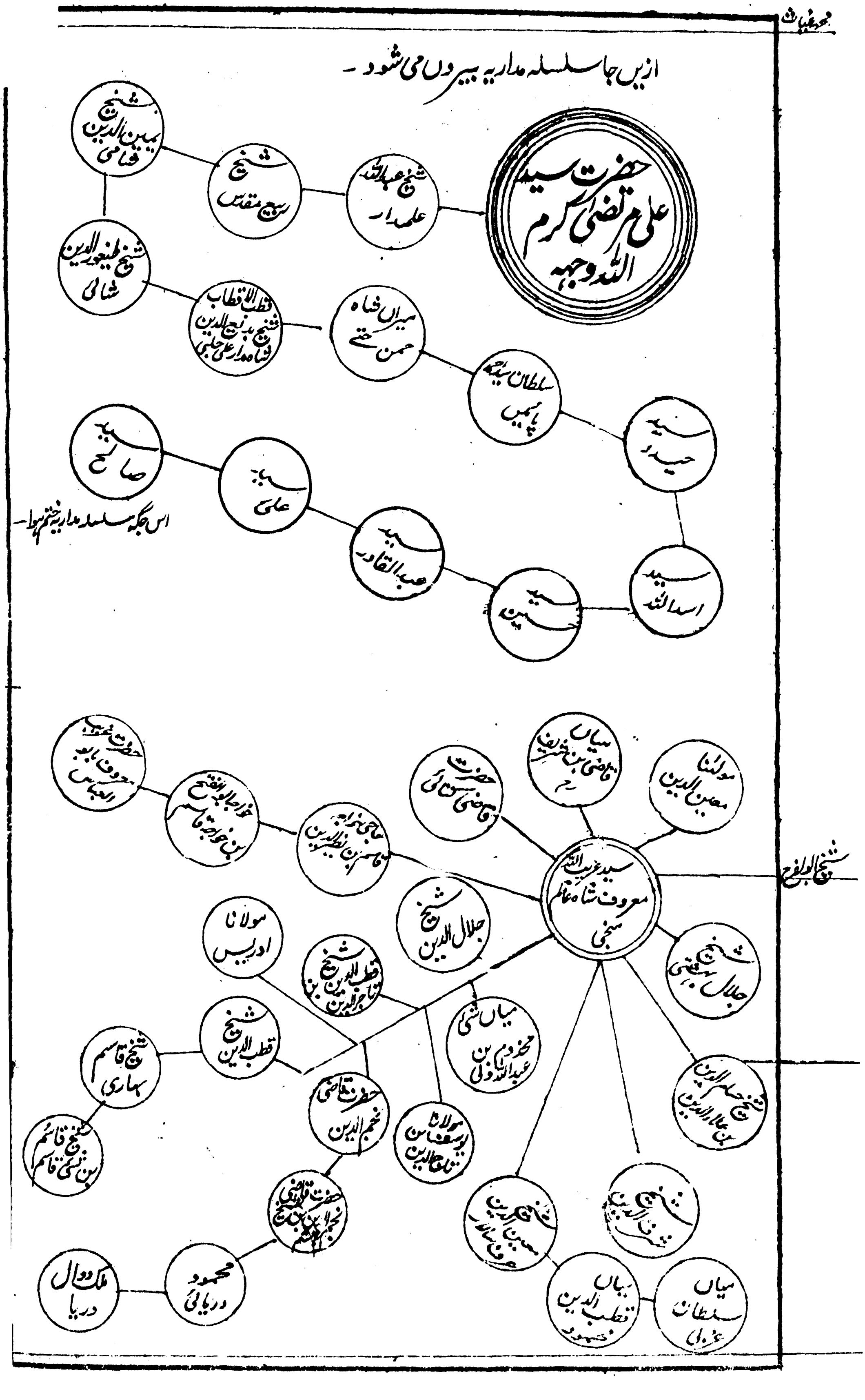
ازیں جا سلسلہ مداریہ بیرون می شود۔
حضرت سید علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
شیخ عبداللہ علمدار
شیخ یمین الدین شامی
شیخ طیفور الدین شامی
قطب الاقطاب شیخ بدیع الدین شاہ مدار علی حلبی
میراں شاہ
سید حیدر
سید اسد اللہ
سید عبدالقادر
سید علی
سید صالح
اس جگہ سلسلہ مداریہ ختم ہوا۔
مولانا معین الدین
شیخ جلال الدین
مولانا ادریس
شیخ قطب الدین
شیخ قاسم بہاری
حضرت قاضی نجم الدین
محمود دریائی
ملک دوال دریا
میاں قطب الدین
میاں سلطان

ازیں جا سلسلہ خانوادہ چشتیہ بیرون می آید

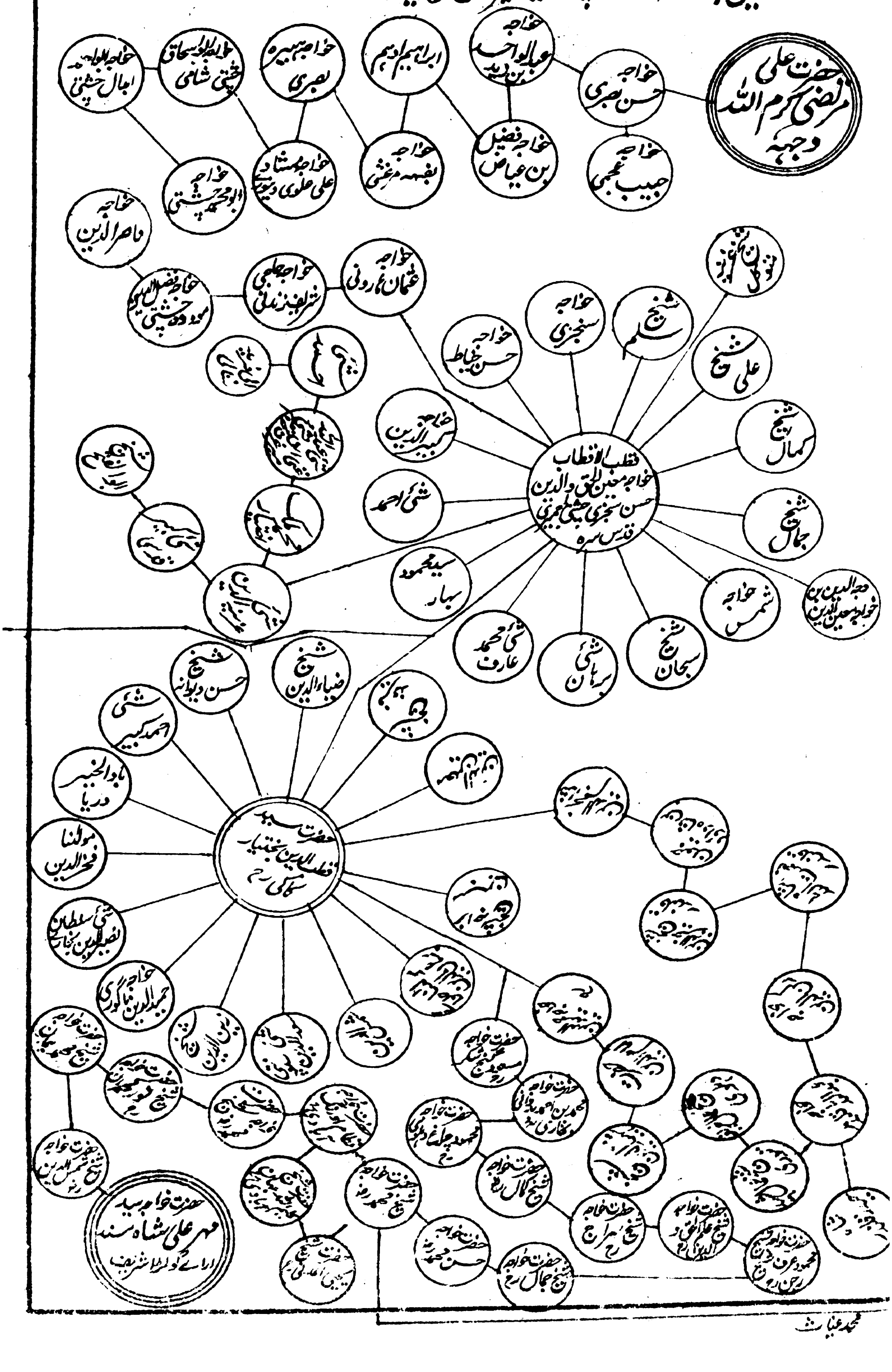

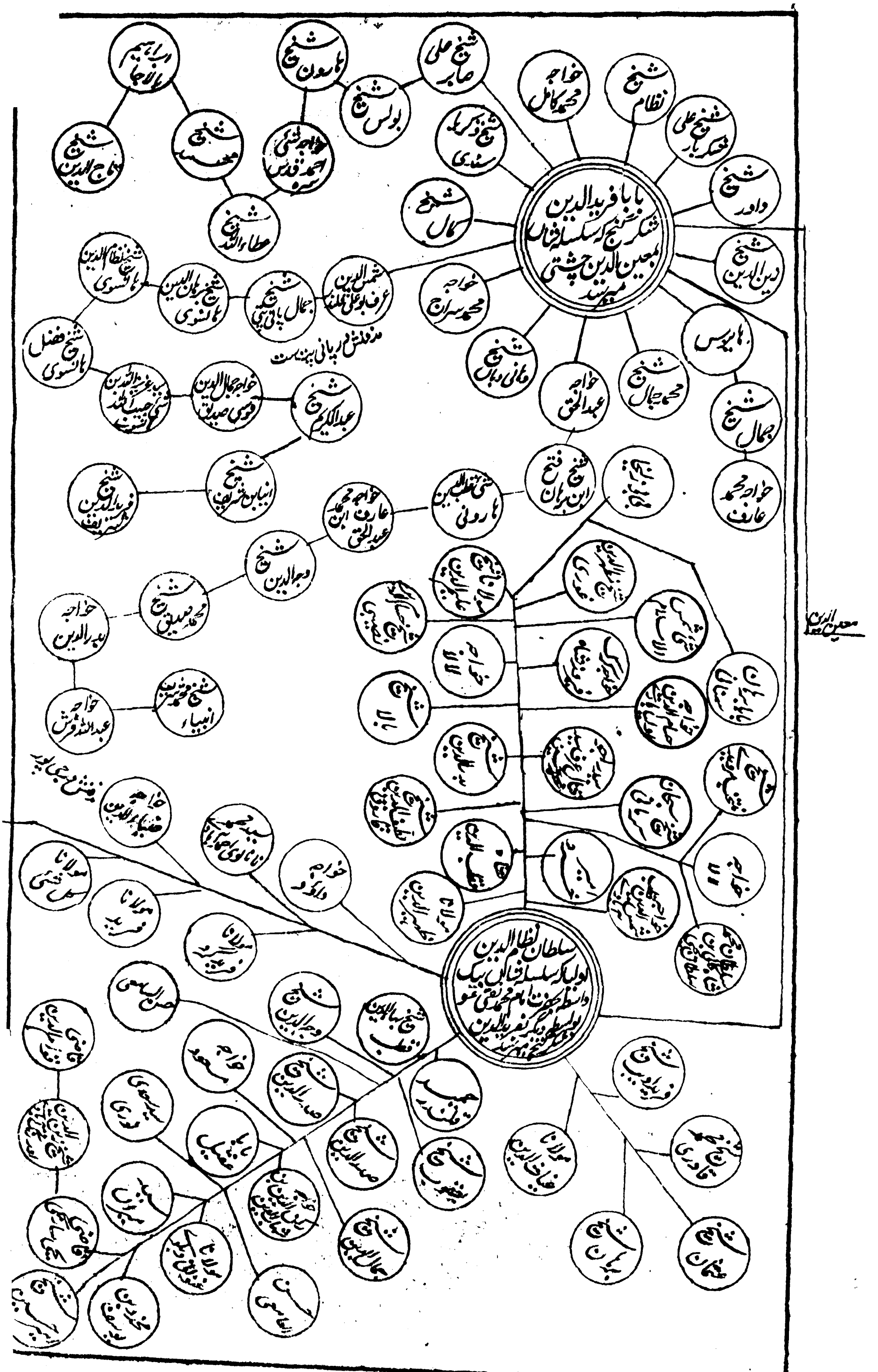
بابا فرید الدین شکر گنج که سلسله شان بمعین الدین چشتی میرسند
خواجه محمد کامل
شیخ نظام
شیخ علی شکر بار
شیخ داود
شیخ دین الدین
شیخ جمال
خواجه محمد عارف
شیخ محمد جمال
خواجه عبد الحق
شیخ فتح ابن برهان
شیخ ذکریا سندی
شیخ کمال
خواجه محمد سراج
شیخ علی صابر
شیخ بولس
شیخ عطاء الله
شیخ تاج الدین
شمس الدین عرف ابو علی قلندر
مدفنش در پانی پت است
شیخ جمال
شیخ برهان الدین هانسوی
شیخ نظام الدین هانسوی
شیخ فضل هانسوی
شیخ عبد الکریم
شیخ فرید الدین
شیخ وجیه الدین
شیخ محمد صدیق
خواجه عبد الله قریش
معین الدین
سلطان نظام الدین اولیا
خواجه ضیاء الدین
خواجه داود

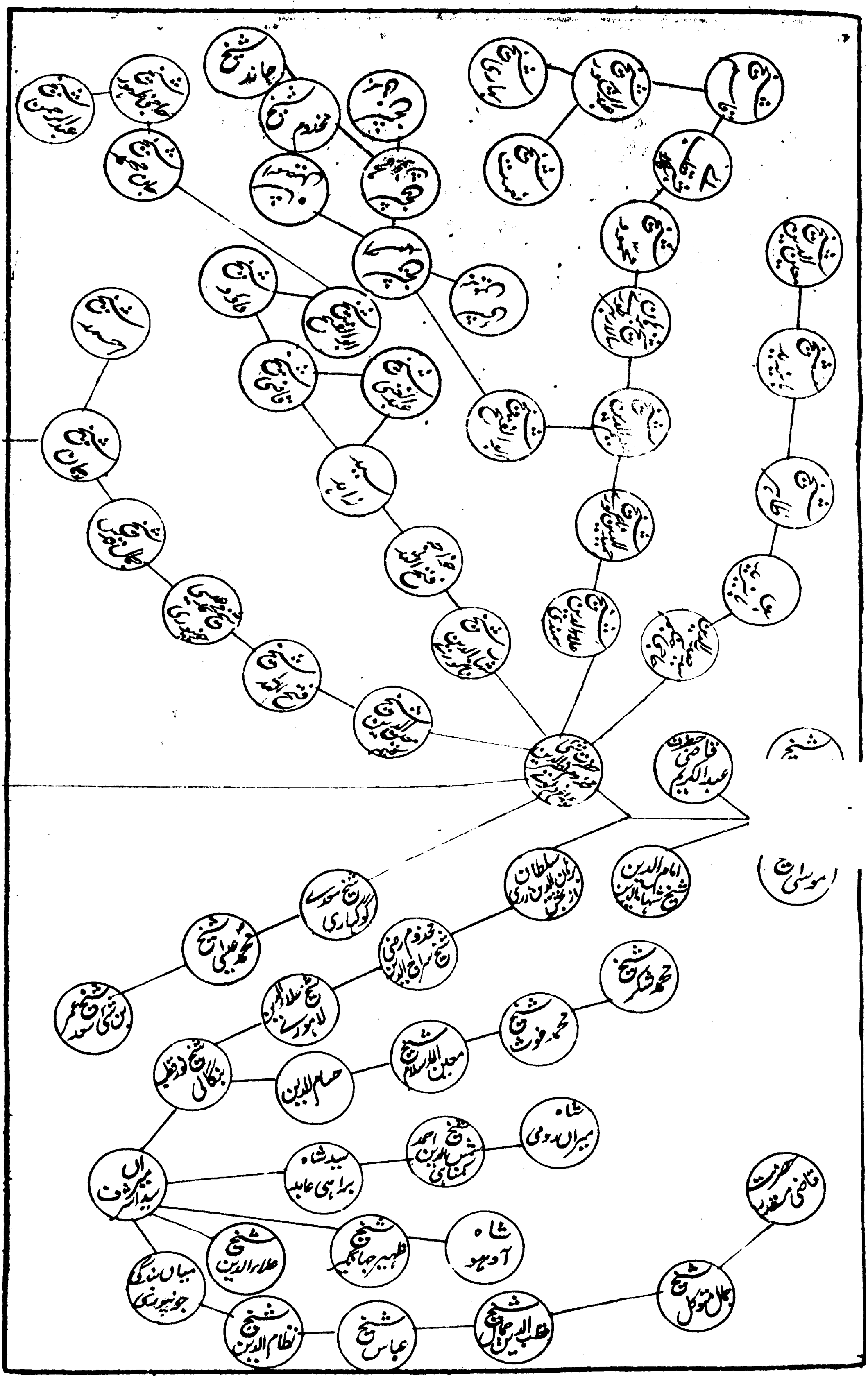
قاضی عبد الکریم
امام الدین شیخ شہاب الدین
شیخ سعدی
محمد علی شیخ
شیخ محمد شکر
شیخ محمد غوث
شیخ معین الاسلام
حسام الدین
شاہ میراں دوسی
سید شاہ براہی عابد
شاہ آدہو
شیخ علاء الدین
شیخ نظام الدین
شیخ عباس
حضرت قاضی مسعود

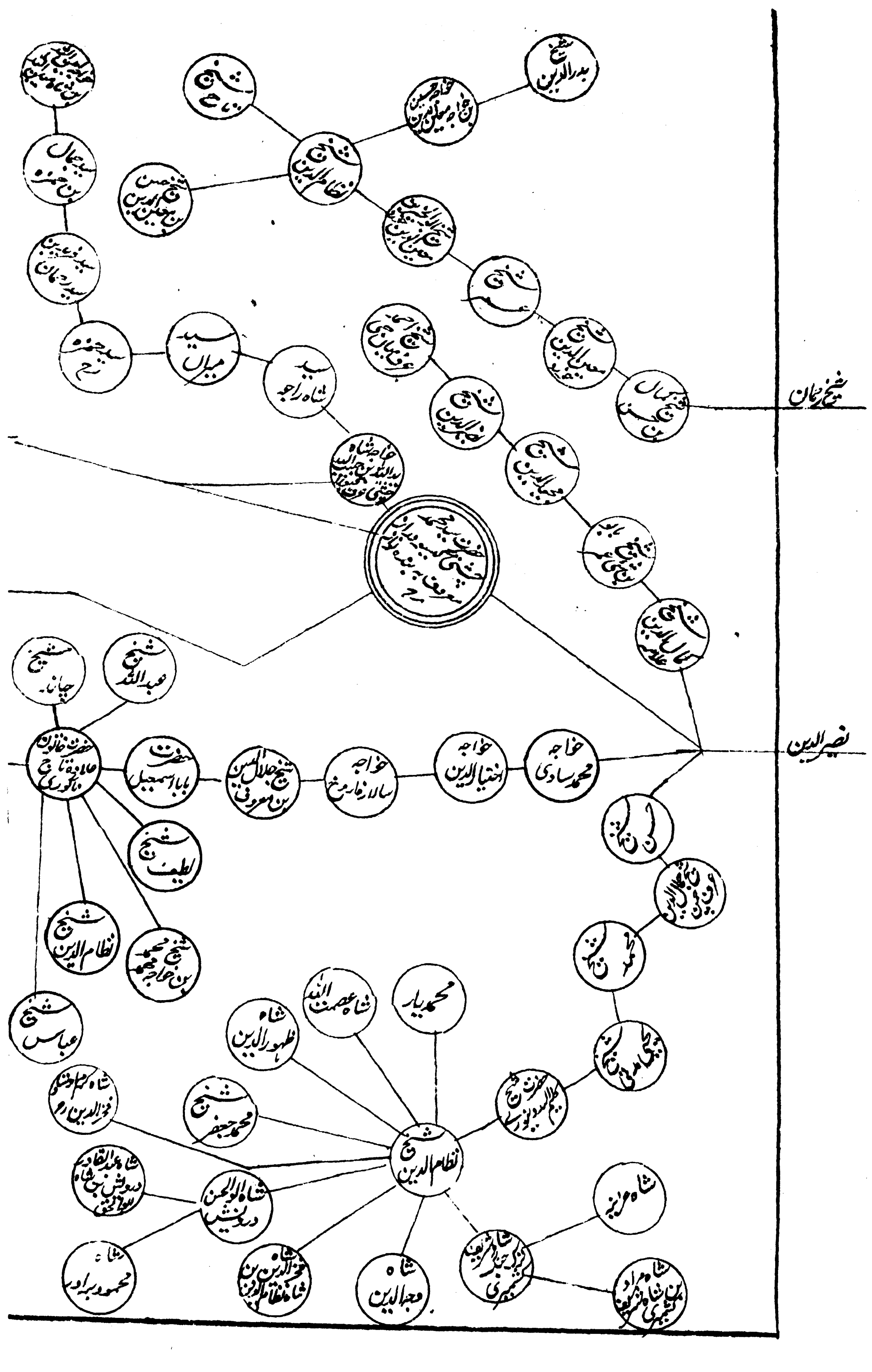
شیخ زمان
نصیر الدین
شیخ بدر الدین
سید میران
سید شاہ راجہ
خواجہ محمد ساوی
خواجہ اختیار الدین
شیخ جلال الدین بن معروف
حضرت بابا اسمعیل
شیخ عبد اللہ
شیخ لطیف
شیخ نظام الدین
شیخ عباس
محمد یار
شاہ عصمت اللہ
شاہ ظہور الدین
شیخ محمد جعفر
شیخ نظام الدین
شاہ عزیز
شاہ وجیہ الدین
شاہ محمود برادر

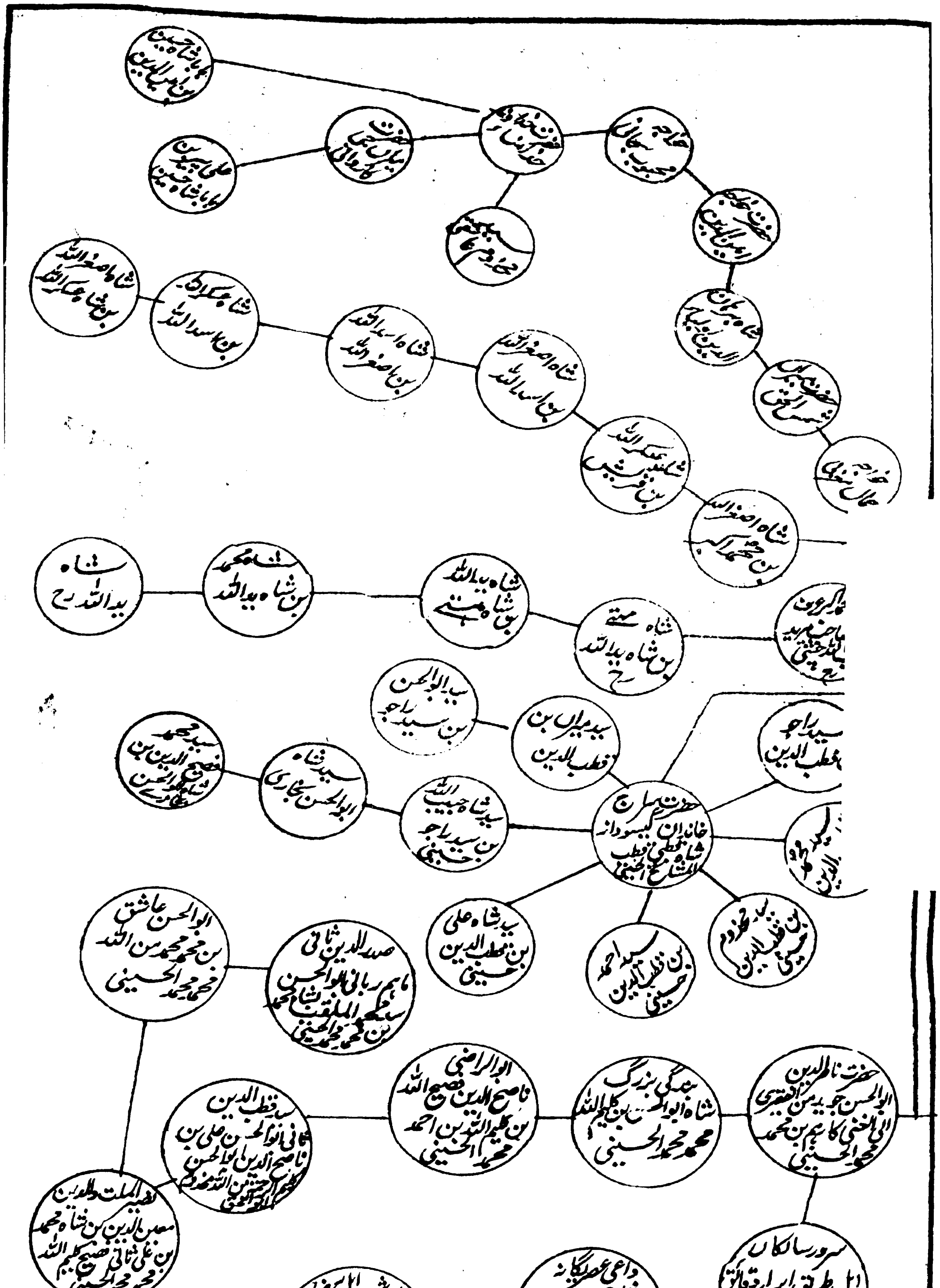
شاہ یداللہ رح
شاہ محمد بن شاہ یداللہ
شاہ منتے بن شاہ یداللہ
سید میراں بن قطب الدین
سید شاہ علی بن قطب الدین حسینی
سید احمد بن قطب الدین حسینی
سید شاہ حبیب اللہ بن سید راجو حسینی
سید شاہ ابوالحسن بخاری
سرور سالکان اہل طریق اسرار دقائق جمال علی حبیب
شیخ وجیہ الدین
حاجی شیخ حمید
خواجہ علی
سید محمود

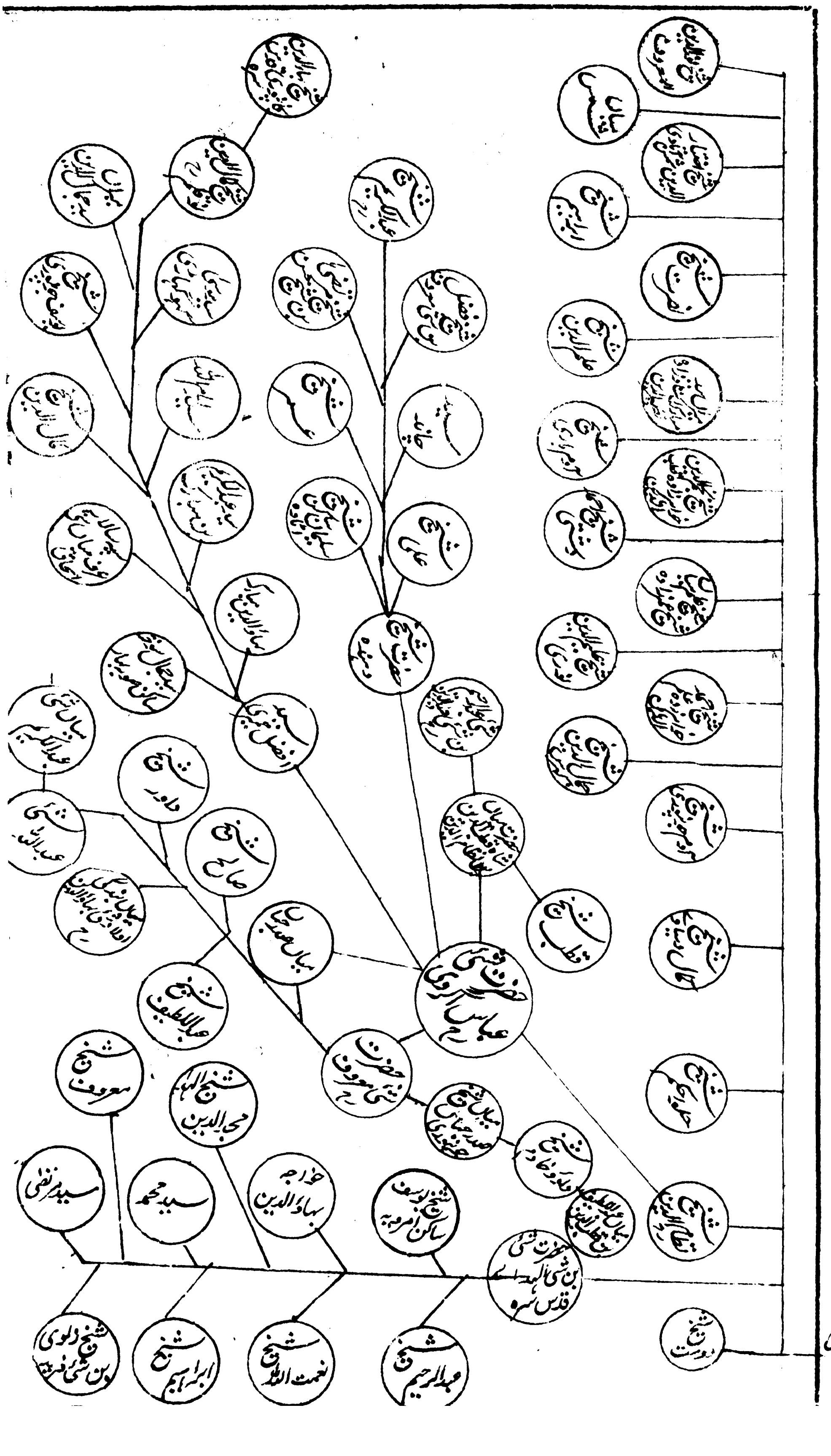
سید مرتضی
سید محمد
خواجه بهاء الدین
شیخ معروف
شیخ عبداللطیف
شیخ عبدالرحیم
شیخ نعمت الله
شیخ ابراهیم
تاج ناگوری

بیان سلسلہ پیراں ومریداں خانوادہ سہروردیہ

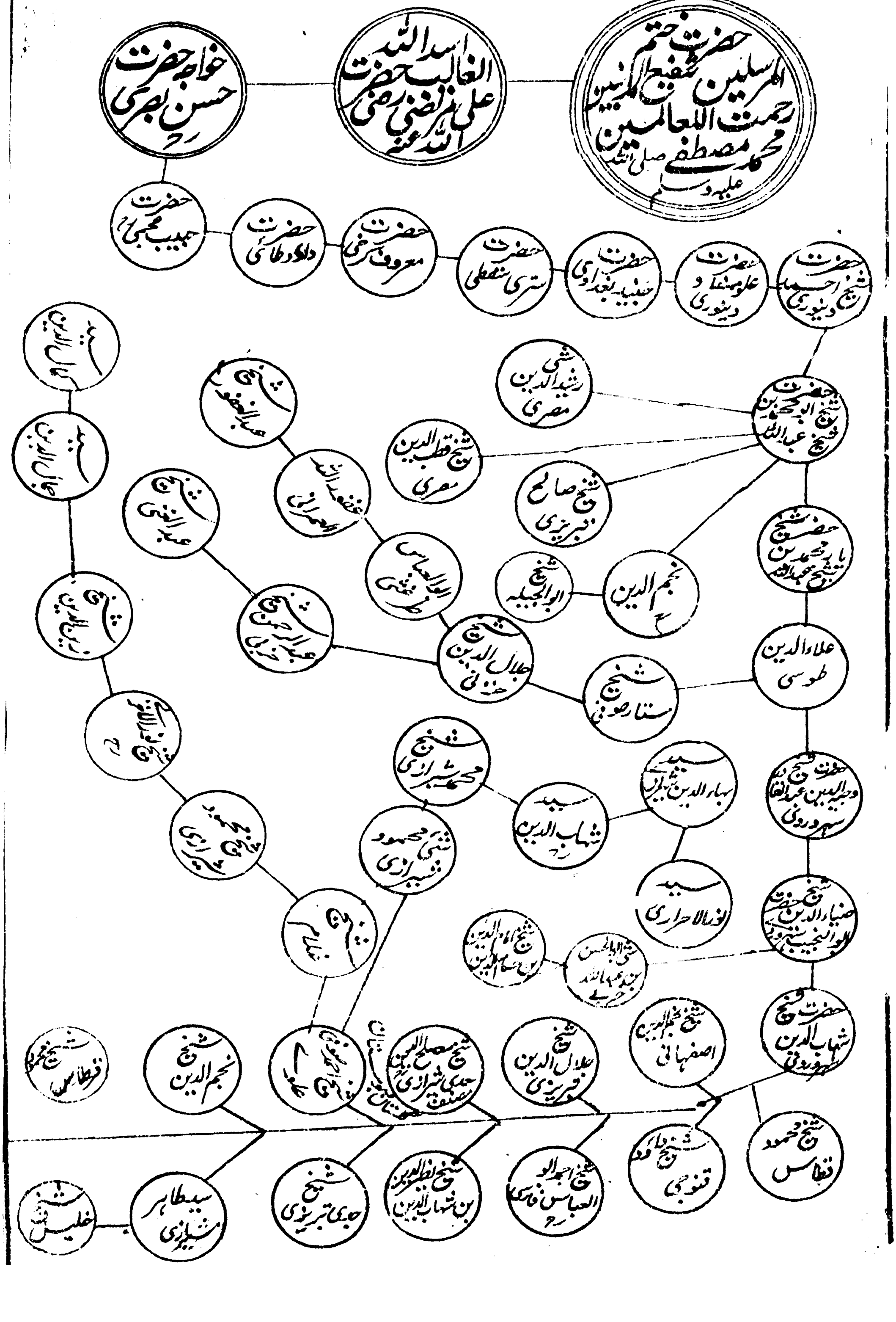

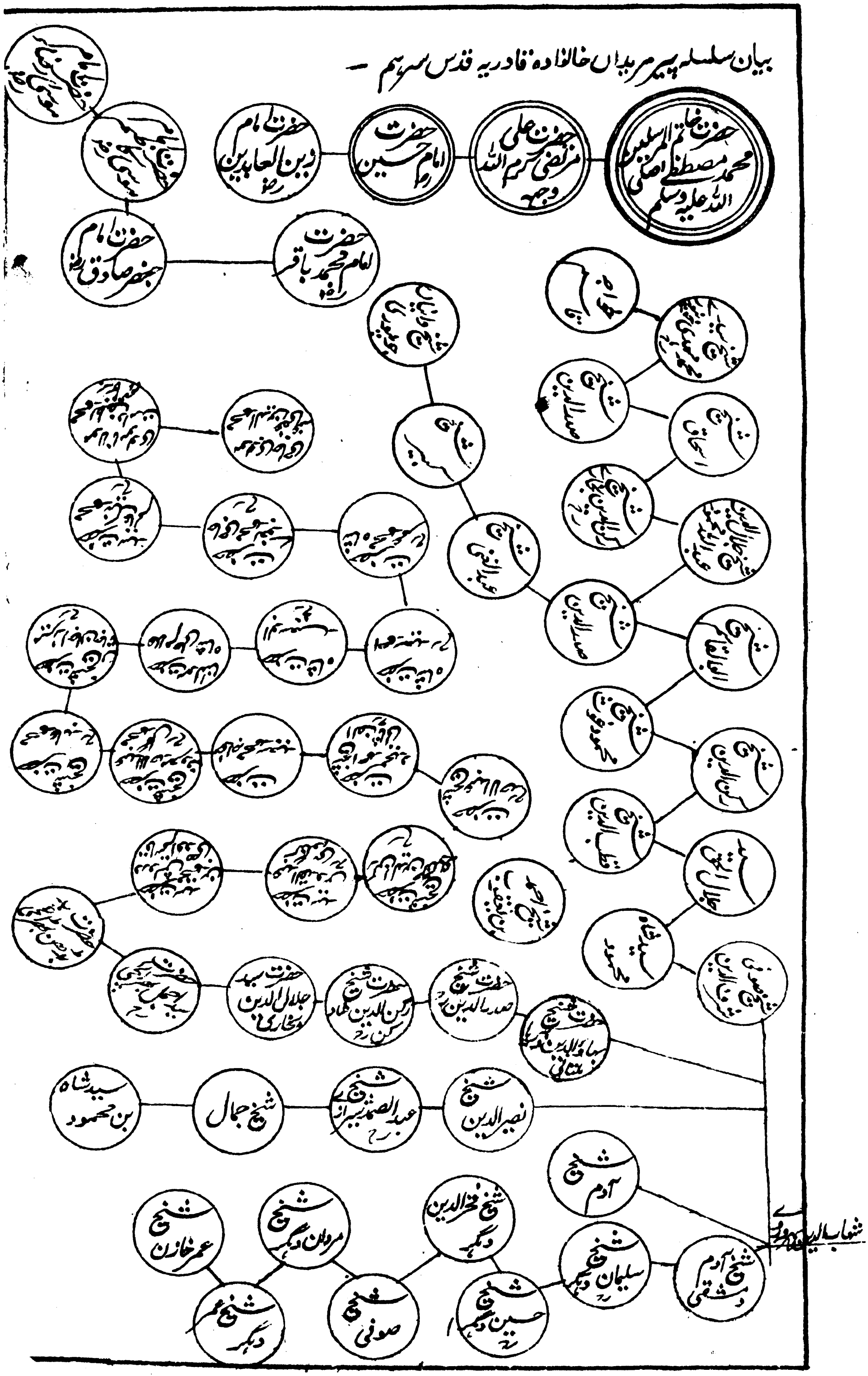
بیان سلسلہ پیر مریدان خانوادہ قادریہ قدس سرہم
حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
حضرت امام حسین رض
حضرت امام زین العابدین رض
حضرت امام محمد باقر رض
حضرت امام جعفر صادق رض
حضرت شیخ صدر الدین رح
حضرت سید جلال الدین بخاری
شیخ نصیر الدین
شیخ جمال
سید شاہ بن محمود
شیخ آدم
شیخ آدم دمشقی
شیخ سلیمان دیگر
شیخ حسین
شیخ فخر الدین دیگر
شیخ صوفی
شیخ مروان دیگر
شیخ عمر دیگر
شیخ عمر خازن

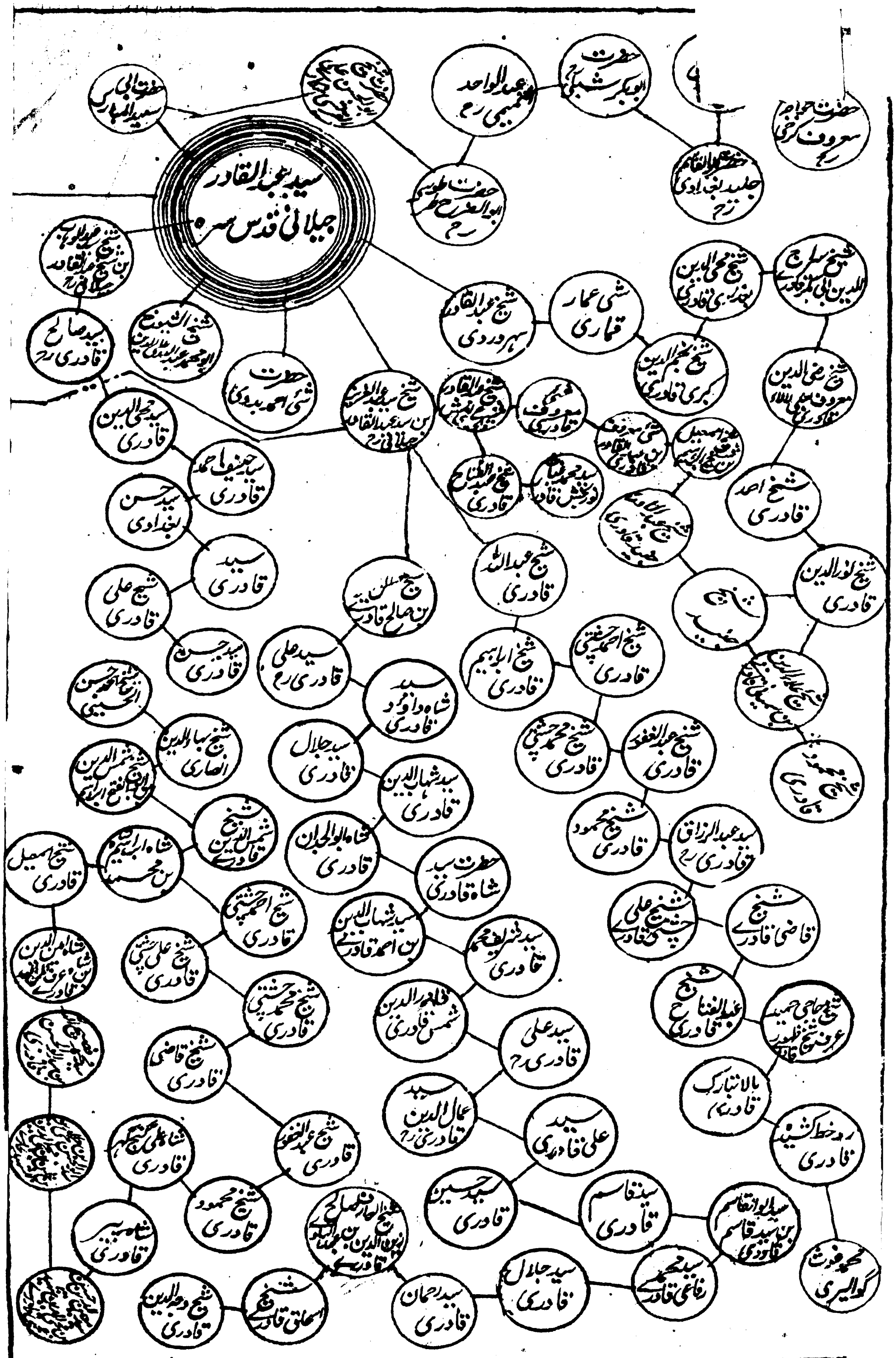
سید عبدالقادر
جیلانی قدس سرہ
حضرت معروف کرخی رح
حضرت ابوبکر شبلی رح
عبدالواحد تمیمی رح
حضرت ابو الفرح طرطوسی رح
حضرت ابی سعید المبارک
جنید بغدادی رح
شیخ عبدالقادر سہروردی
شیخ عمار قماری
شیخ نجم الدین کبری قادری
حضرت شیخ احمد بدوی
سید صالح قادری رح
سید محی الدین قادری
سید حسن بغدادی
سید قادری
شیخ علی قادری
سید حسن قادری
شیخ احمد قادری
شیخ نور الدین قادری
شیخ عبداللہ قادری
شیخ ابراہیم قادری
سید علی قادری رح
سید جلال قادری
سید شہاب الدین قادری
شاہ ابوالحسن قادری
شیخ محمود قادری
سید عبدالرزاق قادری رح
شیخ قاضی قادری
شیخ اسمٰعیل قادری
شیخ احمد چشتی قادری
شیخ علی چشتی قادری
شیخ محمد چشتی قادری
شیخ قاضی قادری
شیخ عبدالغفور قادری
شاہ علی گنج قادری
شیخ محمود قادری
شیخ وجیہ الدین قادری
شیخ اسحاق قادری
سید رحمان قادری
سید جلال قادری
سید جمال الدین قادری رح
سید علی قادری رح
سید علی قادری
سید حسن قادری
سید قاسم قادری
سید ابوالقاسم بن سید قاسم قادری
روح خط کشید قادری
محمد غوث گوالیری

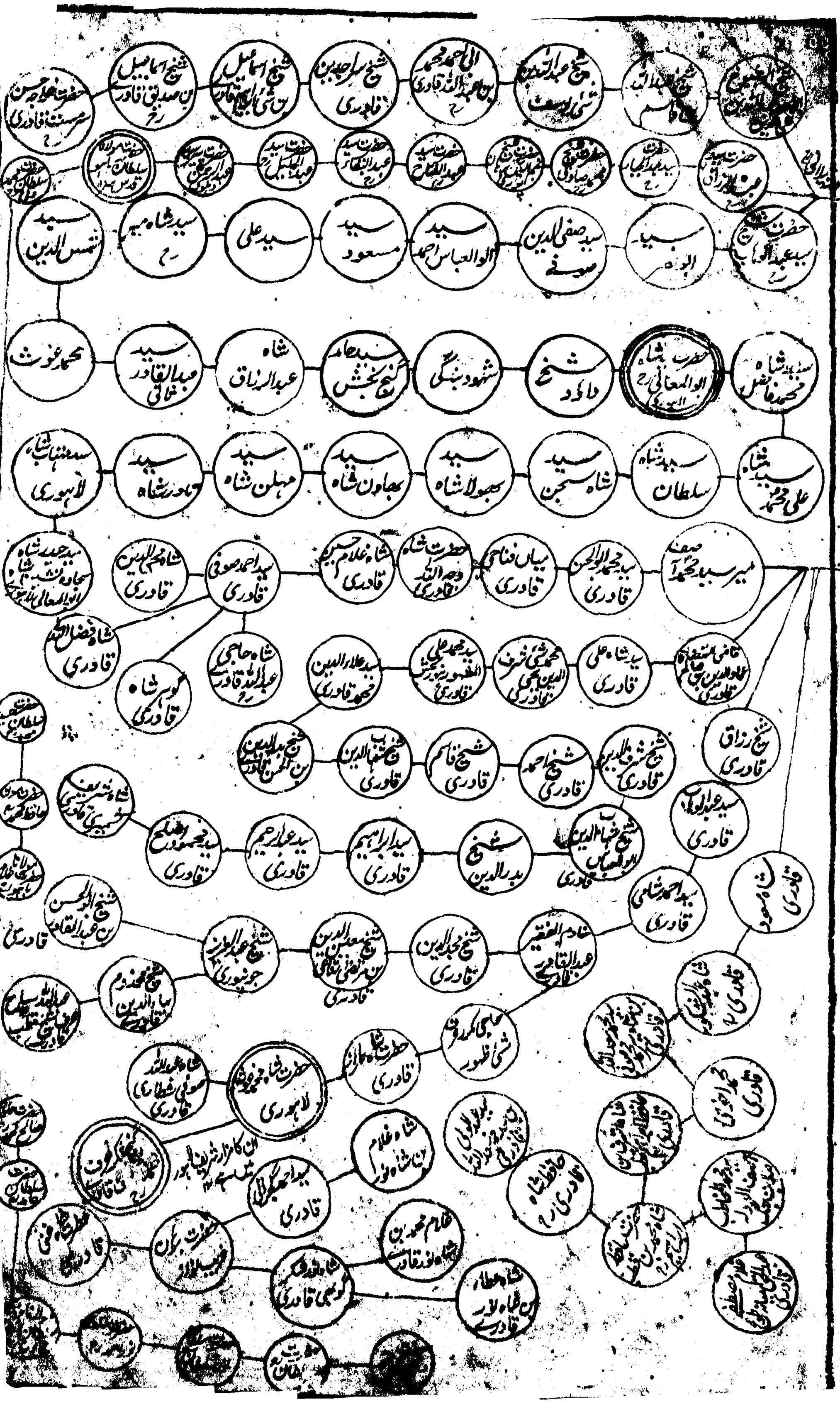
ابی احمد محمد بن عبداللہ قادری
شیخ اسماعیل بن صدیق قادری رح
حضرت خواجہ حسن سرمست قادری
حضرت سید عبدالوہاب رح
سید صفی الدین صیف
سید ابوالعباس احمد
سید مسعود
سید علی
سید شاہ میر رح
سید شمس الدین
سید شاہ محمد فاضل
حضرت شاہ ابوالمعالی رح
شیخ داؤد
شہود بندگی
سید حامد گنج بخش
شاہ عبدالرزاق
سید عبدالقادر ثانی
محمد غوث
سید شاہ علی محمد
سید شاہ سلطان
سید شاہ سنجن
سید بھولا شاہ
سید بھاون شاہ
سید مہلن شاہ
سید عنایت شاہ لاہوری
سید محمد ابوالحسن قادری
حضرت شاہ وجیہ اللہ قادری
شاہ غلام حسین قادری
سید احمد صوفی قادری
شاہ فضل اللہ قادری
کوہر شاہ قادری
شاہ حاجی عبداللہ قادری
سید شاہ علی قادری
شیخ رزاق قادری
شیخ احمد قادری
شیخ قاسم قادری
سید عبدالوہاب قادری
شیخ بدرالدین
سید ابراہیم قادری
سید عبدالرحیم قادری
سید احمد شامی قادری
شیخ محمد الدین قادری
شیخ عبدالعزیز جونپوری
شیخ ابوالحسن بن عبدالقادر قادری
حضرت شاہ محمود لاہوری
حافظ شاہ قادری رح